TEXT PROBLEM WITHIN THE BOOK ONLY

UNIVERSAL LIBRARY
OU_222255
UNIVERSAL LIBRARY

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

891.4333

Call No. ۸۹۱۵۴۳۳۳ Accession No. ۲۹۶۱

Author ظ - ا ظفر علی خان 2961

Title اثر کا حشر

This book should be returned on or before the date last marked below.

١٢٥٩٦

ایڈیٹر کا حشر

ایک عبرتناک افسانہ

جناب مولانا ظفر علیخان صاحب بی اے ایڈیٹر زمیندار لاہور

جسے

خاکسار محمد الواحدی اڈیٹر رسالہ نظام المشائخ نے اپنے

مولشیر پریس دہلی میں چھپوایا

اور دفتر نظام المشائخ دار الخلافہ دہلی سے شائع کیا

قیمت ایک آنہ

۷۸۶

خدائی لشکر کا ایک رسالہ

اقلیم دل پر نفس و شیطان نے لام باندہا ہے۔ حرص و طمع کی پلٹنیں۔ غرور و تکبر کے رسالے حسد و عناد کے ہتیار سنبھالے سائنس و فلسفہ کی رسد رسانی کے بہروسہ پر ایمانی سرحد میں گہسے چلے آتے ہیں اور نفوس مطمئنہ اطمینان سے قصر روحانی کے دریچوں میں ذکر الٰہی کر رہے ہیں تو کیا یہ دشمن فتحیاب ہونگے؟ نہیں۔ ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا جنود یزدانی حرکت میں آتے ہیں۔ قدوسی فوجیں ضرب نفی اثبات کے حربے اٹھائے نعرہ ھُو لگاتی اُمڈی چلی آتی ہیں۔ اب توپیں گرجیں گی۔ گولے گولیاں برسیں گی خون کی کیچ میں پاؤں پھسلیں گے نفس و خودی کے تاجدار سپاہ الٰہی کی ٹھوکروں سے پامال ہونگے۔ اگر کوئی اس پیشین گوئی کا ظہور دیکھنا چاہے تو خدائی لشکر کے ہر اول رسالہ **نظام المشایخ دہلی** کو منگا کر دیکھے۔ جو ہر قمری مہینے کی ٹھیک چھٹی تاریخ کو ۳۲ صفحوں پر دہلی سے شائع ہوتا ہے گویا ۳۲ صفیں لیکر ہر ماہ میں ایک بار الحاد و بیدینی کے کمپ پر چھاپہ مارتا ہے یہ وہ رسالہ ہے جسکی یلغاروں کی ہندوستان میں دہوم ہے یہ وہ رسالہ ہے جو علوم روحانی کو انگریزی سنسکرت اور عربی چھاونیوں سے بلا کر اپنے اردو کے خیمہ میں جمع کر رہا ہے یہی وہ رسالہ ہے جس نے ہزاروں انگریزی تعلیم یافتوں کو جو مرکز تصوف سے ہٹ گئے تھے پھر دائرہ وحدت میں سمیٹ لیا یہی وہ رسالہ ہے جسکی خصوصیات حد شکل سے باہر ہیں اور جس نے دور جدید اور دور قدیم کے مضمون نگاروں کو ایک میدان میں طبع آزمائی کا موقع دیا ہے۔

صوفیانہ رزم بزم کے جلوے دیکھنے ہوں۔ سیکڑوں برس گذشتہ کے نامور بزرگوں کی محفلوں کا تماشا کرنا ہو۔ علوم جدیدہ کو علوم قدیمہ کے پاؤں پر گرتا دیکھنا ہو تو رسالہ **نظام المشایخ** طلب کیجئے۔ راحت دل آب دیدہ۔ وقت خوش در کار ہو تو اس رسالہ کو پڑہئے جس میں تسکین خود۔ اور حیات جسمانی و روحانی کا عظیم الشان ذخیرہ جمع کیا جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ اب دوستانہ تحائف کے تبادلہ میں یہ رسالہ کام آتا ہے۔ بزرگ اپنے خردوں کو پیر مریدوں کو اسکا انعام دیتے ہیں مریدوں کی جانب سے بھی مرشدین کی خدمت میں یہی رسالہ نذر ہوتا ہے۔ شریف مستورات کے مطالعہ کیلئے بھی اسکی مانگ ہے لہذا آپ کو بھی چاہیئے کہ خدائی لشکر کے اس رسالہ کا خیر مقدم کر کے غازیان دین کے رجسٹر میں اپنا نام لکھوائیں۔

قیمت سالانہ مع محصولڈاک قسم اول ہے قسم دوم ہے ششماہی و تماہ وغیرہ علی الترتیب نمونہ ۶ ر و ۴ ر

محمد الواحدی ایڈیٹر نظام المشایخ دہلی

تالیفات نواب میر صدر الدین خان صاحب سجادہ نشین بڑودہ

قال الرسول } جس میں ہمدردی کی تاکید، علم کی فضیلت، نفاق کی برائی طلب معیشت، تعلیم معاشرت، فضایل سخاوت وغیرہ کے بارے میں منتخب حدیثیں جمع کی گئی ہیں۔ قیمت ۳ ر مع محصول۔

علاج معصیت } نہایت عجیب، پر معنی اور مفید کتاب ہے۔ ایمان فروشی۔ الحاد ایذا رسانی۔ انانیت۔ اغوا۔ افترا۔ انتقام۔ اوہام پرستی۔ آوارگی بت پرستی۔ باطل پرستی۔ بدعت۔ بدمعاشی۔ بدنیتی۔ بدگوئی۔ بدزبانی۔ بدمزاجی۔ بدگمانی۔ بدعہدی۔ بدنظمی۔ بداعتقادی۔ بدخواہی۔ بدباطنی۔ بدپرہیزی۔ بددماغی۔ اتنے دین و دنیا سے کھونیوالے مرضوں سے بچنا چاہتے ہیں تو اسے منگائیں قیمت تین آنے مع محصولڈاک۔

اسلام کی حمایت } اس میں پیشوایان قوم کو ان کے فرایض بتائے ہیں۔ چار گروہوں سے خطاب ہے (اول) علمائے (دوم) جاہل پیرزادوں سے (سوم) نقلی صوفیوں اور درویشوں سے (چہارم) امراء و اغنیاء سے کہ انہیں کے ہاتھ سارے مسلمانوں کی باگ ہے قیمت صرف ۲ آنے مع محصولڈاک

اسلام کے حسنات } مضمون نام سے ظاہر ہے قیمت ۲ آنے مع محصولڈاک۔

اسلام کا اتالیق } ناجائز رسم و رواج کی مذمت میں ہے۔ قیمت ۱ ر آنہ مع محصولڈاک۔

منیجر
رسالہ نظام المشایخ درویش پریس الحسینی دہلی سے طلب کیجئے

درویش پریس ایجنسی دہلی کی چند قابل دید کتابیں

مجربات شیخ سنوسی } جس میں حضرت الشیخ کے بہت سے نادر و نایاب وظائف کے علاوہ تلوار اور نیزہ وغیرہ کی زد سے بچنے، حکام، اور افسروں کی نظروں میں معزز باوقار بننے اور ہر ابتلا و امتحان میں کامیاب ہونے کے عجیب غریب عملیات اور دعائیں درج ہیں۔ بڑی تقطیع ۵۰ صفحے قیمت ۸ر علاوہ محصولڈاک۔

در رسول } اسلام اور زندگی کی پاکیزگی کی نسبت قیمتی خیالات انصاری محمد سرفراز حسین عزمی دہلوی اسکا شہرہ انگریزی ترجمہ کے ذریعہ یورپ اور امریکہ تک پہنچ گیا ہے ضخامت ۱۲۰ صفحے قیمت ۱۲ر

تذکرہ حضرت ابوالنجیب رح } حضرت ابوالنجیب عبدالقاہر السہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی مفصل سوانح عمری جو مولانا شاہ حسن میاں صاحب پھلواروی نے حلقہ نظام المشائخ دہلی کی فرمایش پر لکھی ہے۔ ضخامت ۱۵۴ صفحے۔ قیمت ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصولڈاک۔

سوانح بندہ نواز } حضرت خواجہ سید محمد بندہ نواز گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ گلبرگوی خلیفہ خاص حضرت شاہ نصیر الدین محمود روشن چراغ دہلی قدس سرہ کے حالات زندگی مصنفہ مولوی حکیم محمد عمر صاحب فصیح الدہلوی ضخامت ۱۰۰ صفحے قیمت ۸ر علاوہ محصولڈاک۔

در بے بہا } دوسرا نام آئینہ باصفا یہ کتاب مولانا حکیم محمد علی میرزا بیگ صاحب رسولشاہی نے مذہبی تحقیقات کے عوض پر لکھی ہے مذہب اسلام پر جو آریوں غیر مذہب والوں کی طرف سے اعتراض کئے جاتے ہیں ان کے مدلل جواب دیئے گئے ہیں اور اسلام کی صداقت اور برتری کو عمدگی سے ثابت کیا گیا ہے پیرایہ نہایت دلچسپ اور صوفیانہ ضخامت ۴۸ صفحے قیمت ۲ر علاوہ محصولڈاک۔

المشتہر

منیجر رسالہ نظام المشائخ و درویش پریس دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایڈیٹر کا حشر

پہلا ایکٹ

سین ۔ لاہور میں ایک سجی ہوئی انگریزی وضع کی کوٹھی ۔

وقت شام کے ساڑھے سات بجے ۔

نازلی بیگم ۔ (مسٹر عبدالواحد بیرسٹر کی نازآفریں بیٹی جو اپنے بلند خیال باپ کی تہذیب پرستی کے تصدق میں انگلستان سے تعلیم کا پنج سالہ زمانہ ختم کرکے حال ہی میں وطن کو لوٹی ہے ۔ لیمپ کی شعاعیں گلابی ساٹن کے فانوس میں سے چھن چھن کر گلدستوں پر پڑ رہی ہیں ۔ جو اسکے سامنے ایک تپائی پر رکھی ہیں اور وہ خود ایک پرتکلف کوچ پر بیٹھی ہوئی اپنے جی سے باتیں کر رہی ہے) ۔ ایک وقت میں دو پیغام کسے قبول کروں اور کسے رد کروں ۔ جس طرح اسلام نے مردوں کو چار چار بیبیاں کرلینے کی اجازت دی ہے کاش عورتوں کو بھی ایسی آزادی کا حق دیا ہوتا تاکہ میں ایک وقت میں ان دونوں کے ساتھ عقد کر سکتی ۔ دونوں اپنی اپنی جگہ میری گرویدگی کا حق رکھتے ہیں ۔ ایک دولتمندی اور وجاہت رکھتا ہے دوسرا علم و فضل اور حسن ظاہری میں اپنا جواب آپ ہے ۔ محمد اسلم وائسرائے کی کونسل کا ممبر ہے ۔ لکھ پتی زمیندار ہے اور ملک میں ایک خاص وقعت کی نظر سے

دیکھا جاتا ہے۔ محمد یوسف اعلیٰ درجہ کا شاعر ہے نہایت رنگین و مرصع نثر لکھتا ہے۔ اور اخبار "کوکب صبح" کے ایڈیٹر و مالک ہونے کے لحاظ سے معروف اشخاص کے حلقہ میں داخل ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اسکی آنکھوں میں کچھ ایسا جادو ہے کہ جس دن پہلی مرتبہ ٹھنڈی سڑک پر میری اسکی نگاہیں چار ہوئی ہیں تو مجھ پر نیم مدہوشی کی کیفیت طاری ہو گئی۔ کاش محمد یوسف کے پاس آنریبل کی دولت ہوتی پھر تو مجھے فیصلہ کرنے میں مطلق تامل نہ ہوتا لیکن اسوقت حیران ہوں کہ کیا کروں۔ اسلم کو خشک جواب دیتے وقت سونے اور چاندی کے پہاڑ قلم کے سامنے آ کھڑے ہوتے ہیں۔ اور یوسف کے خیال کا دامن خواب میں نہیں چھوٹنے پاتا۔ (با آواز بلند خط پڑھنے لگتی ہے۔)

پیاری نازلی۔ مجھے تمہارے دل دادوں کے حلقہ میں داخل ہوئے اتنی مدت گزر چکی ہے۔ کہ میرے دل کی کیفیت سے تمہیں ناواقف نہ ہونا چاہیئے۔ قصہ مختصر یہ کہ میں تہِ دل سے فریفتہ ہوں اور اگرچہ جانتا ہوں کہ میں تمہارے قابل نہیں لیکن پھر بھی یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا تم میری بی بی بننا پسند کرو گی۔ میں اس سوال کا جواب طلب کرنے کے لیئے آج شام کے آٹھ بجے حاضر ہوں گا۔ خدا کرے یہ جواب با صواب ہو۔

تمہارا دل دادہ

محمد اسلم

اس خط کی شان ہی کہے دیتی ہے کہ اسکے لکھنے والا لگی لپٹی نہیں جانتا۔ کھرا اور بے لاگ آدمی ہے جسکی متانت تحریر عاشق کی کیفیت اضطرار کا مضحکہ اڑاتی ہے لیکن اسکے پختہ کار اور صاحب دولت ہونے میں شک نہیں اور مجھے اس کے یہ دونوں وصف دل سے پسند ہیں۔ یوسف اگرچہ ذی ثروت نہیں۔ یا کم از کم اسوقت اسکی مالی حالت اچھی نہیں اس لیئے کہ اسکی کل کائنات اسکا اخبار ہے جسکی اشاعت ایکہزار

زیادہ نہیں اور خریداروں کی بد مذاقی سے کم امید ہے کہ یہ تعداد کچھ بہت زیادہ ترقی کرے گی۔ لیکن کیا دولت ایسی شے ہے جسکی محبت کے سامنے کوئی حقیقت ہو؟ دل میں اگر کسی کے عشق کی شمع روشن ہو تو جھونپری میں رہ کر بھی محلوں کا لطف آسکتا ہے لیکن اگر حریم سینہ میں نور محبت کا اجالا نہ ہو تو نقرہ و زر۔ دیبقی و دیبا۔ طاق و رواق۔ خدم و حشم سب ہیچ ہیں۔ آہ یوسف! جب تیری دلربا صورت تیری متوالی آنکھیں تیرا جذبہ زیر تکلم میرے چشم و گوش کی ازخودرفتگی کا سرمایہ بنتا ہے تو مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ دنیا بھر میں بجز تیرے اور کسی شئے کا حقیقی وجود نہیں اور تو اگر پہلو میں ہو تو کوئی ایسی مصیبت نہیں جسپر مجھے راحت و عشرت کا گمان نہ ہو۔ (دوسرا خط اٹھا کر پڑھنے لگتی ہے۔)

میری جان میرے ایمان

کیا کہوں کتنی دفعہ جی چاہا ہے اور بے اختیار چاہا ہے کہ ان مضامین کو سپرد قلم کروں جن سے زیادہ دلربا اور دل آویز مضمون میرے دماغ کو آج تک نہیں سوجھا لیکن اس تہیدستی و بے مایگی کا برا ہو جس نے میرے پیمانہ تمنا میں تلخابۂ تامل ملا دیا ہے۔ درد جب حد سے گزرتا ہے تو دوا ہو جاتا ہے میرا جام محبت بھی آخر چھلک کر رہا۔ سچے عشق کی محفل میں مسند صدارت کہیں بچھی ہوئی نظر نہیں آتی۔ یہاں شاہ و گدا سب پہلو بہ پہلو بیٹھے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ میں اگرچہ فقیر ہوں لیکن تمہاری محبت کے صدقہ میں بادشاہوں سے اونچا دماغ رکھتا ہوں۔ اور اسی لئے اپنے پیک خیال کو اس قابل سمجھتا ہوں کہ تمھارے حجلۂ ناز تک بار پاسکے۔ دل کو دل سے راہ ہوتی ہے۔ ممکن نہیں کہ تمھارے آئینہ دل میں میری محبت کا آفتاب منعکس نہ ہو۔ اسی امکان کو پیش نظر رکھکر میں تم سے یہ پوچھتا ہوں کہ کیا میری غربت و تہیدستی کی پردہ پوش تمہاری الفت ہو سکتی ہے اور تم

میرے مقدر کی عنان اپنے ہاتھ میں لے سکتی ہو۔ اس یقین کو تمہارے دل تک کیسے پہنچاؤں کہ اگر میں زندہ ہوں تو محض اس لئے کہ پھر اپنی ساری ہستی کو تادم زیست نچھاور کرتا رہوں۔

تمہارا کشتۂ الفت

یوسف

کیا اس خط کو پڑھ کر بھی جسکے لفظ لفظ سے درد ٹپک رہا ہے اور حرف حرف سے ایثار آفریں محبت کی بو آرہی ہے روپیہ کی کوئی وقعت ادل میں رہ سکتی ہے۔ روپیہ! لاحول ولا قوۃ!! اس لفظ کے نام سے بھی مجھے گھن آنے لگی۔ یوسف! دونوں جہان کی دولت تمہاری نارسائی سے مجھے باز نہیں رکھسکتی۔ (اپنی ساعد سیمیں کو جس پر ایک جواہر نگار گھڑی بندی ہوئی ہے بلند کر کے وقت دیکھتی ہے) ارے ساڑھے سات ہو گئے! (کمرے کے تابدان کی بجی ہوئی کارنس کی طرف بڑھ کر گھنٹی بجاتی ہے) محمد اسلم کے آنے کا وقت ہو گیا۔ اور عجب نہیں کہ یوسف بھی آتا ہو۔ (خطوں کو لفافہ میں ڈالکر جیب میں رکھ لیتی ہے۔ دروازہ کھلتا ہے اور خادمہ آتی ہے)

خادمہ سے مخاطب ہو کر:۔ دل افروز! اگر محمد یوسف آئیں تو انہیں اس کمرہ میں لے آنا۔ اور کوئی اور صاحب آئیں تو کہدینا کہ آج شام بی بی کو کسی سے ملنے کی فرصت نہیں ہے۔

دل افروز:۔ بیوی بہت اچھا۔ لیکن اگر آنریبل محمد اسلم آئیں تو؟

نازلی بیگم۔ (گھُرک کر) دل افروز سٹرن تو نہیں ہو گئی ہو۔ کیا میں نے صاف لفظوں میں نہیں کہدیا کہ کسی دوسرے صاحب سے میں نہ مل سکونگی؟

دل افروز۔ بہت خوب حضور۔

(دل افروز چلی جاتی ہے)

دوسرا ایکٹ

آٹھ سال بعد

سین: محلہ بلیماران (دہلی) میں پانچ روپیہ مہینہ کرایہ کا ایک مختصر سا مکان۔ مکان کے ایک حصہ میں اخبار "کوکب صبح" کا مطبع ہے اور دوسرے حصہ کے ایک ہی حجرے سے اخبار کے دفتر، باورچی خانے، کھانے سونے بیٹھنے کا گوناگوں کام لیا گیا ہے۔ فرش اور فرنیچر نام کو نہیں۔ چھت دھوئیں کی کلونس سے شب دیجور بنی ہوئی ہے۔ ہر طرف افلاس اور نحوست کے آثار نمودار ہیں۔

نازلی بیگم۔ (جواب مسٹر محمد یوسف ایڈیٹر "کوکب صبح" کی بیاہتا بی بی ہے۔ چار چھوٹے چھوٹے بچوں کو لئے جن میں سے ایک شیرخوار ہے اور چلا چلا کر رو رہا ہے ایک ٹوٹی کوچ پر بیٹھی ہے اور ایک بے ٹونٹی کی چادانی سے تام چینی کی پیالیوں میں جن پر سے روغن اڑ گیا ہے چار انڈیل رہی ہے):۔ حامد مکھن صرف جمعہ کے دن ملے گا۔ ضد نہ کرو اس وقت سوکھا توس ہی کھالو۔ رشید للچائی ہوئی نظروں سے اس انڈے کی طرف مت دیکھو۔ یہ تمہارے ابا جان کے لئے ہے۔ عائشہ ننھا ایسا پھوٹ پھوٹ کر کیوں رو رہا ہے؟

عائشہ:۔ اماں جان ننھے کی بوتل میں جو دودھ آپ نے ڈالا تھا وہ میرے منع کرتے کرتے رشید پی گیا اور بوتل کو پانی سے بھر کر کہنے لگا کہ اتنا سا بچہ دودھ اور پانی کا فرق کیا جانے؟ ایلو ابا جان آگئے (عائشہ بھاگی ہوئی باہر چلی جاتی ہے۔ مسٹر محمد یوسف کمرے میں داخل ہوتے ہیں۔ "کوکب صبح" کی ایک کاپی جسے کسی کاتب سے لکھوا کر ابھی ابھی لائے ہیں ہاتھ میں ہے۔ ایڑی سے لیکر چوٹی تک فلاکت کی تصویر بنے ہوئے ہیں۔ چہرے پر ہجوم افکار اور کثرت آلام سے جو جھریاں پڑ گئی ہیں انھیں دیکھ کر گمان ہوتا ہے کہ جامہ ہستی کی آستینیں گاذر قدرت نے وقت سے پہلے چن دی ہیں۔

سرکنڈے کے ایک ڈگمگاتے ہوئے مونڈھے پر بیٹھ جاتے ہیں اور ایک آہ سرد بھر کر کچھ دیر تک ماتھے کو ہتھیلی پر ٹیکے ہوئے فکر میں ڈوبے رہتے ہیں۔ پھر)

مسٹر محمد یوسف ۔ (تلخی کے لہجہ میں نازلی بیگم سے مخاطب ہوکر) :۔ نازلی کیا اچھا ہو اگر گھر کے انتظام میں ذرا زیادہ سلیقہ اور کفایت شعاری سے کام لو جب سے گورنمنٹ نے ڈھائی ہزار کی ضمانت طلب کی ہے جو تمہارا زیور بیچکر میں نے داخل کی حالت روز بروز نازک ہوتی چلی جا رہی ہے ۔

نازلی بیگم ۔ (شوہر پر ملامت آمیز نظر ڈالکر) :۔ اس سے زیادہ کفایت کیا خاک کروں ۔ روٹی کے ایک سوکھے ٹکڑے اور پانی کے ایک آبخورے تک تو نوبت آپہنچی ہے ۔ اور بمشکل روح و جسم کا اتحاد قائم ہے ۔ میں تم سے نہ کہتی تھی کہ اس اخبار کو بند کردو اور کوئی اور دھندا پیٹ پالنے کا اختیار کرو ۔ لیکن تم نے میری ایک نہ سنی ۔ اور ایک نامہ نگار کے بے راہ رو قلم کا خمیازہ کھینچ کر اس حالت کو پہنچ گئے گورنمنٹ کو تمہاری اصلی نیت کے ساتھ کیا ہمدردی ۔ یہاں تو ذرا لغزش ہوئی اور ضمانت کے شکنجے میں جکڑے گئے ۔ خواہ اس میں کسی کا گھر بار ہی کیوں نہ بک جائے میں جانتی ہوں کہ تم اپنے بادشاہ کے پسینے کے ایک قطرے کی جگہ اپنے سارے جسم کا خون بہانے کے لئے تیار ہو اور بادشاہ سلامت کے میز پر اگر کوکب صبح کی ایک کاپی رکھ دی جایا کرے تو مجھے یقین ہے کہ وہ اُس ایک قابل گرفت مضمون پر جسکی پاداش میں تم سے ڈھائی ہزار کی ضمانت جبراً ٹھہرالی گئی ہے اغماض کا پردہ ڈال دیں اور باقی م... کے صلہ میں جن کے حرف حرف سے وفاداری کی بو آتی ہے تمہیں ہی ... ہنا دیں ۔ لیکن اس قانون کا کیا علاج جس کو نہ جذبات کی پرواہ ہے نہ احساسا... ل ۔ یہ تو ایک آگ ہے جس میں نیک و بد وفادار و سرکش جو پڑا جل گیا ۔ ؎

اگر صد سال گبر آتش فروزد
چو یک دم اندراں ماند بسوزد

اب تم ہی بتاؤ کہ میں خود تو فاقہ بھی کر گزروں مگر ان چھوٹے چھوٹے بچوں کی مصیبت کیونکر دیکھوں۔ (زار و قطار رونے لگتی ہے۔)

محمد یوسف:۔ میں نے حماقت کی کہ شادی کر لی۔ اس ملک میں اول تو ایڈیٹر کی مٹی پہلے ہی خراب ہے۔ پریس ایکٹ نے اسکی رہی سہی حیثیت بھی کھو دی۔ اور ادخال ضمانت کے وقت جسکا خوف شامت اعمال کی طرح ہر وقت سر پر سوار ہے ناظرین کی بد مذاقی و سرد مہری شاہ مدار کا حکم رکھتی ہے جنہیں مرے کو مارنے کے فن میں ید طولیٰ حاصل ہے۔ آدمی اکیلا ہو تو ان سختیوں کو جھیل بھی جائے۔ لیکن بال بچوں کو ان مصیبتوں میں اپنے ساتھ شریک ہوتے دیکھنا ایک صدمہ جانفرسا ہے (دروازے کے پٹ بڑے زور سے کھلتے ہیں اور عایشہ ہانپتی کانپتی بے تحاشا اندر داخل ہوتی ہے۔)

عایشہ:۔ امی جان۔ خدا بخش قصاب باہر کھڑا ہے اور کہتا ہے کہ میرا تین مہینے کا حساب چکتا کر دو ورنہ میں آج سے گوشت ادھار نہ دونگا۔ نہال چند بزاز کا آدمی بھی اپنے حساب کی قرقی کے لئے مطبع میں موجود ہے اور عبداللہ پریسمین سے باتوں باتوں میں کہہ رہا تھا کہ اگر آٹھ دن کے اندر اندر ہمارا روپیہ ادا کیا گیا تو مطبع قرق کرا لونگا۔

نازلی بیگم:۔ خدا کرے نہال چند کی دھمکی سچی ہو تاکہ جو کام طلائی چوڑیوں کی سفارش پر گورنمنٹ کے ہاتھوں انجام پاتے پاتے رک گیا تھا وہ میرے ایک ہی پھولدار ریشمی گون کی ضد کی وجہ سے جو میری شادی کی یادگار ہے۔ نہال چند کر دکھائے۔

محمد یوسف:۔ نانی اس قدر افسردہ مت ہو۔ یہ مصیبت کے دن کچھ ہمیشہ تھوڑے ہی رہیں گے۔ آخر راحت کا زمانہ بھی کبھی آئے ہی گا۔

دور گردوں گر دو روزے بر مراد ما نگشت ۔۔۔ دائما یکساں نباشد کار دوراں غم مخور
ہر غمے را شادئی دہپے بود دل شاد دار ۔۔۔ ہیچ درد بے نیست کو را نیست درماں غم مخور

"کوکب صبح" تو چلتا چلاتا نظر نہیں آتا۔ اپنا خرچ ہی نکالے جائے تو غنیمت ہے۔ وہ اصول یا بے اصولیاں جو اخبار کو آج کل کامیاب بناتی ہیں۔ مجھے پسند نہیں۔ نہ میں مسلمانوں جہلا کو خوش کرنے کے لئے ہندوؤں کو گالیاں دینے کا روادار ہوں۔ نہ ہندوؤں کے حلقہ میں اپنے اخبار کو ہر دلعزیز بنانے کے لئے انکی قابل اعتراض باتوں کو لایق تحسین ظاہر کرنے کا حامی ہوں۔ نہ گورنمنٹ کی جھوٹی خوشامد کرکے اپنے شیشۂ ضمیر کو ارباب ذوق سلیم کے استہزار کا مدمقابل بنانا چاہتا ہوں۔ پھر آج کل کے طوفان بے تمیزی میں میرے اخبار کی اشاعت بڑھے تو کیونکر بڑھے۔ اسکو میں بند بھی نہیں کرنا چاہتا اس لئے کہ اسکا بند کر دینا گویا حق و راستی کے منہ میں جان بوجھکر کپڑا ٹھونس دینا ہوگا۔ اس لئے میں اپنی آمدنی کے بڑھانے کی کوئی اور ہی فکر کرتا ہوں۔ دو کتابیں لکھی رکھی ہیں ایک ناول ہے۔ اور دوسری ایک علمی کتاب کا ترجمہ ہے۔ یہ چھپ جائیں تو عجب نہیں کہ ہزار۔ پانچسو روپیہ مجائے۔

نانی بیگم۔ تم ہمیشہ سے خیالی پلاؤ پکانے کے عادی ہو۔ کتابیں بیچکر اگر نفع حاصل کرنا چاہو گے تو رہا سہا اثاث البیت بھی نیلام ہوجائے گا۔ تم ہو کس خیال میں۔ مولوی شبلی اور خواجہ حالی جیسے مصنفوں تک کی کتابیں تو بکتی ہی نہیں تمہاری کتابوں کو کون پوچھے گا۔ یہ میں نے مانا کہ تم اچھے لکھنے والے ہو لیکن یہ زمانہ اہل قلم کے لئے سازگار نہیں ہے۔ علمی کتابوں کا تو نام مت لو کہنے کو سب کہتے ہیں

کہ علمی کتابوں کے تراجم سے اردو لٹریچر میں اضافہ ہونا چاہئے اور بڑے بڑے شاندار فقروں میں ان لوگوں کو ملامت کی جاتی ہے جو دماغ رکھتے ہیں لیکن اس سے کام نہیں لیتے لیکن جب کوئی کتاب جو حقیقت میں قابل قدر ہو چھپتی ہے تو چھاپنے والا اسکی چھپائی کا خرچ بھی نہیں نکال سکتا۔ باقی رہے ناول سو آج کل ان کا بازار بھی سرد پڑا ہوا ہے۔ میں آجتک بھی نہیں سمجھی کہ پبلک پسند کس چیز کو کرتی ہے اور اسکا مذاق کیا ہے۔

محمد یوسف۔ تو پھر کیا کروں۔ ہاتھ پر ہاتھ دھر کے بیٹھا رہوں۔

نازلی بیگم بھانڈ بنو نقلیں کرو۔ بندر نچاؤ۔ سرکاروں اور دربار نشین لوگوں کی ہاں میں ہاں ملاؤ۔ جھوٹ بولو۔ خوشامد کرو۔ اس قسم کی ہر بات کرو۔ لیکن خدا کے لئے مضمون نگاری یا تصنیف وتالیف کو ذریعہ معاش بنانے کے خبط سے باز آجاؤ۔

محمد یوسف اٹھ کر چلا جاتا ہے اور کچھ دیر کے بعد نازلی بیگم ایک ٹوٹے ہوئے آئینہ کے سامنے اپنے عکس سے یوں خطاب کرتی ہے۔ کیا تو اسی حوروش لڑکی کی تصویر ہے جسکا یہ خیال تھا کہ عشق ومحبت کی دولت وہ دولت ہے جس کے مقابلہ میں ساری دنیا کے خزانے ہیچ ہیں؟ کیا رعنائی شباب کبھی تیرے حصے میں آئی تھی؟ یہ اترا ہوا چہرہ۔ یہ زرد رخسار۔ یہ فکرمند آنکھیں۔ یہ نحیف ولاغر جسم جسمیں بجز پوست واستخوان کے کچھ باقی نہیں رہ سکا ہے؟ وہ کانپ کر منہ پھیر لیتی ہے اور ایک ٹوٹی ہوئی کرسی پر بیٹھ جاتی ہے۔ کیا اب بھی اگر مجھے موقع ملے تو میں یوسف ہی کو پسند کروں؟ کیا اس زندگی سے اسکی ان تلخیوں کو جانتے ہوئے میں مقابلہ کروں ہرگز نہیں! ہرگز ایسا نہیں!!! اسلم بھی مجھے اب دیکھے تو کیا وہ مجھے پہچان سکے؟ کیا اسکی شادی ہو چکی ہے؟ کاش میں پھر لاہور میں ہوں جوانی کا عالم ہو اور مجھے

اسلم و یوسف دونوں میں انتخاب کرنے کا موقع دیا جاتے۔ اس زندگی سے تو میں بیزار ہوں۔ (اپنی ساڑی کا پلو ہاتھ میں تھام لیتی ہے) او میلی کچیلی ململ کی ساڑی مجھے مجھ سے نفرت ہے (پلو کو پھاڑ ڈالتی ہے) اور اگرچہ میں جانتی ہوں کہ دوسری ساڑی جو دھوبن کے ہاں گئی ہوئی ہے ابھی نہیں آئی اور کل صبح میرے پاس پہننے کو کچھ بھی نہیں پھر بھی میں تجھے نوچوں گی نوچوں گی پھاڑوں گی

(پھوٹ پھوٹ کر رونے لگتی ہے)

تیسرا ایکٹ

سین۔ وہی جو پہلے ایکٹ میں تھا یعنی لاہور میں ایک سجی ہوئی انگریزی وضع کی کوٹھی۔ پہلے اور دوسرے ایکٹ کا درمیانی وقفہ پندرہ منٹ ہے۔ نازلی بیگم آنکھیں ملتی ہوئی کوچ سے اٹھ بیٹھتی ہے اور چاروں طرف گھبرائی ہوئی نظر ڈالتی ہے۔ اُسکے چہرے کی مایوسی تعجب سے تعجب بے اعتباری سے اور بے اعتباری اطمینان سے بدل جاتی ہے۔

نازلی بیگم۔ خدا کا شکر ہے کہ یہ محض ایک خواب پریشان تھا یوسف کے خط کے پرزے پرزے چاروں طرف بکھرے ہوئے پاتی ہے) مجھے یاد نہیں پڑتا کہ میں نے اسے چاک کیا ہو۔ البتہ ململ کی ساڑھی کو جو میں خواب میں پہنے ہوئے تھی میں نے ضرور پھاڑا تھا۔ ململ کی ساڑھی! (نفرت کے لہجہ میں) میں نے کبھی نہیں پہنی اور نہ کبھی پہنونگی۔ شکر ہے کہ ابھی تک نکاح کی زنجیر میرے پاؤں میں نہیں پڑی۔ اور اس سے بھی بڑھ کر شکر کا مقام یہ ہے کہ وہ چار ڈراؤنے بچے میرے نہیں ہیں اگرچہ عائشہ کی شکل ضرور پیاری تھی۔ پہلے ایکٹ اور سارے دوا خباروں کی حالت زار کے مباحث پڑھنے کا یہ نتیجہ ہوتا ہے۔ پھر بھی اگر یوسف کے ساتھ شادی کرنے سے میرا بھی حشر

ہونیوالا ہے تو مینے فیصلہ کر لیا ۔ (گھنٹی بجاتی ہے)

دل افروز۔ کیا حضور نے گھنٹی بجائی تھی؟

نازلی بیگم ۔ ہاں ۔ یہ چار کی کشتی اٹھا کرلے جاؤ ۔ اور سنو ۔ آنریبل مسٹر محمد اسلم آئیں تو انہیں یہاں لے آنا ۔ اور کوئی صاحب آئیں تو کہہ دو کہ مجھے فرصت نہیں ۔

دل افروز۔ لیکن بیوی مجھے خیال پڑتا ہے کہ آپ نے مجھ سے یہ فرمایا تھا کہ مسٹر محمد یوسف

نازلی بیگم ۔ نہیں دل افروز میں ان سے نہیں ملونگی ۔ سمجھی؟

دل افروز۔ جی ہاں حضور خوب سمجھی ۔

دل افروز چلی جاتی ہے ۔

(دس دن بعد مسٹر محمد یوسف اپنے دفتر میں "کوکب صبح" کی اگلی اشاعت کے لئے لیڈر لکھنے بیٹھے ہیں جسکا موضوع یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت جارج خامس خلد اللہ ملکھم کی رونق افروزی ہند کی یادگار میں بہ تقریب جشن مبارک تاجپوشی قانون مطابع منسوخ ہوجانا چاہئے ۔ لاکھ قلم کو دوات میں ڈبوتے ہیں رہ رہ کر سر کھجاتے ہیں مگر نہ آمد کام دیتی ہے نہ آورد ۔ دماغ طرح طرح کے پریشان کن خیالات کی جولانگاہ بنا ہوا ہے ۔ مجبور ہو کر قلم ہاتھ سے رکھ دیتے ہیں اور اپنے جی سے باتیں کرنے لگتے ہیں)

مسٹر محمد یوسف ۔ میں احمق تھا جو اس بے استطاعتی پر اپنے آپ کو نازلی بیگم کے قابل سمجھا ۔ آج کل دنیا پر روپیہ کی حکومت ہے ۔ نہ کوئی علم و فضل کو پوچھتا ہے نہ کمال ولیاقت کو ۔ محمد اسلم میرے بوٹ کا تسمہ باندھنے کی قابلیت نہیں رکھتا ۔ آنریبل ہونے پر اسکی لیاقت کی یہ کیفیت ہے کہ پرائمری تعلیم کو باغیانہ خیالات کا پیش خیمہ سمجھ کر ملک کے لئے مضر قرار دینے کی مضحکہ انگیز لغویت کا اقدام کرتا ہے مگر چونکہ روپیہ والا ہے ۔ اسلئے نازلی بیگم جھٹ اُس کے آغوش میں چلی جاتی ہے ۔

میں ایسی بی بی سے باز آیا مجھے میکالے اور ٹنی سن اور اسپنسر پڑھی ہوئی حریت پسند بی بی کی ضرورت نہیں جو اس اعلیٰ تعلیم پاتے پر بھی اس وجہ کیبنز زنا اور اور غرض پرست ہو جیسے مجھے تو وہی پردہ نشین اردو پڑھی ہوئی قرآن کی آیتوں کا مطلب سمجھی ہوئی بی بی چاہیئے جو میری شریک رنج و راحت ہو سکے اور میرے دال و لیئے کو پلاؤ قلیہ سمجھنے کی قابلیت رکھتی ہو۔

(پنجاب ریویو) پردہ گر پڑتا ہے

ظفر علی خان ایڈیٹر زمیندار۔ لاہور

نوٹ مندرجہ بالا قصہ اگرچہ اوریجنل نہیں ہے لیکن قرین قیاس ضرور ہے۔ ان آخری مشہور و معروف ضمانت طلبیوں سے بھی کسی ایڈیٹر کا حال **محمد یوسف** کا سا ہو گیا ہو تو ہمیں کیا معلوم۔ ہز ایکسیلینسی لارڈ ہارڈنگ بہادر جنہوں نے تقسیم کا نور کو ختم کر کے ایک چوتھائی ہندوستان کیوں کل ہندوستان کے دلوں کو موہ لیا ہے کاش اس پریس ایکٹ کی طرف بھی توجہ فرمائیں اور اپنے عہد کی یادگاروں میں اسکی تنسیخ کی یادگار بھی چھوڑتے جائیں تو بڑا کام کریں۔ یہ اوراق ہمنے حضور پرنور ہی کے ملاحظہ گرامی کے لئے شائع کئے ہیں۔ ان کا ترجمہ اُن کی نظر سے گذرے گا۔ تو وہ یقیناً بے چین ہو جائیں گے۔ خدا ایسے رحیم و کریم ویسرائے کو ہمارے سروں پر مدت تک رکھے اور ہمارے نئے اعلیٰ حاکم پر انکا سایہ ڈالے۔

محمد الواحدی

ایڈیٹر نظام المشائخ دہلی

۲۵۔ اکتوبر ۱۹۱۳ء

تمہید

اِس کتاب کے لکھنے کی اصل غرض یہ تھی کہ ناظرین کو اعضاء تناسل کی تشریح اور افعال اور فوائد سے پوری پوری واقفیت ہو جاوے۔ جس سے کہ وہ اپنی اور اپنی اولاد کی بہتری کیلئے اعضاء تناسل کی صحت کو محفوظ رکھ سکیں۔ اور بہت سی امراض مخصوص اعضاء تناسل سے معالجہ کرا کر بچ جائیں جو کہ نوجوانوں کو عالم شباب میں عموماً لاحق ہو جاتی ہیں۔ اور قریباً تمام امراض متعلق تولید قانون قدرتی اعضاء تناسل کی عدم توجہی یا مخالفت سے پیدا ہوتی ہیں۔ اور متعدی بیماریاں بباعث اُنکی بے پرواہی اور غفلت سے جو کہ ایسی بیماریوں کے نہایت خوفناک نتایج سے ہوتے ہیں۔

بعض بڑے بڑے قواعد اور فرائض اعضاء تناسل کے بیان کئے جاتے ہیں۔ اور امراض تولیدات متعدی کے نتایج خوفناک کے ساتھ اِنکا معالجہ بھی تبلایا جاویگا تاکہ ناظرین قانون مباشرت کو سمجھکر جو فوائد قانون قدرت اعضاء تناسل کی بجاآوری سے حاصل ہوتے ہیں اُنسے منفعت اٹھاویں۔ اور جو امراض اُن قوانین کی عدم توجہی یا مخالفت سے ہوتی ہیں اُنسے بچیں یہ کتاب اس طرز پر لکھی گئی ہے کہ جس سے دُنیادار ناظرین فائدہ اُٹھاویں۔ بلکہ کسی قدر طبیبوں کو بھی مفید ہو سکتی ہے۔ اور آیر ویدک کے بعض طریقے اِسمیں درج ہیں اُنسے بڑی بڑی تجربہ کار بھی مستفید ہو سکتے ہیں۔

باب اوّل میں تشریح و احوال اعضاء تناسل کا مندرج ہے۔ لیکن اعضاء تناسل اناث کو اسمیں بہت مختصر اور سرسری طور پر کیا گیا ہے۔ کیونکہ یہہ رسالہ صرف مردوں کے موضوع ہے۔ اعضاء تناسل اور اُنکے فرائض سے عام آگاہی ناظرین کو اُن بیماریوں کے سمجھنے اور علاج کرنے میں بہت مدد دے گی جنکا ذکر اس رسالہ کے دیگر ابواب میں

آویگا۔ اعضاء تناسل کی تشریح بھی بذریعہ بیان کیا گیا ہے کہ عورت کب اور کیونکر حاملہ ہوتی ہے اور اُسکے ساتھ صحت بدنی قایم رکھنے کے واسطے ہدایتیں کی گئی ہیں اور بالآخر ڈاکٹر سکشٹ صاحب کے قوانین درج کئے گئے ہیں جنکے مطابق نر و مادہ نسل کی پیدایش تجویز ہو سکتی ہے۔

دوسرے باب میں جو دربارہ امراض تولید کے ہے چھ فصلیں ہیں

فصل اول میں جلق کی قباحتیں اور اُن کے نتایج بہت عمدگی کے ساتھ بمعہ اُنکے علاج کے بیان کئے گئے ہیں۔ ۱ – ۲۲

دوسری فصل میں کثرت جماع کی خرابیوں کا بیان ہے ۲۶ – ۲۹

تیسری فصل میں اغلام کی بُرائیاں کا ذکر ہے۔ ۲۹ – ۳۰

چوتھی فصل میں ترک جماع کی قباحتیں ذکر کی گئی ہیں۔ ۳۰ – ۳۱

پانچویں فصل میں جریان منی کا ذکر ہے جو بڑی خوفناک بیماری ہے اور ہند میں کثرت سے پھیلی ہوئی ہے۔ اسکی خوف انگیز حالت اور جسم انسان کے تباہ کرنیوالے عمل اور اسکے بواعث اور اُنکا علاج بہت مشرح طور پر لکھا گیا ہے۔ ۳۱ – ۳۸

چھٹی فصل میں نامردی کا بیان کیا گیا ہے۔ اس بیماری سے انسان بہت متفکر اور مایوسی کی حالت میں ہو جاتا ہے۔ اسکے بواعث اور علاج مندرج ہیں۔ ۳۸ – ۴۳

باب تیسرے میں تین فصل ہیں۔ ۴۳ – ۴۴

فصل اول میں مرض متعدی کی مُعاون بیماریوں کا ذکر ہے۔

دوسری فصل میں سوزاک کا بیان ہے

تیسری فصل میں آتشک کا بیان ہے جو کہ نہایت ہی خوفناک بیماری ہے جو جسم انسان میں لاحق ہوتی ہے۔ اُنکا علاج بھی لکھا گیا ہے۔

رسالہ ہذا میں یہ ایک نرالا ڈھنگ ہے کہ اسمیں بہت سی ہندی ادویہ شامل کی گئی خصوصاً علاج جریان میں سوزاک۔ آتشک اور نامردی میں اسکا ذکر ہے۔ اِن دوایوں

کی کتاب ہذا میں لکھنے کی وجہ یہ ہوئی کہ مؤلف کے ہاتھ سے اُن دوائیوں سے بہت شخصوں کو شفا حاصل ہوئی۔ اسواسطے یہہ رسالہ ہند کے سوا دوسرے ملکوں کے باشندوں کو بھی نہایت ہی مفید ہوگا جہاں پر انگریزی زبان پڑھائی جاتی ہے انگریزی رسالہ مفید ہوگا ورنہ رسالہ ہذا جو کہ اُسکا ترجمہ ہے ہر جگہ مفید ہوگا۔

چونکہ مولف کی یہ غرض ہے کہ یہ کتاب بہت چھوٹی اور ہلکی بنکر طیار ہوجاوے تاکہ لوگ اُسکو آسانی سے خرید سکیں اور مطالعہ کرسکیں۔ ہر ایک چیز بڑی شرح طور پر بیان کی گئی ہے اور تعداد دوائیوں کی جو تجویز کی گئی ہے بہت تھوڑی ہے۔ لیکن یہہ ایسی ہیں کہ ہمیشہ علاج میں مفید نکلینگی۔ جہاں کہیں ایلوپیتھک یا آیر ویدک کی دوائیاں لکھی گئی ہیں اُنکی خوراک اور وزن درج کیا گیا ہے۔ لیکن جہاں کہیں خوراک مقرر نہیں کی گئی وہ دوائی ہوموپیتھک سمجھی جاوے جنکی خوراک عموماً دو قطرہ ہوتی ہے۔ ہوموپیتھک دوایاں اکثر مختلف درجہ کی رقیق ہوتی ہیں اور کسی شائق کے واسطے جو علم طب سے ماہر نہو درجہ رقاقت کا انتخاب کرنا مشکل پڑیگا اسواسطے اُنکو چاہئے کہ ہوموپیتھک دوایاں نمبر تین ایکس سے لیکر نمبر چھ ایکس تک کی رقاقت والی استعمال کریں۔ اور جہاں کہیں تحلیل کرنے کی ترکیب لکھی ہو اُسجگہ پھر اصلی دوائی کی دس بوند ایک اُنس پانی یعنے نیم چھٹانک میں حل کرکے استعمال کریں۔ چونکہ یہہ جاننا بہت مشکل ہے کہ آیا ہوموپیتھک دوائی خالص ہے یا مخلوط اسواسطے مناسب ہے کہ اُسکو کسی معتبر دواساز کی دوکان سے خریدا جاوے۔ **ہوموپیتھک دوایاں** اکثر ایلوپیتھک یا دیگر قسم کی دوایوں کے ساتھ ملنے جلنے سے خراب ہوجاتی ہیں بباعث اُنکی تیز بو کے۔ اسواسطے اُنکو علیحدہ صندوق میں جو اسی کام کے لئے مخصوص ہو رکھا جاوے۔ جب ہوموپیتھک دوائی استعمال کیجاوے تو گرم مصالح یا تیز بو والی تیز مزہ والی اشیاء سے پرہیز کرنا چاہئے اور تمام چیزیں جو دوائی کے طور دیجاتی ہیں نہ کھانی چاہئے۔

پہلا باب

تشریح اعضاء تناسل

اعضاء تناسل کی قاعدہ برتاؤ کی عدم واقفیت سے بہت سی امراض پیدا ہو جاتی ہیں جنمیں مرد و زن عالم جوانی میں اکثر مُبتلا پائے جاتے ہیں اور اُنکے جسم اور دماغ کو بہت سی تکلیف پہنچتی ہے اسلئے اُنکے قواعد اور افعال کی سرسری واقفیت نوجوانوں کو بہت سی امراض متعلقہ اعضا تناسل سے محفوظ رکھنے کا باعث ہوگی۔ اور نیز اُنکو اس قابل کردیگی کہ وے اپنے اعضاء تناسل کو مفید صحت طور پر استعمال کرنے سے اپنی صحت حاصل کریں۔ اور مضبوط اور تندرست اولاد پیدا کریں۔ جیسے علم تشریح ابدان کی عام واقفیت ہر ایک فرد بشر کو واسطے قایمی صحت خود ضرُوری ہے۔ ویسے ہی اعضاء تناسل کے قواعد و فرائض اور افعال کی واقفیت زیادہ تر ضرُوری ہے۔ کیونکہ اس سے نہ صرف انسان کی اپنی صحت اور تندرستی قایم رہتی ہے بلکہ تنُومند اور تندرُست اولاد پیدا ہوتی ہے۔ جسکے اکثر کتخدا لوگ دل و جان سے خواہاں ہیں۔

مردوں میں قضیب آلہ مجامعت ہے۔ اسکے تین حصص ہیں۔ جڑ۔ جسم۔ سپارو۔ جڑ والا حصہ قضیب کا فراخ ہوتا ہے۔ اور رامی پیوبس کے ساتھ بہت مضبوطی سے جڑا ہوا ہوتا ہے۔ آلت کا جسم جڑ اور سپارو کے درمیان ہوتا ہے۔ کُل آلت خیزش والے پٹھوں سے بنا ہوا ہوتا ہے جو تین اسطوانہ کی صورت والے پٹھوں کے خانوں سے محیط ہوتے ہیں۔ انمیں سے دو مسمی بہ کارپورا کیورنوسا عضو کے اوپر والے حصہ میں پہلو بہ پہلو رکھے ہوئے ہیں۔ اور تیسرا مسمی بہ کارپس سپنجی اوسم نیچے کیطرف رکھا ہوا ہے جو یورتھرا یعنے طریق البول پر محیط ہے کارپورا کیورنوسا قضیب کی جزو اعظم ہے وے مشتمل ہیں اوپر دو اسطوانہ دار ریشوں کی تالیوں کے جو پہلو بہ پہلو رکھی ہوئی ہیں۔ اور ہر ایک مشتمل ہے اوپر مستقیم ریشہ دار غلاف کے

جسکے جوف کے اندر خیزش والا مادہ بھرا ہوا ہوتا ہے + کارپس سپنجی اوسم شامل ہے اور مضبوط ریشہ دار غلاف کے جو مثلثہ بناوٹ کا ہے - اور جسکے جوف کے بیچ بھی خیزش والا مادہ بھرا ہوا ہے - یہہ خاص چیزیں ہیں جو اس عضو کی خیزش میں نہایت ہی کار آمد ہیں - اعضاء تناسل میں شہوت کی اوکساوٹ سے خون کے بڑھی ہوئی مقدار کے ناگہانی بہاؤ سے خیزش پیدا ہوتی ہے -

یورتھرا - یعنے طریق البول وہ مجرا ہے جسکے ذریعہ سے پیشاب باہر کو جاتا ہے - اور یہہ مثانہ کی گردن سے شروع ہوتا ہے - مثانہ پیشاب کا حوض ہے - اور آلت سے گذر کر جسکا یہہ جزو زیریں ہے اسکا بیرونی دہانہ سپاروں میں ختم ہوتا ہے - یہہ تین حصوں میں منقسم ہے - اول پراسٹیٹک جسکے گرد پراسٹیٹ گلینڈ ہے اور وہ اوپر کیطرف ہے - دوم مینبر لینس - جہاں اس مجرا کا راستہ بونی پیوبس کے محراب کے نیچے تنگ ہوجاتا ہے - سوم سپنجی پورشن یعنے سپنجی حصہ طریق البول کا جو آلت کے باہر کا حصہ ہے -

گلینس پینس یعنے سپارو قضیب کا سب سے اگلا حصہ ہے - جہاں پر یورتھرا کا دہانہ بیرونی ختم ہوتا ہے اسکی شکل چپٹی منفرجۃ الزاویہ مخروط کی ہے - یہہ بڑا ذوالحس حصہ اس عضو کا ہے - اور ایک لنبے چمڑے کے ٹکڑہ سے ڈھانپا ہوا ہے جسکا نام پری پیوس یعنے اگلا چمڑا ہے - یہہ چمڑا سپارو کی اوکساوٹ کو محفوظ رکھتا ہے - سپارو کے قاعدہ پر چند فالیکل ہیں جنسے ایک سفید مادہ نکلتا ہے - الت معمولی حالت میں اسطوانہ کی شکل ہے - اور چھونے میں نرم اسفنج کی مانند معلوم دیتا ہے اور خیزش کے وقت یہہ سہ ندیر مثلث کی شکل بنجاتا ہے جسکے کل زاوے مدور ہوتے ہیں اور بناوٹ میں سخت استخوان وار ہوجاتا ہے جس سے اسکا دخول اندام نہانی عورت میں بروقت جماع کے آسان ہوجاتا ہے -

آلت کے نیچے کیطرف ایک تھیلی سی ہوتی ہے جو کہ سکروٹم کہلاتی ہے جسمیں خصیتین رہتی ہیں جو کہ تعداد میں دو ہوتے ہیں - یہہ خصیئے سکروٹم میں گوشت کی تاروں سے لٹکتی ہیں

جنکا نام سپرمیٹک کورڈس ہے یعنے رگھاے نطفہ۔ خصیئے نازک پتلی نالیوں کے پیچ سے بنے ہوتے ہیں جنکو اگر کھولا جاوے تو تین سو گز سے زیادہ لنبی نالی بن جاویگی۔ خصتیین کی نالیوں میں سفید رنگ کی منی آمیزش ہوتی ہے۔ اگر نطفہ کو بڑی عمدہ خوردبین سے دیکھا جاوے تو اُسمیں دو مختلف اشیا دپائی جاتی ہیں۔ ایک تو سیال پتلی سی چیز جسکو منی کہتے ہیں۔ دوسرے چھوٹے باریک جانور جو کہ سپرمیٹوزوا کہلاتے ہیں یعنے حیوان منی۔ یہہ حیوان عجیب عادت اور شکل رکھتے ہیں۔ انسان میں تو حیوان منی کا سر گول اور فراخ بیضوی شکل کا ہوتا ہے اور لنبی دُم ہوتی ہے جسکی حرکت سے وہ منی میں بڑی جلدی سے ہلتے ہیں۔ اور انسان کی پیدایش کے واسطے ان حیوانات کی موجودگی جزو اعظم اور لابدی ہے۔ کیونکہ یہہ وہ شے ہیں جو رحم میں جاکر عورت کے بیضہ کے اندر جاگزین ہوتے ہیں اور یہہ حمل کا آغاز ہوتا ہے یہہ چھوٹے حیوانات جو بالکل نظر نہیں آسکتے اور پیدایش انسان کا اوّل اور ضروری باعث ہے اگر اپنی جاے رہایش سے باہر نکالے جاویں تو وہ عرصہ تک زندہ نہیں رہ سکتے مشکل سے پانچ یا دس منٹ تک ہوا میں زندہ رہسکتے ہیں۔ عورتوں کے عضو مجامعت میں بھی اُنکی زندگی کا عرصہ بہت قلیل ہوتا ہے۔ تازہ پانی اُنکی زندگی کے لئے مُہلک ہے اُسکے لگنے سے وہ فوراً مرجاتے ہیں۔

ایک دوسرا عضو موسومہ واسڈفرینس یا میزاب الخصتیین ہے جو قریب دو فٹ کے لنبا ہوتا ہے اور منی کو خصتیین سے آلت کیطرف لیجانے کے واسطے یہہ عضو ہوتا ہے۔ یہ مروڑا ہوا ہے اور ہوتا گچھا ہوا ہوا مجمع موسومہ اِپی ڈِی ڈائمس کا بناتا ہے جو خصتیین سے لگا ہوا ہے یہہ منی کو خصتیین سے رگ نطفہ کے ذریعہ سے لیجاتا ہے اور تب مثانہ کے گرد گھومتا ہے اور سیمینل ویسیکل سے جو دو نطفہ کے پرنالے آتے ہیں اُنمیں سے ایک کو یہہ جا ملتا ہے۔

نطفہ کی تھیلیاں یعنے سیمینل ویسیکل تعداد میں دو ہوتے ہیں اور ایک ایک حصہ کے ساتھ ایک ایک لگی ہوئی ہوتی ہے۔ یہہ تنگ تھیلیاں ڈیڑہ ڈیڑہ انچ لنبی ہوتی ہیں جنمیں نطفہ

جمع رہتا ہے اور وقت جماع کے کافی مقدار اُسکی متنزل ہوتی ہے اور اُن تھیلیوں میں سے
ایک خاص قسم کی رطوبت بھی نکلتی ہے جو جمع شدہ نطفہ کے ساتھ مِلجاتی ہے۔ جب نطفہ
کی تھیلیوں کا میزاب خصیتین کے میزاب سے ملجاتا ہے تو وہاں سے ایک ہی میزاب ہوجاتا ہے
اسکا نام ایجیکولیٹری ڈکٹ یعنے میزاب انزالی ہے جو ہرایک طرف ایک ایک ہوتا ہے
میزاب انزالی طریق البول میں پراسٹیٹ گلینڈ کے قاعدہ پر جا ملتی ہے۔ یہ ایک گانٹھ
والی چیز ہے جو طریق البول کے اردگرد جہاں کہ یہ مثانہ سے جدا ہوتا ہے اسکا وزن قریباً
نیم چھٹانک کے ہوتا ہے۔ اس سے پتلی دودھ کے رنگ کی رطوبت نکلتی ہے۔ جو کہ
پراسٹیٹ جوس کہلاتی ہے۔ بروقت انزال یہ رطوبت منی کے مقدار کو بڑھانے اور قوام
کو پتلا کرنے کا کام دیتی ہے منی خصیتین سے آلت کیطرف جاتی ہوئی راستہ میں نطفہ
کی تھیلیوں اور پراسٹیٹ گلینڈ کے مادوں سے ملکر پتلی اور مقدار میں زیادہ ہوجاتی ہے
المختصر خصیتین اعضاء اخراج منی ہیں اور میزاب الخصیتین اُسکے لیجانے کے واسطے اور
نطفہ کی تھیلیاں جمع رکھنے کے واسطے۔ قضیب الہ جماع کرنے کا اور منی کو عورت کے اعضائے
تولید میں ڈالنے کا عضو ہے ÷

عورت میں عضو مجامعت باہر سے مثلث نما شکل کا ہوتا ہے اُسکے درمیان ایک مُنھ
ہوتا ہے جسکو فم فرج کہتے ہیں اور دو جُفت لبوں سے محدود ہوتا ہے جنکا نام لبہائے کلان
ولبہائے خورد ہے۔ اس فم سے ذرا سا اندر کیطرف ایک عضو موسومہ کلٹورس ہوتا ہے
جو شکل اور بناوٹ میں مرد کے آلت کے مشابہ ہوتا ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ یہ نہایت
ہی چھوٹا اور بلا سوراخ کے ہوتا ہے۔ یہ بھی خیزش والے پٹھوں سے مرکّب ہوتا ہے اسمیں
بھی بڑی حس ہوتی ہے جیسے کہ مرد کے سپارہ میں۔ یہ عورات میں حظِّ مباشرت اُٹھانے
کا آلہ مخصوص ہے۔ کلٹورس کے نزدیک اوپر کو یورتھرا یعنے طریق البول کا مُنہ ختم ہوتا ہے
یہ مجرائے مثانہ سے پیشاب نکالنے کے واسطے لگا ہوا ہے۔ فم فرج کے پیچھے کیطرف کُس کا

موںھہ ہے۔ جو عورت میں الہ جماع کا ہے۔ کُس فمِ رحم تک پھیلی ہوئی ہوتی ہے۔ یہہ میمبرینیں یعنے ذی پڑدہ ہوتاہے اور اُسکے گرد سکڑنے والے پٹھوں کے ریشوں کے تسمے لگے ہوئے ہوتے ہیں اِنسے سفنکٹر یعنے بند کرنیوالا پٹھا بنجاتا ہے جو کُس کے موںہہ کو بند کر رکھتا ہی یعنے تنگ کر رکھتاہے جس مقام پر یہ باہر کے سوراخ تولید سے یعنے فم فرج سے ملجاتاہے کُس ۲½-انچ یا ۲½- انچ طول میں ہوتی ہے- اور ایسی پھیل جانیوالی ہوتی ہے کہ اُسمیں سے بچّے کا جسم بوقت پیدائیش باسانی گذر جاتاہے۔ ورنہ اُسکی دیواریں سکڑنے والے پٹھوں سے بنی ہوئی ہونے کے باعث ایکدوسرے کے ساتھ ہر وقت لگی رہتی ہیں۔

حائمن یعنے پڑدہ بکارت ایک جھلّی ہوتی ہے جو کُس کے موںھہ کے وار پار پھیلی ہوئی ہوتی ہے اور یہہ پڑدہ صرف کنواری عورتوں میں پایا جاتاہے کیونکہ یہہ پہلی ہی ہمبستری میں پھٹ جاتاہے۔ تاہم اُسکی موجودگی یا عدم موجودگی بکارت یا کتخدای کے لائق عورت ہونے کے لئے ضروری نہیں ہے۔ نوجوان عورتوں کو پہلے ہی ہمبستری کے وقت تکلیف ہوتی ہے وہ عموماً اس پڑدہ بکارت کے پہٹنے سے ہوتی ہے۔ کُس رحم تک پھیلتی ہے۔ جہاں اُسکے اوپر اور اخیر کے حصہ میں رحم کا موںہہ ہوتاہے۔ کُس سے ساڑھے تین ۳½ یا چار انچ کے فاصلہ پر ہوتاہے۔ رحم کسی قدر مخروطی شکل ہوتاہے۔ حاملہ ہونے کی حالتمیں تین انچ لنبا دو انچ چوڑا اوپر کے حصہ میں ہوتاہے۔ لیکن نیچلے حصہ میں یعنے اُسکی گردنمیں قریب نصف انچ کے چوڑائی ہوتی ہے۔ جو حصہ درمیان اوپر کے اور نیچلے حصہ کے ہے اُسکا نام بچہ دان یا رحم ہے جو موٹائی میں قریب ایک انچ کے ہوتاہے۔ یہہ بحرکت پٹھوں کے ریشوں سے بنا ہوا ہوتاہے۔ اُسکے نیچلے حصہ کا تنگ سرا کُس پر ہوتاہے۔ اور اوپر کا فراخ سرا پیٹ کی طرف اندر کو ہوتاہے۔ وہ حصہ رحم کا جو کُس پر ہوتاہے اسکا نام عنق رحم یا گردن رحم ہے۔ رحم میں دو چھوٹے چھوٹے غار ہوتے ہیں۔ ایک جسم میں ہوتاہے۔ دوسرا گردن میں اور ایک تنگ راستہ جو ان دونو کو ملاتاہے اُسکا نام فمِ اندرونی ہے۔ رحم کے

گڑھے ایسے چھوٹے ہوتے ہیں کہ ان میں سے کسی ایک میں بارہ قطرہ سے زیادہ منی نہیں سما سکتی۔ عنق رحم میں ایک چھوٹا سا سوراخ ہوتا ہے جو رحم کے جسم کیطرف جاتا ہے جس کا نام دہن بچہ دان ہے۔ رحم حمل ٹھہرنے کا عضو ہوتا ہے +

جیسے کہ مردوں میں خصیتین اعضاء واسطے نکلنے منی کے ہوتے ہیں ویسے ہی عورتوں میں بیضہ دان واسطے نکلنے مادہ ولادت کے ہوتے ہیں۔ بیضہ دان تعداد میں دو ہوتے ہیں اور رحم کی ہر ایک طرف۔ مینبر لیئیں فولڈ کے جنکو یوٹرین لگیمنٹ کہتے ہیں۔ وے شکل میں بڑے سکڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ ہر ایک لنبائی میں ڈیڑھ انچ اور چوڑائی میں پون انچ اور قریباً نصف انچ موٹائی میں ہوتے ہیں۔ رحم کے غار سے اُنکے نزدیک دو نالیاں ہوتی ہیں جنکو فلوپئین ٹیوب کہتے ہیں۔ یہہ نالیاں بیضہ دانوں سے جڑی ہوئی نہیں ہوتیں۔ لیکن مونہہ کھلے ہوئے اُنکے بہت قریب رہتے ہیں۔ یہہ مونہہ گھنٹے کی شکل کا ہوتا ہے۔ اور جب بیضہ نکلنے لگتا ہے۔ تو بیضہ دان سے لپٹ کر اُسکو پکڑ لیتا ہے۔ المختصر فرج و فم فرج اعضاے مجامعت ہیں۔ کس اور دہن اندرونی اور دہن بچہ دان اعضاء واسطے لیجانے منی کے رحم عورت میں۔ اور رحم جسمیں کہ مرد اور عورت کی منی جمع ہوتی ہے جائے قرار حمل ہے۔ اور فلوپئین ٹیوب ایک مجرا ہے جو کہ بیضہ دان عورت سے رحم میں منی کو پہنچاتا ہے۔ اور سب سے اخیر بیضہ دان یعنے اعضاء واسطے پیدا کرنے مادہ تولید کے۔ اس ملک میں مرد عموماً پندرہ یا سولہ سال کی عمر میں بالغ ہو جاتا ہے اور عورت تیرہ یا چودہ برس کی عمر میں سن بلوغ کو پہنچتی ہے۔ اس ملک میں بہ نسبت دیگر سرد ملکوں کے آثار بلوغت ایک یا دو سال پیشتر نمودار ہو جاتے ہیں۔ بود و باش کے طریق اور انسان کے جسم کی بناوٹ کے مطابق بلوغت کے آثار جلدی یا دیر سے نمودار ہوتے ہیں۔ مثلاً جو لوگ گانوں میں رہکر کسانی کا کام کرتے ہیں اور جو بیمار رہتے ہیں۔ اُنمیں بہ نسبت شہریوں اور خوش گذران لوگوں کے جو مضبوط اور تندرست ہیں آثار بلوغت

دیر کے بعد پیدا ہوتے ہیں۔ لفظ **بلوغت** سے اِسجگہ مراد اُسوقت کی ہے کہ جب مردوں میں نطفہ اور عورتوں میں تخم پیدا ہو کر پک جاتا ہے اور ہم بستری کرنے سے عورت کو حمل ٹھہر سکتا ہے۔

مرد میں علاماتِ بلوغت حسب ذیل ہیں۔ اُسکی گھنڈی بڑھ جاتی ہے اور آواز بھاری ہو جاتی ہے۔ اعضاءِ تناسل کمال کو پہنچ جاتے ہیں اور اُنپر بال اُگ آتے ہیں۔ اور شہوت جماع نعوذ کے ساتھ مستقل طور پر پیدا ہو جاتی ہے۔ اور نوجوان اپنے میں حوصلہ مردانگی اور صحبت اناث کی خواہش کو پیدا ہوا دیکھتے ہیں۔ المختصر قدرت اُسکے کانوں میں کہتی ہے کہ تو نسل پیدا کرنے کے لئے کامل بنگیا ہے۔

عورت میں علامات بلوغت حسب ذیل ہیں۔ خون کثیر المقدار اور نسوں کی طاقت اعضاء تناسل کیطرف پہنچنے سے وے جلد کمالیت کو پہنچ جاتے ہیں اور اُنکے ساتھ کل جسم بالکل تبدیل ہو جاتا ہے۔ ساقین اور پنڈلیاں اور بازو گول گول ہو جاتے ہیں۔ چہرہ چمکنے لگ جاتا ہے اور ہر دو پستانوں کی گلٹیاں بڑھ جاتی ہیں اور جلد کمالیت کو پہنچکر بشکل گیندوں کے نیم کرہ کی ہو جاتی ہیں۔ جسم کے ساتھ ذہن بھی بالکل بدل جاتا ہے۔ طفولیت کا چھچھورا پن اُس سے دور ہو جاتا ہے اور نزاکت۔ حیا اور شرمساری حاصل کرتی ہی جو صفات نوجوان عورت کے لئے مخصوص ہوتی ہیں اور وہ اپنے نرالے تغیّر و تبدّل سے آگاہ ہو جاتی ہیں اور خواہش مجامعت کی اُنمیں پیدا ہو جاتی ہے۔ سچّ کہ یہہ مکمل اعضاء مجامعت پھر بطور اوکساوت عمل کرتا ہے جنمیں سے بیضے تیار اور پختہ ہو کر اخراج پاتے ہیں یہہ بیضے عجیب چیز ہیں جو مرد کے حیوان منی سے ملکر بشکل انسان تکمیل پاتے ہیں ہر ایک اٹھائیس ۲۸ روز کے بعد اخراج پاتے ہیں۔ اِس عمل کا نام حیض ہے اور اُسکے ساتھ خون ماہواری جاری ہو جاتا ہے۔ ماہانہ اجراء خون کا ایک طبعی فعل اعضائے مجامعت مستورات کا ہے جو سنِ بلوغ پر شروع ہوتا ہے۔ اور جبتک وہ نسل کے پیدا کرنے کے قابل رہتی ہے جاری

رہتا ہے۔ مستورات کی زندگی کی تبدیلی پر ماہواری حیض بالکل بند ہو جاتا ہے۔ یہہ خاص وقت عموماً پینتالیس ۴۵ یا اٹھتالیس ۴۸ سال کی عمر میں ہوتا ہے۔ ازاں بعد عورت میں قدرت پیدایش نسلی نہیں رہتی۔ لیکن حیض خصوصاً ایام حمل میں نہیں ہوتا ہے۔ اور چند ماہ تک ایام شیر خوری بالکل بند رہتا ہے۔ ایام حیض کی تعداد تین یوم سے ۶ یوم تک ہوتی ہے۔ جنمیں تین سے لیکر چھ اونس تک خون مستورات کے بدن سے مطابق اُنکی صحت اور جسامت کے خارج ہوتا ہے۔ قدرت نے ایک عجیب بات خلقت میں بودی ہے۔ یعنے شہوت تمام جانوروں میں واسطے جماع کے ترغیب دیتی ہے جو کہ نسل کی پیدایش اور ترقی کا سبب ہے خواہ اُسکو چاہیں یا نہ چاہیں +

سن بلوغ وہ وقت ہے جب مرد و زن میں شہوت برانگیختہ ہوتی ہے تب وہ قدرت کاملہ کے احکامات کی تعمیل میں ایک دوسرے سے صحبت کرتے ہیں۔ بعض اصلاح کنندگان رسومات قومی اپنے احاطۂ اختیار سے قدم کو باہر دھرتے ہیں اور جو لوگ سن بلوغ کو پہونچگئے ہوں۔ اُنکی شادی کو بھی بُرا کہتے ہیں اور ایسے نکاح کو خلاف قدرت اور زوجین کے لئے مضر صحت بتلاتے ہیں اور اُنکو بھی بچپن کی شادی کی فہرست میں درج کرتے ہیں لیکن ہماری دانست میں وہ لوگ علم حکمت ابدان کے بڑے اور اہم قانون کی تحقیر کرتے ہیں۔ ایسی شادیاں کیونکر خلاف قدرت اور مضر صحت تصور کیجا سکتی ہیں جبکہ قدرت نے خود زوجین میں مجامعت اور ترقی نسل کے اسباب ضروری مثل شہوت نطفہ۔ منی۔ بیضہ وغیرہ کے پیدا کردیئے ہیں۔ اس ملک میں نوجوان مرد و زن کی کمزوری اور ناتندرستی کا اہم باعث یہہ ہے کہ وہ حظ نفسانی میں بے اعتدالی سے کام کرتے ہیں اور ساتھ ہی خوراک بھی بہت بیقاعدہ اور غیر مکتفی ہوتی ہے۔ حکیم لوگ اِسکو بخوبی جانتے ہیں۔ کیونکہ اُنکے زیر علاج اکثر ایسے نوجوان رہتے ہیں جنکو کہ ضعف عام یا ضعف اعصاب یا ضعف باہ جو کثرت مجامعت سے پیدا ہوتا ہے۔ **مجامعت** کے دو بڑے

اغراض یہ ہیں۔ ایک بجھانا شہوتِ جماع کا۔ دُوسرا اپنی نسل کا پیدا کرنا۔ یہہ دونو باتیں زوجین کی عام صحت اور اعضائے تناسل کی صحت پر منحصر ہیں۔ مرد میں نطفہ خون سے بذریعہ خاص فعل ریزش خصئتین کے پیدا ہوتا ہے۔ ہر ایک قطرہ منی کا ساٹھ یا اسّی قطرات خون سے پیدا ہوتا ہے۔ اب نطفہ منی اور حیوانات منی سے مرکب ہوتا ہے۔ جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے۔ منی سفید موٹی لیس دار چیز ہے اِسکے وصف اور مقدار قسم خوراک پر منحصر ہے جو کھائی جاتی ہے اور نیز وصفِ خون پر جو اُس سے غذائیت کے طریقہ پر تیار ہوتا ہے۔ جسقدر غذا مقوی ہو۔ مثلاً دودھ۔ گوشت۔ انڈے۔ پنیر۔ ملائی وغیرہ اُسی قدر نطفہ مقدار میں زیادہ اور وصف میں عمدہ ہوتا ہے۔ بشرطیکہ اعضاء غذائیت نے اپنا اپنا کام بخوبی انجام دیا ہو یعنے غذا بخوبی ہضم ہو کر جزو بدن بنگئی ہو۔ مضبوط ہاضمہ والے آدمی کا نطفہ کمزور اور بیمار ہاضمہ والے آدمی کے نطفہ سے وصف میں بہت اعلیٰ ہوگا۔ جسقدر منی وصف میں اچھی ہوگی اُسی قدر اُسکو مجامعت میں حظ زیادہ ہوگا اور اولاد بھی زیادہ تنومند پیدا ہوگی۔

عورتوں میں بیضہ دان کے خاص افعال سے اُسکے ابتدائی قانون میں بیضہ یا انڈا پیدا ہوتا ہے۔ جب بیضہ پختہ ہو کر بیضہ دان سے اخراج پاتا ہے عموماً ایک مہینہ میں ایک ایک بیضہ ہر ایک بیضہ دان میں پختہ ہوتا ہے۔ وصف اور پختگی بیضہ کی مثل مردوں کی قسم خوراک پر اور عام صحت عورت پر منحصر ہے۔ حیض اصلی اور قدرتی نشان عام صحت اور اعضائے تناسل کی صحت کا عورت میں ہوتا ہے۔ پھیکے رنگ کا سرخ خون حیض عورت کے جسم اور اعضائے تناسل کی صحت پر دلالت کرتا ہے۔ لیکن زردی مائل یا سیاہی مائل رنگ کا موٹا یا پھٹکڑی دار خون حیض ظاہر اً ناتندرست حالت اعضاء تناسل اور عام بدن کی ظاہر کرتا ہے۔ مثل مرد کی عورت میں بھی حظ نفسانی اُٹھانا اور اولاد کا تنومند و تندرست ہونا عورت کی عام صحت اور اعضائے تناسل کی صحت

پر منحصر ہے۔ زوجین کی ناتندرست حالت نہ صرف اولاد کی پیدایش میں رکاوٹ پیدا کرتی ہے بلکہ کثرت جماع بھی مرد میں حمل پیدا کرنے کی طاقت اور عورت میں حمل قایم رہنے کی طاقت کو روکتی ہے کیونکہ کثرت جماع سے مرد کا نطفہ اور عورت کا تخم پختگی کو نہیں پہنچتا اس مسئلہ کی راستی کیواسطے بہت اچھی طرح سے طوایفوں کی مثال دیجا سکتی ہے۔ کہ اُنکے شاذ و نادر اولاد ہوتی ہے کیونکہ وہ ہمیشہ کثرت مجامعت سے اپنی زندگی بسر کرتی ہیں۔ اب **سؤال** یہہ ہے کہ حمل کس وقت قایم ہوجاتا ہے جس سے حاملہ کرنے کا ٹھیک وقت کا تیقن ہوجاوے۔ اس امر پر حکماے مختلف ملکوں کے از روے اوقات مختلفہ کے مختلف رائے دیتے ہیں۔ ہندی حکماء زمانہ سابق نے اپنی کُتب طبّی میں تحریر کیا ہے کہ حمل ایّام حیض کے بعد دس دن کے اندر ٹھہر سکتا ہے۔ اِس سے یہہ پایا جاتا ہے کہ بیضے یکم سے دسویں تاریخ تک اخراج ہوتے ہیں بعد بند ہونے حیض کے اور ہندؤں کے مقنّن **منوجی** نے اُس مرد کو مجرم قرار دیا ہے جو اپنی جورو کے حاملہ ہونے کے ایّام میں اور کم سے کم اول روز بعد حیض بند ہونے کے اُسکے پاس جانے میں غفلت کرے اور **حکماءِ یہود** یقین کرتے تھے کہ حمل ایام حیض آیندہ کے عین پہلے قایم ہوجاتا ہے کیونکہ وہ خیال کرتے تھے کہ بیضہ اجراے خون حیض سے عین پہلے اخراج ہوتے ہیں۔ **یورپ** کے حکماء کی رائے بھی مختلف ہے۔ عموماً خون حیض میں بیضے دیکھے گئے ہیں۔ اور اس سے زیادہ غالب قیاس ہوتا ہے کہ ایّام حیض سے عین ماقبل قایم حمل کا موقعہ ہوتا ہے تاہم چار روز پہلے اور چھ روز بعد ایّام حیض کے موقعہ ہے۔ جبمیں حمل پیدا کرنے کے واسطے جماع کرنا اثر پذیر ہوتا ہے۔ جو لوگ اولاد کے خواہاں ہیں اُنکو وقت کا لحاظ رکھنا چاہئے۔ اِسکے علاوہ ایک اور بھی بات ہے جیسا ابھی ذکر ہوچکا ہے کہ کثرتِ مجامعت نطفہ اور تخم کو پکنے نہیں دیتی۔ اسواسطے کثرت مجامعت سے اُنکو پرہیز کرنا چاہئے۔ حمل یا تو رحم میں یا فلوپین ٹیوب میں واقعہ ہوتا ہے

اسواسطے اِسمیں ضرُوری ہے کہ نطفہ کے حیوان منی یا نوانڈے کو رحم میں ملتا ہے۔ یا
فلوپئین ٹیُوب میں۔اسکا ذکر پہلے ہو چکا ہے یا فم رحم یعنے کُس پر کھلتا ہے جو عضو مجامعت
ہے جس سے کہ نطفہ فم اندرونی وفم بچہ دان کے درمیان سے گذر کر رحم میں جاتا ہے یا
اُسجگہ سے فلوپین ٹیُوب میں واسطے وصل ہونے بیضہ کے۔ اگر وہاں کوئی ہو دونو میں سے
کسی جگہ پر۔ چونکہ رحم کی سوراخیں بہت تنگ ہوتی ہیں اسواسطے حیوان منی کیواسطے
ان سوراخوں میں سے رحم تک پہنچنا آسان اور ممکن نہیں ہے اور یہہ بات حمل پیدا
کرنے کیواسطے ضرُوری ہوتی ہے۔

دوسری بات یہہ ہے کہ حیوانات منی یعنے سُپرمیٹوزُوا بیضے تک بحالت زندگی
پہنچنا چاہئے ورنہ یہہ نشوونما نہیں پائیگا۔ اسواسطے حیوان منی کا اِدخال باسانی ہوجاوے
تاکہ حمل پیدا ہو جاوے۔ مرد کو بوقت اخراج منی چپ چاپ عورت پر دیر تک آرام سے
پڑ جانا چاہئے اور عورت جو آرام طلبی سے لیٹی ہوئی ہو اپنا دم اوپر کو کھینچے۔ اور کم از کم
دس منٹ تک لیٹی رہے مرد کے جدا ہونے کے بعد۔ چونکہ یہہ یقین نہیں ہوتا کہ پہلی
ہی صحبت میں حمل رہ جاوے گا۔ اسواسطے مرد و زن ایکدن ناغہ کرکے دوسرے روز
ہم صحبت ہوا کریں۔ اُن ایام میں جنکا ذکر پہلے آچکا ہے یعنے چار یوم قبل از حیض اور چھ یوم
بعد حیض کے۔ علاوہ بریں عورت کو چاہئے کہ مطمئن اور بآرام رہے۔ کم از کم حمل سے دو ہفتہ
بعد تک تو ضرور رہے۔ یہہ تمام ہدائتیں عورت کو حاملہ کرنے کی طرف منجر ہیں۔ ناچنا بھاگنا
اور دیگر خانہ داری کے کام جنسے حرکت پیدا ہو نہیں کرنے چاہئیں۔ کیونکہ انسے اسقاط کا
اندیشہ ہے۔ بعد اسقدر بیان کے کہ حمل کب اور کیونکر قایم ہو جاتا ہے۔ اب **قاعدہ**
بیان کیا جاویگا کہ جس سے **تذکیر و تانیث بچہ** کی معلوم ہو جاوے یعنے ایسا قاعدہ
بیان کیا جاتا ہے کہ جنسے والدین کی مرضی پر حمل دختر یا پسر کا قایم ہو جاوے۔ یہہ بات
ایسی ہے کہ جسکے بہت سے کتخدا لوگ دل و جان سے خواہاں ہونگے۔ **حکماء زمانہ سابق**

راے ہے۔ حمل دختر یا پسر کا بعض تواریخ مجامعت پر منحصر ہے جو بند ہونے خون حیض کے ایّام سے شمار کئے جاتے ہیں۔ لیکن یہہ امر قایم نہیں رہ سکتا۔ اگر یہہ واقعی صحیح ہوجاوے کہ ایّام حمل حیض سے عین ماقبل وقت میں ٹھیہ سکتا ہے۔ اور پیچھے نہیں ٹھہرتا۔ جیسا کہ بڑے بڑے حکماء زمانہ حال کی راے ہے۔ لیکن اگر یہہ تسلیم ہی کیا جاوے کہ حمل بعد اجراے حیض قایم ہوتا ہے تو بھی از روے علم کے یہہ ثابت نہیں ہوسکتا کہ خاص مہینہ کے دنوں کو کسی قسم کا تعلّق اعضاے تناسل سے ہے کہ اگر اُنکے مطابق حمل ٹھہرے تو پسر یا دختر قایم ہوجاوے۔ حکماء ہند کا یہہ بھی خیال تھا کہ اگر مرد کا نطفہ مقدار عورت کے تخم یعنے منی سے کم ہو تو دختر پیدا ہو۔ لیکن یہہ بھی جسکے حکماءِ ہنُود ابتک قائل ہیں محض خیالی اور بے دلیل ہے۔ کیونکہ عالمان علم تشریح ابدان نے بخوبی ثابت کردیا ہے کہ حمل حیوانات منی کے بیضہ سے اتصال پانے سے پیدا ہوتا ہے۔ عرصہ ایک ماہ میں صرف ایک ایک بیضہ ہر ایک بیضہ دان سے اخراج پاتا ہے۔ اسواسطے عموماً صرف دو بیضے ماہواری اخراج پاتے ہیں۔ ایک حیوان منی ایک بیضہ کو حاملہ کرنے کے واسطے کافی ہوتا ہے سواے حیوان منی کے باقی مادہ منی صرف حیوان منی کی زندگی اور اُسکو جاۓ مقصود تک لیجانیکے واسطے ضرُوری ہوتا ہے۔ اور حمل کے واسطے ضروری نہیں ہوتا۔ کیونکہ حمل کے واسطے صرف حیوان منی کی ہی ضرُورت ہوتی ہے۔ حیوان منی اور بیضے نہایت ہی چھوٹی اشیاء ہیں اور وے ایسے چھوٹے ہوتے ہیں کہ اُنکو صرف بذریعہ اعلیٰ درجہ کی طاقتور خوردبین کے دیکھ سکتے ہیں۔ اندریںصورت ہر ایک شخص آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔ کہ پیدایش مادینہ و نرینہ کا مسئلہ مطابق مقدار نطفہ مرد اور تخم عورت کے محض خیالی اور جھوٹھا ہے +

ڈاکٹر سکسٹ صاحب جرمن حکیم نے جو تجربات آلات تناسل کے تشریح ابدان کے بارہ میں کئے ہیں وہ مسائل مذکورہ بالا کے مخالف ہیں اُسکے بیانات کی

تصدیق ڈاکٹر ٹرال صاحب امریکن حکیم جو اپنی تشریح علم ابدان تناسل میں اس
طرح پر لکھتے ہیں کہ ڈاکٹر سکسٹ صاحب کی دریافت قانون تناسل جسکے بموجب نسل
کی تذکیر و تانیث پیدا ہوتی ہے بالکل صحیح و درست ہے۔ اُسنے اسکے چند تجربات خود کئے
اور مطابق ٹرال کی علم تشریح ابدان جو سکسٹ صاحب نے دریافت کیا کہ مرد کے خصیہ
راست سے اور عورت کے بیضہ دان راست سے نطفہ اور تخم جداگانہ پیدا ہوتے ہیں جنسے
پسر پیدا ہوتا ہے۔ اور طرف چپ کے خصیہ اور بیضہ دان سے دختر پیدا ہوتی ہے۔
ڈاکٹر ٹرال صاحب اپنی کتاب تشریح ابدان میں تحریر کرتے ہیں کہ بغرض دریافت
صحت قواعد سکسٹ صاحب کے ہمنے تجربہ بہت سے جانوران مثل کُتا۔ بلی وغیرہ پر
کیا۔ اُسنے ایک جوڑا نر و مادہ کا لیا۔ اور کُتے کا خصیۂ راست خصی کردیا۔ اور اُسکو کُتی
کے ساتھ رکھا۔ تو کُتی ہمیشہ مادہ بچے ہی دیا کرتی تھی۔ لیکن اُسنے اُسی کُتی کو دوسرے
کُتے کے ساتھ رکھا جسکے ہر دو خصیئین موجود تھے تو اُسکی نسل سے نر و مادہ بچے پیدا
ہوئے۔ پھر جبکہ ایک کُتی کا بیضہ دان جانب چپ نکالا ہوا تھا اُسکو اُس کُتے کے
ساتھ جسکا خصیہ راست خصی تھا رکھا تو کوئی نسل پیدا نہ ہوئی۔ پھر جب اسی کُتی کو
دوسرے کُتے کے ساتھ کہ جسکا خصیہ جانب چپ خصی تھا تو اُسکی نسل سے سب نر
بچے ہوئے۔ پھر جبکہ اُس کُتے کو جسکا خصیہ جانب چپ خصی تھا دوسری کُتیوں کے
ساتھ رکھا اُنکی نسل سے سب کے سب نر بچے پیدا ہوئے۔ پھر جبکہ دوسرے کُتے کو جسکا
خصیہ جانب راست خصی تھا دوسری کتیوں کے ساتھ رکھا تو اُسکی نسل سے کل
مادہ بچے پیدا ہوئے۔ علیٰ ہذا القیاس ڈاکٹر ٹرال صاحب نے بہت سے تجربات کُتوں بلیوں
اور دیگر جانوروں پر کئے اور اُنکا وہی نتیجہ نکلا۔

ڈاکٹر ٹرال صاحب کے مشاہدات سے امورات ذیل ثابت ہیں۔

(۱) خصیۂ راست سے نر کا بیج پیدا ہوتا ہے۔

(۲) خصیہ چپ سے مادہ کا بیرج پیدا ہوتا ہے۔

(۳) بیضہ دان راست سے نر کا تخم پیدا ہوتا ہے۔

(۴) بیضہ دان چپ سے مادہ کا تخم پیدا ہوتا ہے۔

(۵) خصیہ راست کے نطفہ کا بیضہ دان راست کے تخم کے ساتھ اتصال پانے سے نسل مذکر پیدا ہوتی ہے۔

(۶) خصیہ چپ کے بیرج کا اتصال ساتھہ بیضہ دان چپ کے تخم کے نسل مؤنث پیدا کرتا ہے

(۷) خصیہ راست کے نطفہ کا اتصال بیضہ دان چپ کے تخم کے ساتھہ یا خصیہ چپ کے نطفہ کا اتصال بیضہ دان راست کے تخم کے ساتھ کوئی حمل پیدا نہیں کرتا۔

پس تشریح ابدان کا یہہ قاعدہ کہ خصیہ راست سے اور بیضہ دان راست سے نطفہ اور تخم پیدا ہوتا ہے۔ جو تولید نسل نر کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ اور کہ جانب چپ کے خصیہ اور بیضہ دان سے جو نطفہ اور تخم پیدا ہوتا ہے وہ مادہ نسل کے پیدا کرنے کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ یہہ مقولہ سچ ہوگا۔ اور بیشک علوم کے مخالف بھی نہیں معلوم ہوتا۔ اور ڈاکٹر ٹرال جیسے حکیم کی سند پر ایک شخص بلا تامل یقین کر سکتا ہے کہ ڈاکٹر ٹرال صاحب صاحب نے یہہ بھی تحریر کیا ہے کہ عموماً وقت مجامعت کے ایک خصیہ اوپر چڑھ آتا ہے اس علامت سے یہہ ہوتا ہے کہ اُس خصیہ کا نطفہ اخراج پانے لگا ہے۔ اِس سے وہ نتیجہ نکالتا ہے۔ کہ اگر ایک مرد ہاتھ سے یا کسی دوسرے ذریعہ سے اپنے خصیہ راست کو خواہ شروع مجامعت میں یا اثناء مجامعت میں اُٹھاوے تو غالب قیاس یہہ ہے۔ کہ اگر حمل ٹھیر جاوے تو لڑکا پیدا ہوگا۔ اسیطرح سے اگر خصیہ چپ کو اُٹھاوے تو قیاس حمل پر لڑکی پیدا ہوگی۔ خصیتین کو انگل کے ذریعہ سے یا کسی کپڑے کی بندی سے کمر کے ساتھ باندھ سکتے ہیں۔

ڈاکٹر ٹرال صاحب نے اپنی کتاب میں یہہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ اُسنے اپنے کئی ایک دوستوں کو صلاح دی کہ اس طریقہ پر عمل کریں اور اُنہوں نے مطابق ہدایت کے عمل کرنے سے اپنی خواہش کے مطابق بچے پیدا کئے یعنے جب لڑکا پیدا کرنے کی مرضی ہوئی تو لڑکا پیدا کر لیا اور جب دختر کی ہوئی تو دختر پیدا کر لی۔ حمل کا پختہ یقین نہیں ہوسکتا جب تک کہ ایک مہینہ نہ گزر جاوے۔ اس اثناء میں عورت کو ہمبستر نہ ہونا چاہئے ایسا کرنے سے وہ حمل کی سلامتی کو مضبوط کرتی ہے۔ اگر حمل ٹھہر گیا ہو +

خصوصاً عورتوں میں ایک بڑا غلط خیال جاری ہے کہ حاملہ بیضہ کی تقویت اور پرورش کے لئے مجامعت درکار ہوتی ہے۔ اگرچہ حاملہ عورت کے لئے حمل سے ایک معیّن وقت کے پہلے مجامعت کرنا مضر نہیں ہے۔ لیکن یہہ لازمی بھی نہیں ہے برخلاف اسکے پہلے مہینے میں اکثر نازک اندام عورتوں میں ایسی مجامعت سے حمل ٹل جاتا ہے۔ اور بعد چھ مہینے کے مجامعت سے نہ صرف اسقاط کا خوف ہے بلکہ بڑی بڑی سخت بیماریاں عورتوں کو پیدا ہو جاتی ہیں بلکہ گاہے گاہے مردوں کو بھی۔

جو اشخاص مضبوط اور تندرست اولاد کے خواہاں ہیں اُنکو لازم ہے کہ حمل کے دوسرے اور چھٹے مہینے کے درمیان میں مجامعت نہ کریں۔ کیونکہ والدہ کی صحت وقت حاملہ ہونے کے بچہ کی صحت اور بدنی طاقت پر مؤثر ہوتی ہے۔ جو اُس کے رحم میں ہوتا ہے +

باب دوم

بعد بیان بناوٹ جسم اعضائے تناسل اور اُنکے بعض قوانین ضروری کے مؤلف
اب امراض تولید اعضاءِ مذکور کا بیان کرتا ہے جو امراض متعدی کی قسم سے نہیں
ہوتیں یعنے جو کسی باہر کے بیمار شدہ تخم کے فعل سے پیدا نہیں ہوتی بلکہ قانونِ قدرت
اور اعضاء تناسل کے فرایض کی عدم توجہی یا مخالفت سے پیدا ہوتی ہیں۔

فصل اوّل در بیان دنایم جلق

ہندوستان میں یہہ بدعادت بکثرت پھیلی ہوئی ہے۔ قوانیں اخلاقی اور مجلسی
جو اسملک میں جاری ہیں اور جو حالت تعلیم کی آجکل اس ملک میں ہے۔ اور خانہ خراب
افلاس جو باشندگان اس ملک کو ستا رہا ہے۔ سب کے سب ملکر اس بدخصلت کو ترقی
دے رہے ہیں۔ عموماً یہہ بدعادت سکولوں میں لڑکے ایکدوسرے سے دیکھ دیکھکر
سیکھ لیتے ہیں۔ لڑکا ابھی بالغ بھی نہیں ہونے پاتا۔ اکیلی جگہ اندر بیٹھکر لوگوں سے
چھپ کر بڑی خوشی سے یہہ عمل کرتا ہے۔ اور ایسا عجائیب طریقہ خود بخود حظ اُٹھانے کا
سیکھ کر اپنے دل ہی دل میں فخر کرتا ہے۔ لیکن وہ نہیں جانتا کہ اُس سے کس قدر
جسمانی اور ذہنی مصیبتوں کی ہجُوم اُسپر آنیوالی ہیں اور اُسکے جسم اور ذہن پر جلد
غلبہ پاکر اُسکو بدترین حالت میں ڈالنے والی ہیں جس سے وہ کسی جسمانی یا ذہنی کام
کے کرنے کے لائق نہیں رہیگا۔ نہایت افسوس کی بات ہے کہ **ہندوستان**
میں مدرسہ کے اُستاد کتابوں کا سبق دینا اور اُنکے معنی بتلانے کو ہی اپنا فرض سمجھتے
ہیں اور لڑکے کے چال چلن کی کچھ پرواہ نہیں کرتے۔ اسطرح بیچارہ بدقسمت لڑکا

جسکی پرواہ کسی کو نہیں ہوتی۔ اور نہ کوئی اُسکو روکتا ہے اس عمل بد کو کئے جاتا ہے حتیٰ
کہ وہ تباہی کے عین کنارے پر پہونچ جاتا ہے۔ بعض لڑکے اِسمیں اعتدال کو کام میں
لاتے ہیں۔ دوسرے نہایت بے اعتدالی کرتے ہیں۔ ایک **نوجوان** صوبہ مغربی و شمالی
کے کالج میں پڑھتا تھا۔ جب وہ میرے معالجہ میں آیا۔ تو اُسنے مجھکو کہا کہ میں بدعملی کو
تین دفعہ ایکدن میں کیا کرتا تہا۔ دوسرے نے بیان کیا کہ جب تک میں راتدن میں چھ
دفعہ جلق نہ کروں۔ تو مجھکو صبر نہیں آتا تہا۔ یہہ نوجوان اس عمل بد سے جنون اور فالج
میں مبتلا ہوکر چند ماہ بعد جان بحق ہوگیا۔ جلق سے جو نقصان انسان کے جسم اور
صحت کو ہوتے ہیں اُنکی تشریح بیان نہیں ہوسکتی۔ کل جسم کمزور اور ضعیف ہوجاتا ہے
اُسکے رنگ کی سُرخی زردی میں متبدل ہوجاتی ہے۔ اس غیر طبعی اور بے اعتدال
اخراج منی سے مغز بہی کم ہوجاتا ہے۔ نوجوان میں وہ تیزی ذہانت اور حوصلہ نہیں رہتا
جس سے وہ کسی کام جسمانی یا ذہنی کے کرنے کے قابل ہو۔ اُسکا دماغ کمزور اور بیمار ہوجاتا
ہے۔ اُسکا حافظہ بہی نہیں رہتا ہے۔ اور اُسکی سمجھہ بالکل ناکاری ہوجاتی ہے۔ وہ کسی
محفل میں جانے سے شرم کرتا ہے۔ خصوصاً عورتوں کی محفل سے بالکل متنفر ہوتا ہے۔ وہ
ڈرتا رہتا ہے اور چوروں کی طرح اپنے آپ کو خود کردہ افعال کا مجرم سمجھہ کر خود بخود پشیمان ہوتا
ہے۔ اسپر اکتفا نہیں ہے۔ اگر وہ ہٹ سے اس مکروہ عادت کو کئے جاتا ہے تو بہت سی
بہاری بیماریوں میں مبتلا ہوجاتا ہے۔ اُسکا دِل شہوت جلق کا ایسا مغلوب
ہوجاتا ہے کہ اُسکا ارادہ اُسکے افعال پر قادر نہیں رہتا۔ وہ اس بدعادت سے پرہیز
کرنا چاہتا ہے لیکن کر نہیں سکتا۔ اُسکو ضبط ہوجاتا ہے اور دُنیا کی کل بیماریاں اپنے
جسم میں بہری ہوئی تصوّر کرتا ہے۔ قبض اور بدہضمی یکے بعد دیگرے حائل ہوتی ہیں۔ اور
بیمار اپنی حالت کو مایوس سمجھتا ہے۔ بعض میں جنوں یا مخبوط الحواسی بہت بڑھ جاتی ہے
اور گاہے گاہے موت بیمار کو اس عذاب سے مخلصی دیتی ہے۔ اعضائے مجامعت چنپر جبھی

عمل کیا جاتا ہے بہت بیمار اور کمزور ہوجاتا ہے۔اس غیرطبعی اور ناشائستہ حرکت سے آلت کے خیزش والے پٹھے نقصان پذیر اور سست ہوجاتے ہیں۔اور خیزش کی طاقت بالکل مفقود ہوجاتی ہے۔نامردی آجاتی ہے۔اور آلت اور خصئتین سکڑ کر کمزور اور سست ہوجاتے ہیں اس پر بھی اکتفا نہیں ہے خصئتین کمزور ہوجاتے ہیں اور جریان منی نہایت خوفناک حالت میں موجود ہوکر روز بروز مریض کو زیادہ کمزور اور دق کرتا ہے۔

جب ہمنے اپنی طبابت جاری کی تو ایک **نوجوان** ہمارے پاس آیا جو اس مرض کا مبتلا تھا اور جسکا حال اسجگہ بیان کرنا خالی از منفعت نہ ہوگا۔ہم اسکا **حال** بہت مختصر بیان کرینگے جیسے کہ اسنے ہمکو سنایا تھا۔یہ جوان بیس برس کی عمر میں ہمارے پاس آیا اور تیرہ ۱۳ سال کی عمر میں اسنے اس عمل بد کو شروع کیا تھا۔سترہ ۱۷ سال کی عمر تک پورے پانچ سال وہ عمل بد میں مصروف رہا۔یہ نہیں جانتا تھا کہ اس سے کیسے برے نتائج پیدا ہوتے ہیں۔اٹھارہ برس کی عمر میں اسنے معلوم کیا کہ اسکا ذہن کمزور ہوگیا ہے اور حافظہ میں خلل آگیا۔اور اپنا سبق یاد نہ کرسکا۔اسکے رفقاء نے بھی معلوم کیا کہ اس کا جسم دن بدن زرد اور لاغر و کمزور ہوتا جاتا ہے۔وہ ایسا بے حوصلہ ہوگیا کہ اسمیں کسی کام کے شروع کرنے اور ختم کرنے کی جرأت نہیں پڑتی تھی۔وہ اپنی حالت پر کسی قدر متاسف تھا لیکن یہ نہیں جانتا تھا کہ اسکی اپنی بدعملی کا یہ پھل ہے۔ہر روز ایک یا دوبار اس بدعمل کی مشق کرتا رہا۔گاہے گاہے وہ معلوم کرتا تھا کہ بلا خیزش کے انزال ہوگیا لیکن جب اسکی شادی ہوئی اور **دلہن** گھر آئی تب تو اسکے ہوش کے طوطے اڑ گئے اور اسکا خوف و فکر دوچنداں ہوا جبکہ اسنے معلوم کیا کہ وہ بالکل نامرد ہے اور ہم بستری کے ناقابل ہے۔اسوقت یہ **جلق کا شہید** معالجہ طبی کا خواہاں ہوگیا۔اور پہلی دفعہ اسنے معلوم کیا کہ اسکی جسمانی اور ذہنی صحت کو اسی بدعملی کی بدولت نقصان پہونچا ہے جسمیں وہ چند سال تک بلاناغہ مشغول رہا ہے۔اسدن وہ اس عادت سے پرہیز کرنیلگا

لیکن اُسکو بالکل چھوڑ نہ سکا۔ حتیٰ کہ جب وہ ہمارے پاس آیا اُسوقت وہ مہینہ میں ایکدو
دفعہ کیا کرتا تھا۔ اب وہ بخوبی جاننے لگا کہ اِس عادت نے اُسکی صحت کو تباہ کر دیا ہے
وہ سخت پشیمان تھا۔ لیکن اس غیر طبعی ناشائستہ عادت کا اسقدر مطیع ہوگیا ہوا تھا کہ
اُسکو اپنے پر قابو نہیں رہا تھا۔ وہ چند طبیبوں اور ڈاکٹروں کے پاس گیا۔ لیکن کچھ
فائدہ نہ ہُوا۔ ہم اسجگہ پر اُس **طریق** کا بیان کرتے ہیں جسپر عام طبیب لوگ علاج
بامفید کرنیوالے ڈاکٹر لوگ اس مرض کا معالجہ کیا کرتے ہیں۔ ڈاکٹر لوگ تو ایسی حالت
پر بہت کم توجہ کرتے ہیں۔ اِسکی وجہ یہہ ہے کہ ایسی حالت کی امراض کے لئے اُنکے پاس
بہت کم دوایاں ہیں۔ اگر وہ کچھ توجہ بھی کریں۔ تو وہ برمائیڈ اُف پُٹیشیم اندر کھانے کو
دیتے ہیں۔ اور خیز رش انگیز دوایاں عضو تناسل کے اوپر باہر کیطرف سے لگانے کے واسطے
دیتے ہیں۔ اور مریض کو اکثر کہتے ہیں کہ وہ دِل اور خیالات کو قابو میں رکھے۔ لیکن افسوس
کی بات ہے کہ **بیمار** جبکا دل پہلے سے کمزور ہو چکا ہے۔ اُسپر قابو کیونکر رکھ سکتا ہے۔ بخلاف
اِسکے حکیم لوگ مریض کے پیٹ کو مقوّی ادویات سے بھر دیتے ہیں۔ اور بیماری کی قسم
اور باعث دریافت کرنے کی کچھ پرواہ نہیں کرتے۔ حتیٰ کہ مریض زیادہ بیمار ہو جاتا ہے
اور اُسکی مقوّیات سے متنفّر ہو کر اُسکا علاج چھوڑ دیتا ہے۔ نہایت **افسوس کی بات**
ہے کہ اعلیٰ درجہ کے ڈاکٹر بھی ایسی بیماریوں کا علاج دل لگا کر نہیں کرتے۔ جنپر میری
دانست میں سب سے عمدہ ہُنر اور توجّہ اور ہمدردی درکار ہے۔ اب **اُس مریض کا حال**
سُنئے اُسکا مرض بڑھتا گیا اور ڈاکٹر اور حکیم اُسکی بیماری کا علاج نہ کر سکے جب وہ ہمارے
پاس آیا تو اُسکی عمر بیس سال کی تھی کہنے لگا کہ اس بیماری نے مجھکو بہت دِق کیا ہے اور
زندگی کو وبال سمجھتا ہُوں۔ اگر اب کے دفعہ رضی نہ ہُوا تو کچھ کھا کر مر جاؤنگا۔ یہ میرا آخیر علاج ہے
ہمنے اُسکی بہت دلجمعی کی اور اُسکو تسکین اور دلاسہ دیا کہ بہت جلد تندرست ہو جاویگا
جب وہ ہمارے پاس آیا تو بالکل نامرد تھا۔ اور رات میں اور دن میں بھی اُسکو احتلام

ہوجایا کرتا تھا۔ اُسکے معدہ میں فتور تھا اور اُسکے ہاضمہ میں قصور تھا وہ بخوبی کہا نہیں سکتا تھا نہ اُسکو ہضم کرسکتا۔ اکثر قبض کی شکایت رہتی تھی۔ اُسمیں طاقت نہیں رہی تھی کہ عرصہ تک چل پھر سکے یا گفتگو کرے یا کوئی دوسرا کام کرتا رہے۔ وہ اکثر اپنے تئیں غمگین اور اوداس دیکھتا تھا۔ وہ مردوں کی صحبت سے متنفر تھا اور عورتوں کے سامنے جانے سے شرم کرتا تھا۔ قریباً ہرایک رات اُسکو انزال ہوجاتا تھا اور صبح کے وقت اپنے تئیں کمزور اور بدتر پاتا تھا۔ اگر پانچ منٹ تک کسی کتاب کا مطالعہ کرتا۔ تو ایسی حالت میں ہوجاتا جسکی برداشت مشکل ہوتی۔ اگر کبھی ایک یا دو صفحہ کسی کتاب کے پڑھ بھی لیتا تو فوراً سر میں درد اور آنکھوں میں اندھیری چھاجاتی ضعف اس قدر تھا کہ چلنا پھرنا بھی اُسکو وبال تھا۔ اُسکی حالت بہت دردناک تھی جو کوئی سنتا تھا رحم کھاتا تھا۔ پہلے ہمنے اُسکے ذہن کی بیماری کا علاج کرنا شروع کیا۔ اور اُسکی مزاج میں اوداسی ہوگئی تھی اُسکو دور کیا اور ناشایستہ حرکت کی رغبت کو رفع کیا۔ پھر ہمنے اُسکے ہاضمہ کی درستی کے واسطے دوا دی۔ اور آخرالامر اُسکو عورت کے ایک ہی بستر پر سونے کا حکم دیا۔ خواہ اُسکو شہوت ہو یا نہ ہو۔ اور اُسکے ساتھ ہی سرعت انزال کے روکنے والی دوایاں استعمال کرائیں۔ جب انزال بند ہوا تو اُسمیں شہوت پیدا ہوئی اور تین مہینے تک عورت کے ساتھ خالی سونے کے بعد اُسنے شادی کی تکمیل کی جس سے اُسکو نہایت ہی خوشی اور نعمتِ غیر مترقبہ حاصل ہوئی۔ اگرچہ پہلے پہل تو کمزوری تھی۔ لیکن رفتہ رفتہ اُسکے ذہنی۔ جسمانی اور عضو تناسل کی صحت میں ترقی ہوتی گئی اور وہ پھر تنومند۔ تندرست اور طاقتور نوجوان بنگیا۔ اب ہم سنتے ہیں کہ اُسکے دھرم پتنی سے تندرست اور صحیح و سالم لڑکا پیدا ہوا ہے۔

پس نوجوان لوگ اُسکی تکلیف اور دیگر تکالیف کو پڑھ کر جنکا ذکر پہلے ہوچکا ہے عبرت پکڑیں اور اس ناشائستہ حرکت سے باز رہیں جسکے نتایج اسقدر خراب اور دردناک

ہیں جسم اور ذہن کی طاقت کو برباد اور تباہ کرنیوالے ہیں +

علاج - اِس خانہ خراب جلق کی اسقدر قباحتوں کی شرح کرنے کے بعد ہم اُسکا علاج بھی بتلاتے ہیں - نوجوان جو اس کمبخت عادت کا عادی ہوگیا ہو اُسکو چاہیے کہ سب سے اوّل فوراً اس عادت بد کو ترک کرے - اگر اُسکو اپنے افعال پر قابو نہ ہو تو مفصلہ ذیل ادویہ استعمال کرے - کلکیئریا - چائینا - فوسفورس - پلیٹنم - سلفر - اگر ساتھ ہی بدہضمی ہو تو حسب ذیل دوایاں استعمال کریں - اپی کاکوانیاہ - لائی کو پوڈیئم - پلسیٹلا - برائیونیا - اور کھانے کے وقت پیپ سن پورسی - جسکی خوراک پانچ سے دس گرین تک ہے - قبض کے واسطے نکس وومی کا - پلسیٹلا - ہائڈرئیس ٹس - استعمال کرنے چاہیے - نروس ڈبلیٹی کے واسطے - وتھانیا سومنی فیرا - کا عطر دس قطرہ ایک خوراک میں مفید ہے جریان منی کے واسطے اگر طاقت مجامعت باقی ہو - تو مجامعت عمدہ اور قدرتی دوا ہے اور دیگر اقسام کے جریان منی اور نامردی کے علاج اُنکی مختلف فصلوں میں تفصیل وار درج ہیں -

مریضوں کو چاہیے کہ جتنی جلد ہو سکے کسی تجربہ کار حکیم کا علاج کرنا شروع کر دیں خواہ اُنکے پاس جاکر خواہ بذریعہ خط و کتابت کے - اگر کوئی ایسا طبیب اُس مقام میں نہ ہو لیکن یہ یاد رہے کبھی ان پڑھ نیم حکیموں کی دواء میں نہ آجانا - ایسے نیم حکیموں کو مریض کی تندرستی کی پرواہ نہیں ہوتی اُنکو صرف روپے سے کام ہوتا ہے +

فصل دوم - ذمائم کثرت جماع

اِس ملک میں کثرت جماع سے بہ نسبت کم عمری کے شادی کرنے کے زیادہ نقصان ہوتا ہے - ہندوستان کے بعضے حصوں میں بچپن کی شادی تو برائے نام ہے کیونکہ

اگرچہ لڑکے اور لڑکیوں کی بچپن میں شادی کیجاتی ہے تو بھی اُنکو اکٹھے رہنے کی اجازت نہیں ملتی جبتک کہ ایک اور رسم شادی کی نہ کیجائے اور یہہ رسم جبکہ دو نو سنِ بلوغ کو پُہنچ جاتے ہیں کیجاتی ہے۔ ہندوستان میں جوان جنکی نئی شادی ہوتی ہے کثرتِ جماع میں اسقدر گرتے ہیں کہ جنکے بیان سے انگریزی ڈاکٹر حیران ہوجاٹینگے۔ میرے تجربہ میں صدہا طالب علم اور دوسرے نوجوان آدمی جو کمزوری بدن یا دہات سے مبتلا تھے آئے جنکی زبانی یہہ معلوم ہوا کہ ہر ایک دن میں تین یا چار دفعہ جماع کرنے کے عادی تھے اور لگاتار مہینوں اور سالوں تک۔ بعضوں نے یہاں تک بیان کیا کہ اُن کو چھ یا سات دفعہ دِنمیں جماع کرنے کا موقعہ ملا۔ جوان آدمی نوجوانی کی طاقت میں بے پرواہی سے اپنے فعلوں میں مشغول رہتے ہیں اور اُسکے نتیجہ کی ذرا بھی پرواہ نہیں کرتے۔ لیکن کم وبیش عرصہ میں اُنکی بے پرواہی کی سزا اُنکو ملجاتی ہے۔ کیا ایسی بیش قیمت چیز جیسے کہ منی ہے یک لخت خرچ کردینی بیوقوفی نہیں ؟ جو کہ ساٹھ یا اسّی قطرہ خون سے ایک قطرہ بنتا ہے۔ میرا یہہ مطلب نہیں ہے کہ کوئی آدمی جماع سے بالکل پرہیز کرے کیونکہ اس سے صحت پر بھی اثر پہنچتا ہے۔ مگر جسقدر کہ طاقت ہو اُسی قدر مصروف ہونا چاہئے۔ **انگلنڈ** میں اچھے اور دانا آدمی ہفتہ میں دو دفعہ سے زیادہ نہیں کرتے۔ ساتھ ہی اُسکے وہ بہت طاقتور اور باطریقہ ۴ دفعہ ایک دن میں غذا کھاتے ہیں۔ لیکن ہمارے ملک کے غریب آدمی جنکی خوراک سوائے چاول دال اور گندم اور نباتات کے نہیں ہوتی اور وہ بھی صرف دو دفعہ دن میں۔ تو اُنکی اسقدر بیوقوفی ہے کہ دِن میں چار دفعہ کرنے سے اُس زندگی دینے والے مادّہ کو خشک کردیتے ہیں جو اگر بچ رہتا تو اُس سے صحت اور طاقت اور خوبصورتی اُنکے جسم کی بڑھتی۔ اگر صرف جوان آدمی اِس بامقدار خرچ کرنے منی کو اور اُسکی ضرورت کو سمجھ لیویں تو بہت ہی جلدی دُبلی اور پنجر جیسی شکلیں جس سے تمام ہندوستان کے شہر بھرے ہوئے ہیں نظر نہ آوینگے

والدین کی بے پرواہی کہ برابر کے طاقتور بچوں کا جوڑا قایم نہیں کرتے ہیں۔اس سے کمزور طرف کو بہت نقصان پہنچتا ہے۔**ہندوستان** میں بموجب رسومات ہندوستان کے جبتک کہ اُنکی واقعی شادی نہوجائے۔دُلہا اور دُلہن آپس میں کسی کو نہیں پہنچتے یہہ انتخاب اور انتظام صرف والدین اور گورو فریقین سے جنکی شادی ہوتی ہے کیا جاتا ہے۔ایسی حالتوں میں اگر عورت خاوند سے کمزور ہے یا خاوند عورت سے تو کمزور طرف کو ضرور ہی بیقدر جماع کرنے سے نقصان پہنچیگا۔اور یہہ کمزور کے واسطے کثرت ہے اگرچہ زور والے کے واسطے نہیں۔اس بیقدر جماع کا نتیجہ تہوڑے ہی عرصہ میں سُستی نسوں اور پٹھوں اور نامردی اور جریان اور بدہضمی اور دماغ کی کمزوری پیدا نظر آتے ہیں۔جوان آدمی کو یہہ دل میں یاد رکھنا چاہئے کہ اگر اُنکی یہہ خواہش ہے کہ شوق جماع بہت دیر تک رہے تو اُنکو اعتدال سے چلنا چاہئے۔اور یہی ٹھیک ضمانت ہے کہ بڑی عمر میں یہہ شوق جماع اور طاقت قایم رہے۔کثرت جماع سے صرف جسم کے پٹھے ہی کمزور نہیں ہوجاتے بلکہ قوت روحانی میں کمزوری ہوجاتی ہے اور اس سے عمر کم ہوجاتی ہے۔جماع کی تعداد اور وقت مقرر کرنا بہت مشکل ہے مگر جہاں تک صحت کو نقصان نہ پہنچے کرنا چاہئے۔کیونکہ ہر ملک کی آب وہوا اور ہر ایک شخص کی طاقت پر منحصر ہے۔بعضے آدمی اسقدر طاقتور ہیں کہ وہ بغیر کسی نقصان صحت کے ہر روز ایکدفعہ کرسکتے ہیں۔بعضے ہفتہ میں ایکدفعہ کرنے سے کمزور ہوجاتے ہیں۔ہندوستان میں جہاں کی آب وہوا بہ نسبت انگلنڈ کے گرم ہے۔معمولی اچھی طاقت کا آدمی تین دفعہ ہفتہ میں بغیر نقصان کے کرسکتا ہے +

معالجہ

سُستی اعضا کیواسطے عضو کو آرام دینا ضروری ہے یعنے جماع بالکل کچھہ عرصہ تک

چھوڑ دینا چاہئے۔ اور ٹانک یعنے طاقت والی چیزیں مرکبات فولاد۔ نکس وامیکا فاسفورس دینا چاہئے۔ کرچی کا مرکب۔ فاسفورس کی گولیاں مناسب علاج ہے۔ نامرد اور جریان کیواسطے انکا باب دیکھو۔ اٹرو ویدک۔ ٹرینیولس۔ ٹرسٹریز۔ سکونا۔ پرورٹینیز بٹیلس۔ پینی کو لیٹس۔ سستی پٹھوں اور خرچ شدہ منی کیواسطے بہت مفید ہے۔ دماغ کی کمزوری اور خلل کیواسطے ذیل کی دوائیاں استعمال کرنی چاہییں۔ موشیکس۔ پلیٹینا نکس وامیکا۔ فاسفرس۔ اگنیشیا +

فصل سوم۔ لواطت کی خرابیاں +

افسوس کہ یہہ بے قدرتی حرکت بہت زیادہ تر اس ملک کے بعض بعض شہروں میں پھیلی ہوئی ہے۔ باوجودیکہ اسکے واسطے قانون کی بھی بہت سختی ہے۔ جو لوگ اس کام میں پڑجاتے ہیں وہ عورات کی محبّت اور اشتیاق کو کھو بیٹھتے ہیں۔ بہ سبب اسکے نہ کہ وہ سوزاک ہی میں مبتلا ہوتے ہیں بلکہ عضو تناسل اور پٹھوں کی کمزوری کے ہوجانے سے اپنی قوت باہ کو بھی کھو بیٹھتے ہیں اور نامرد ہوجاتے ہیں۔ خواہ یہہ حالت کچھہ دنوں کے بعد اپنپر طاری ہوتی ہے +

یہہ ناشائیستہ حرکت اسکے اختیار کرنیوالے کی تندرستی کیواسطے نہایت ہی مضر ہے بلکہ بہت سی تکلیفوں اور سخت مرضوں تک پہنچانیوالی ہے۔ یہہ بھی جلق کی طرح اکثر سکولوں میں ہی سیکھی جاتی ہے۔ اسکو خوفناک اور بد سمجھنے کے لئے یہہ کافی ہے جو کہ کہا گیا ہے کہ یہہ سوزاک اور نامردی وغیرہ کی سخت مرضوں کو پیدا کرتی ہے۔

معالجہ

سوزاک کے واسطے جو کہ اسمیں ہوجاتا ہے بعینہ وہی علاج ہے جو کہ عورت مبتلا اس

مرض کے ساتھ صحبت کرنے سے ہوتا ہے۔ واسطے **نامردی** کے وہ دوائیں اور علاج ہونا چاہئے جوکہ اعضائے تناسل کو مضبوط اور پٹھوں کی خراب شدہ حالت کو درست کرنیوالی ہو اور یہہ فصلِ نامردی میں دیکھنا چاہئے +

فصل چہارم۔ بُرائیاں روکنے شہوت جماع کی

شہوت جماع کا ایکدم جوانی کے ہونے کے بعد روکنا اکثر سخت امراض پیدا کرتا ہے ہر ایک جزو عضو بدن کا قدرت سے متحرک پیدا کیا گیا ہے۔ اگر ہاتھ بیحرکت رکھا جائے۔ تو وہ سوکھ جائیگا اور ناکام ہو جائیگا۔ ایسا ہی آنکھ اگر ایکدم بند کرکے رکھی جاوے تو ضرور کچھ مدت بعد بصارت جاتی رہیگی۔ اور ایسی ہی حالت اعضائے تناسل کی ہے۔ میں دو جوان آدمیوں کی بابت جانتا ہوں جنہوں نے کہ اپنے اُستاد سے سُنکر کہ شہوت جماع کو روکنا بہت اچھی بات ہے۔ اس بات پر اُنہوں نے اپنے شوق اور لذت جماع کو نہایت ہی بہادری سے ضبط کیا۔ مگر نتیجہ اُسکا یہہ ہوا کہ کچھ دنوں کے بعد وہ بیچارے دونو دوست جبکہ اُنہوں نے اپنی بیویوں کے ساتھ ہم بستر ہونا چاہا اپنے آپ کو نامرد پایا۔ ایک جوان اُن میں سے میرے علاج میں آیا۔ پس وہ قریباً چار ماہ میں صحت یاب ہوگیا۔ اور دوسرا کہ جس نے بسبب کسی کام کے شہر کو چھوڑ دیا نا معلوم اُسکا کیا حال ہُوا۔

شہوت جماع کا روکنا سخت حالات پیدا کرنے میں کثرت جماع سے کچھ کم نہیں ہر **واگ بھٹ** ہندوستان کا ایک قدیمی طبیب اپنی تصنیف میں اِسکی **خرابیاں** یہاں تک لکھتا ہے کہ اِسکے ایکدم چھوڑ دینے سے **جنُون** بھی پیدا ہو سکتا ہے۔ ایک آدمی کی بابت مَیں جانتا ہوں جوکہ رہنے والا ممالک مغربی اور شمالی کا تھا اور پاگل ہوگیا تھا

سنتے ہیں کہ سوائے اسکے کہ کوئی سبب پاگل ہونے کا نہ پایا۔ کیونکہ وہ اور سب طرح سے مضبوط اور تندرست اور نوجوان آدمی تھا۔ بہت روز تک اور یک لخت روکنا شہوت جماع کا بدہضمی۔ خفقان دل۔ قبض شکم۔ سستی بدن۔ درد سر و ثقل سر۔ دوران خون۔ بطرف سر پیدا کرتا ہے۔ غنودگی۔ پژمردگی دل۔ کمزوری اعصاب۔ ضعف باہ۔ استرخائے خصیتین و قضیب اور آخرش ہو جانا جریانِ منی کا جو کہ انسان میں بہت ہی خراب بیماری ہے۔

یہہ کوئی ضروری نہیں ہے کہ مذکورہ شدہ خطرناک حالت میں سب کے سب ہو جاتے ہیں اور یا تمام آدمیوں کو جو کہ ایکدم رکاوٹ سے رہتے ہیں۔ بعضے تو اتنا تکلیف اُٹھاتے ہیں کہ وہ اپنے روزمرّہ کے کام میں ہی ناکام ہو جاتے ہیں۔ اور اپنی زندگی کو بڑی مصیبت اور تکلیف کے ساتھ بسر کرتے ہیں۔ اور بعض کو اتنا کم اثر ہوتا ہے کہ وہ اِسکی کچھ پرواہ ہی نہیں کرتے اور نہ اُنکے روزمرّہ کے کاروبار میں کسی طرح کی رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔ اور نہ کوئی سخت تکلیف دہ حالت اُن پر طاری ہوتی ہے +

علاج۔ واسطے جریان منی اور دوسری اغراض کے ماسوائے نامردی کے قدرتی علاج کسی قدر صحبت کرنا ہے۔ جو کہ نہایت ہی فائدہ مند علاج ہے۔ نامردی کے واسطے اُسکی فصل میں دیکھنا چاہئے۔

فصل پنجم (۵) ۔ دربیان جریان منی

اب میں ایسی سخت تکلیف دہ آفت پیدا کرنے والی بیماری جو کہ سب بیماریوں انسانی سے زبون تر ہے شروع کرتا ہوں۔ جریان خارج ہونا منی کا ہے بغیر خواہش

اور ارادہ کے راز کو یاد ن کو پیشتر تحقیق کرنے اور معلوم کرنے لیلی منڈ سے یہہ مرض یورپ کے طبیبوں نے بطور مرض کے نہیں جانا گیا تھا مگر ہندوستان کے طبیبوں سے یہہ مرض ہزاروں برس سے پوشیدہ نہیں ہی - باوجودیکہ اسوقت ہی ایسی سخت مرض کو یورپ کے مشہور طبیبوں سے بہت کم عذر کیا گیا ہے اور یہہ ایک بڑا اچھا سبب مکار طبیبوں کی تجارت کیواسطے ہے تاکہ اپنی واہیات دوائیوں سے بچارے غریب مریضوں کا روپیہ اور زندگی کا شکار کرتے ہیں جنکی کہ صحت کی کچھ پرواہ نہیں کیجاتی -

یہہ صرف مکار طبیبوں کے لئے ہی نہیں ہے بلکہ اخبار نویسوں کے واسطے بھی جنہوں نے کہ ایک تجارت ہی کھولدیا ہے جوکہ اپنے کاغذ کی قیمت سے زیادہ تر واہیات دوائیوں کی قیمت چھاپنے میں فائدہ اُٹھالیتے ہیں - مجکو بہت سے ایسے مریضوں سے اتفاق پڑا جو نہ صرف روپیوں سے ہی محروم کئے گئے تھے بلکہ ایسی سنگدلی سے اُن مکار طبیبوں سے اُنکے علاج کئے گئے کہ اُنکی تندرستی میں بھی نقصان پہنچ گیا - اس سببسے اور بیماری کے نہایت سخت اور نقصان دہ ہونے کے سببسے اور نیز اسکے بہت پھیل جانے کے باعث سے ہم لوگوں کو ایک خاص نظر سے غور کرنا چاہئے - جتنے شائستہ ملک ہیں اس تکلیف دہ اور کمزور کرنے والی بیماری سے مبتلا ہیں - اور ہندوستان بھی اس سے مستثنیٰ نہیں ہے - مَیں خیال کرتا ہوں کہ انگلینڈ یا یونائیٹڈ سٹیٹز کی بہ نسبت ہندوستان میں اسکے پیدا ہونے اور بڑھنے کا زیادہ سبب ہے - اس ملک کے آدمی اپنی زندگی کے کسی نہ کسی وقت میں پانچ میں سے چار حصے سے کم نہیں ہیں جوکہ اس بیماری کے پنجہ میں نہ پھنستے ہوں - یہہ بیماری پہلی رات میں منی کے خارج ہونے کے ساتھ شروع ہوتی ہے - جوکہ شروع میں اکثر جلد نہیں بڑھتی ہے - جبکہ انسان کسی صورت کا یا خاصکر عورت کا خواب دیکھتا ہے - جس جس قدر کہ مرض بڑھتی جاتی ہے اُسی قدر اخراج منی کا زیادہ ہوتا جاتا ہے - مگر جب کبھی وہ اتفاقاً وہ صورت دیکھتا ہے کبھی تو وہ منی کے خارج ہونے

جاگ اُٹھتا ہے۔ اور کبھی وہ صبح کے وقت کپڑے کو نمدار دیکھکر یا تکلیف اور تھکاوٹ سے جس سے
کہ وہ اپنے آپ کو مبتلا پاتا ہے جان لیتا ہے۔ نہ کہ صرف رات ہی کو بلکہ دن کو بھی اخراج
ہوجاتا ہے پاءخانہ کے ساتھ۔ اور کبھی کبھی اُسکو معلوم ہوتاہے کہ پیشاب کے راستے میں سے
کچھ ٹپک رہا ہے۔ اور کبھی کبھی منی پیشاب کے ساتھ ملا ہوا نکلتا ہے جوکہ خوردبین کے ساتھ
دیکھنے سے معلوم کیا جاسکتا ہے۔ اور آخیر میں جبکہ بیماری اپنے پورے درجے کو پہنچ جاتی
ہے تھوڑی سی حرکت یا لذتِ جماع کا خیال منی کے خارج ہونے کے لئے کافی ہوتا ہے
حالتِ جسمی اور مزاجی اُس شخص کی جوکہ اس بیماری سے مبتلا ہے افسوس۔ رحم اور
خیرخواہی سب آدمیوں سے چاہتی ہے۔ بہ سبب بے انداز اور زیادہ منی کے خارج ہونیکے
بیچارہ مریض بہت کمزور۔ اور پست ہمت ہوجاتا ہے اور بہ سبب دور ہونے مادہ رگوں
اور پٹھوں کے دبلا ہوجاتا ہے اور بہ سبب دور ہونے قوت اور نشوونماءِ بدن کے وہ
کافی مضبوط اور ہمت والا نہیں رہتاہے اور اُس سے کوئی بدنی یا عقلی کام نہیں ہوسکتا
اور دماغ اتنا کمزور ہوجاتا ہے کہ تھوڑا سا سوچنا سردرد اور دوسری تکالیف پیدا
کرتاہے۔ طاقت سوچنے اور قصد کرنے کی تو بالکل کھو بیٹھتا ہے۔ ہائپوکینڈریا۔ سوءِ ہضمی
اور قبض شکم اکثر اس بیماری میں مریض کو تکلیف دیتی ہیں۔ اور وہ اپنی بیماری کو
بہت خراب طرح سے سوچتا ہے اور اسکا باربار افسوس کرنا بیماری کو اور بیماریکی سختیکی
کو زیادہ کرتاہے۔ اور آرام ہونے کے راستے کو برباد کرتاہے۔ اس عجیب حالت کے ساتھ
وہ اپنے دل کو ایک ایسی بگڑی ہوئی حالت میں لگاتا ہے کہ وہ کسی طرح سے اپنے دل کو
کسی خوشی اور آرام دینے والے کام کیطرف موڑ نہیں سکتا اور اگر اسکے ساتھ خفقانِ دل
اور نامردی بھی ہوجاوے تو اُسکے سب فکر اور تکالیف دس گنا بڑھ جاتے ہیں۔

سٹر ہیرل اینی میا یعنے **مغز کا کمزور** ہوجانا ایک قابل بیماری اور **لقوہ** جوکہ ایک
نہایت خراب بیماریوں میں سے ہے جوکہ زندہ انسان کو مانند بیجان کے کردیتی ہے اکثر

انکے ساتھ آتی ہیں - تہوڑی بیماریاں ہیں جنمیں زندگی انسان کی اتنی بڑی بوجھہ معلوم ہوتی ہے - سبب اس نقصان وہ بیماری کا جو کہ بند کردیتا ہے بہت سے نوجوان آدمیوں کا چمکیلا آنیوالا دن - مگر بہت بڑھکے سبب اسکا جلق ہے - ایک کام انکا ناحق جس سے وہ بہت سی تکلیف اپنے اوپر لے آتے ہیں جو کہ بیان کیا جاچکا ہے - باب جلق میں اسکا بیان بہی کافی ہوچکا ہے اور نوجوان آدمیوں کے بچنے کے لئے اسکی خرابیاں کافی سے بھی زیادہ بیان کی گئی ہیں مگر ایک چیز اور ہے جو کہ یہاں بیان کرنی ضروری ہے **وہ یہہ ہے** کہ والدین اور اُستادوں کو ہمیشہ اُنکے دیکھنے اور روکنے اور پکڑنے اپنے شاگردوں اور لڑکوں کے لئے خبردار رہنا چاہئے - اس بُرے کام میں ملنے سے اور اُنکو اس بُری عادت کی خرابیاں بیان کرکے سُنانے سے شرم نہ کرنی چاہئے - کیونکہ اگر ایسا نہ کیا جائیگا تو ایسا بُرا کام ٹھیک طرحسے بند نہیں ہوسکتا ہے - دوسرے اسباب اس **جریان** کے یہہ ہیں - (۱) کثرتِ جماع (۲) ترک جماع (۳) سوزاک کہنہ (۴) کرم معا (۵) سوءِ ہضمی (۶) سوءِ مزاج خصیتین اور ادعیہ منی کا وغیرہ وغیرہ - بہت سے ہلکے ہلکے اور بھی اسباب ہیں جو کہ زیادہ تر غور کرنے کے قابل نہیں ہیں کیونکہ انکا اثر بہی بہت خفیف اور تھوڑی دیر رہتا ہے - جیسا کہ خارج ہونا دہات کا بہ سبب سوزش کے ایک طرحکی رطوبت سے جو کہ جمع ہوجاتی ہے اُس چمڑے کے نیچے جو کہ سپاروں کے اوپر ہے - ایسی حالت یا تو خود بخود درست ہوجاتی ہے - یا اُس مریض کے پرواہ کرنے سے قضیب کے صاف کرنے میں اخراج منی کا رُک جاتا ہے

علاج - ایلوپیتھک طریقہ میں اس مرض کے لئے بہت تہوڑا علاج ہے استعمال برومائڈ آف پوٹے شیئم اور دوسری سرد کرنیوالی ادویہ کا ہی جو کہ بے فائدہ ہونے سے بھی خراب ہیں - داغ دینے کا علاج جو کہ لیلی منڈ سے ایجاد کیا گیا ہے اور اُسکی بہت تعریف کی گئی ہے یورپ میں مستعمل ہے - مگر یہہ اس بیماری کے واسطے اُن اوقات میں مفید ہے

جبکہ یہہ سوزش اور پرانا ورم پروسٹیٹک گلینڈ سیمینل ویسیکل یعنے خزانہ منی وغیرہ سے ہوئی ہو۔ اور کسی حالت میں مفید نہیں ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ قضیب پر بہت سی ذکر شدہ سببوں سے بھی پُرانا ورم پیدا ہو سکتا ہے مگر کسی صورت سے یہہ معلوم نہیں ہو سکتا ہے یا ثبوت کیا جا سکتا ہے کہ سب جریان کی بیماریوں میں ویسا ہی ورم ہوتا ہے۔ دوسرے یہہ خیال کرنا چاہئے جبکہ ہم سہل اور سریع التاثیر دوائیوں سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں تو کسواسطے ایسی تکلیف دہ اور خطرناک علاج کو استعمال میں لایا جاوے۔

ہوموپیتھک اور **بیدک** کی طبابت میں بہت سی عمدہ عمدہ دوائیاں اس بیماری کے واسطے مذکور ہیں۔

قدرتی اور بہت اثر پذیر علاج اُس جریان کیواسطے جو کہ جلق زدگی سے پیدا ہوا ہو جس حالت میں کہ مریض نامردنہ ہوگیا ہو جماع کا کم کرنا ہے۔ اور ہفتہ میں ایکدفعہ جماع کا کرنا اور کشادہ ہوا میں گھومنا اور ہلکی طاقت ور غذا کا کھانا بیمار کے ایسی مرض سے آرام پانے کے لئے اور پہلی خوشنما تندرستی کے پھیر لانے کے لئے کافی ہے۔ میں جانتا ہوں کہ بعض بعض طبیب اِسکے بہت برخلاف ہیں مگر میں افسوس کرتا ہوں کہ میں اِسکے اُلٹ رائے نہیں دیسکتا۔ کیونکہ ہمارے علاج میں مفید معلوم ہو چکا ہے۔ ہندوستان میں انگلستان سے بالکل اختلاف ہے۔ وہاں ایسی صلاح باوجودیکہ طبابت کے روسے دی جاتی ہیں مگر بیہودہ اور پاپ سمجھی جاتی ہیں۔ کیونکہ اکثر وہاں اس بیماری کے مبتلا نا کتخدا ہوتے ہیں۔ یہاں تو اور ہی بات ہے کیونکہ اسجگہ زیادہ تر لوگ بلوغت کے پہلے شادی کئے جاتے ہیں۔ جو کچھہ کہ بیماری اُنکی قوت باہ کے اعضاؤں میں حادث ہوتی ہے وہ بعد اُنکی شادی ہونے کے ہوتی ہے۔ اور جبکہ جماع اُن کو بطور علاج کے بتلا دیا جاتا ہے تو انکو اِسقدر دِقّت اور تکلیف اِسکے کرنے میں نہیں ہوتی جیساکہ یورپ کے مریضوں کو اُنکے ملک میں ہوتی ہے۔ جریان جبکہ پرہیز سے ہوا ہو تو

بہی قدرتی علاج بہ نسبت مٹیریا میڈیکا یعنے کتاب ادویہ سے مفید پایا جائیگا۔ مگر جب یہہ بیماری زیادتی جماع سے پیدا ہوئی ہو تو یہہ دوا ٹھیک نہیں ہو سکتی۔ ایسے موقعہ پر عقلمندی یہہ ہوگی کہ یک لخت جماع کو چھوڑ دیا جاوے اور اُن دوائیوں کو استعمال کیا جاوے جو کہ قوت کے پیدا کرنے والی ہوں جیساکہ کربی کا مرکب۔ فاسفرس کی گولیاں۔ ایک گولی فی خوراک دن میں تین دفعہ۔ ایسٹنس سرپ ایک ڈرام فی خوراک دن میں تین دفعہ تھوڑے سے پانی میں ملاکر یا ایسنس وٹا ایٹا سونمنی فیرا کا دس بوند تھوڑے سے پانی کے ساتھ دن میں تین دفعہ۔ جبکہ بیماری بہ سبب **کرم امعا** کے ہوئی ہو۔ تو سینٹنا۔ سائیکو ماپردوسیا سینٹونائین۔ بیماری کو کیڑوں کے خارج کرنے سے فائدہ مند ہونگی۔ اگر **جریان** بہ سبب **سوزاک** کے ہو تو سبب موجبہ کا علاج کرنا چاہئے۔ یا امراض حادثہ کا۔ اگر اتنے پر بھی اخراج منی کا بند نہ ہو تو عام علاج جو کہ پیچھے دیا جائیگا عمل میں لانا چاہئے۔ اگر اس کا سبب **سوء ہضمی** ہو تو اسکے علاج کرنے میں بہت جلدی کرنی چاہئے۔ کیونکہ سوء ہضمی بذات خود تکلیف دہ ضعف آور اور ردی مرض ہے۔ ہوا میں گھومنا۔ اور پانی کی دھار کے نیچے کھڑے ہوکر غسل کرنا۔ لطیف اور طاقتور غذائیں کھانا اور **مفصلہ ذیل** دوائیوں کو استعمال کرنا۔ اس بیماری کے رفع کرنے میں بہت مفید ہیں۔

آرجنیٹی نائیٹ۔ لائیکوپوڈیم۔ اپی کاکوانا۔ پل سیٹیلا۔ نکس وامیکا اور سلفر۔ پیپسن پوری پانچ سے دس گرین تک نیز مفید ہیں۔ ڈس پیپ سیا میں یعنے **ضعف ہضم** میں غذا پارسن کیمیکل ایک ڈرام ایک خوراک میں نہایت مفید ہے۔ اگر **جریان** بہ سبب **سوء مزاج خصیتین** وادعیہ منی کے ہو تو اگنس کیسٹس۔ آیوڈیم اور کونیم میکیلیم دوائیوں سے کوشش کرنی چاہئے +

عام علاج

یہہ ہر دو قسم کے اشخاص کیواسطے مفید اور موافق ہوگا کہ جنکے اختیار میں وہ قدرتی علاج

ہے یا نہیں ہے - کینن تھیپرس اور سٹیفس گریا واسطے رفع کرنے سوزش کے اور تحلیل ورم کے - مگر پہلی دوا ویسی حالت میں بہی مفید ہے جبکہ گلیٹ یا سٹرکچر سے ہوا ہو +

چائنا - فاسفرس اور نکسوامیکا اُسوقت مفید ہیں جبکہ یہہ بیماری جلق سے پیدا ہوئی ہو +

اینا کارڈیم - ہیپر سلفر - نے ٹریم ہیپوراپٹی ٹیکم - سی لی نیم اور سی پی آ - جبکہ دن کے وقت میں اخراج منی کا ہوتا ہو مفید ہیں +

لی رائیٹا کارب - کاس ٹیکم - چائنا کانی اَم - لائی کوپوڈی اَم اور پل سیٹ لا جبکہ رات کے وقت اخراج منی کا ہوتا ہو +

اوک سائیڈ آف ٹن ایک گرین فی خوراک تھوڑی سی چینی کے ساتھ دن میں ایکدفعہ دو نو طرحکی جریان میں خواہ دن کا ہو خواہ رات کا نہایت مفید ہے +

اوک سائیڈ آف آرپی منٹ ہندی طبابت کے طریقہ سے ایک گرین خوراک میں بہت اچھی دوا ہے واسطے جریان منی کے جبکہ اُسکے ساتھ نامردی بھی ہو +

وے ٹا بیناسومنی فیرا - ٹرائی بیولس - ٹے رس ٹے رس - اُس حالت میں بہت اچھی دوائیں ہیں - جبکہ بہ سبب مرض کے دیر تک رہنے کے قوت جسمانی و روحانی کمزور ہوگئی ہو +

ایس پے رے گس رے سی موسس اور ہائی پوک سس آر کا ہیو ڈ یٹر - نیز بہت مفید دوائیں ہیں - یہہ ادویہ دس بوند فی خوراک دن میں دو یا تین دفعہ دینی چاہئیں - ہندی کی طبابت اِس بیماری کی دواؤں سے بھری ہوئی ہے - مگر یہہ رسالہ بہت مختصر ہے - اسواسطے زیادہ بیان نہیں کیجاتیں +

وہ لوگ جو کہ اس ردّی اور تندرستی کو تباہ کرنیوالی بیماری میں مبتلا ہیں انکو

تہ دل سے صلاح دیتا ہوں کہ اگروہ **ایلوپیتھک** ڈاکٹروں۔ اور حکیموں سے علاج کرانے کی بہ نسبت **ہومیوپیتھک** ڈاکٹر سے یا کسی ہندی بید سے یا اس سے جوکہ ہومیوپیتھک اور ہندی دونو قسم کی طبابت جانتا ہو علاج کرائیں تو نہایت ہی بڑھکر فائدہ ہوگا +

رجسٹر شدہ دوائیوں کا استعمال کرنا جوکہ **اخباروں** میں مشتہر ہوتی ہیں بنفاہٖ سے بھی خراب ہیں۔ یہہ ایک دوسری ناممکن بات ہے کہ علاج کرنا اور آرام کرنا سب بیماروں کا جوکہ اس مرض میں مبتلا ہوں صرف ایک ہی دوائی سے جوکہ وہ اکون مکاروں کی مجرب کہلاتی ہیں اُنسے ہمیشہ بچنا چاہئے اور صلاح ایک ہوشیار اور لائق ڈاکٹر کی لینی چاہئے۔ اگر ایسا ہوشیار ڈاکٹر اپنے شہر میں نہ ملے تو جس جگہ میں وہ رہتا ہو اُسکے پاس جاکر یا بذریعہ خط وکتابت صلاح لینی چاہئے +

فصل ششم۔ اِم پوٹین سی

اِمْ پوٹین سی **نامردی** کو کہتے ہیں۔ یہہ بیماری بغیر شامل ہونے کسی دوسری تکلیف دہ بیماری سے انسان کے شکستہ دل کرنے اور ایسے خیالات پیدا کرنے کے واسطے کہ جس سے ہمیشہ اُسکو اپنی زلیست گراں معلوم ہو بذات خود کافی ہے -

اور اگر مبتلا اس مرض کا متاہل ہو تو یہہ سب فکر دہ چند ہو کر اُسکی زندگی پروبال ہوتے ہیں۔ باوجود اسکے اگر جریان منی بھی ساتھ ہو تو افکار اور تکالیف بیحد ہوجاتے ہیں۔

چونکہ اقسام نامردی کے متنوع ہیں اور اسباب مختلف اسواسطے علاج بھی حسب اقسام مختلف جدا جدا ہونا چاہئے۔ اور اس ملک میں اکثر جاہل معالج صرف مریض کو مقویات دینے میں مصروف رہتے ہیں اسباب اور علامات کیطرف کچھ خیال نہیں کرتے اِسلئے

اسواسطے مریض کو بجاے فائدہ کے نقصان ہوتاہے +

(تجربہ) ایک شخص جوکہ بہ سبب جلق زدگی کے نامرد ہوچکا تھا ہمارے پاس آیا اور وہ پیشتر ہمارے پاس پہونچنے کے بہت سے حکیموں اور ڈاکٹروں کے پاس جاچکا تھا مگر وہ سب اُسکو مقویات دیتے رہے جنسے کہ بجاے فائدہ کے قوی معدہ میں فتور پڑگیا تھا مگر باوجود اسکے وہ اپنے علاج کنندگان کے علاج میں قریباً ۴ برس تک رہا۔ آخرالامر اُسنے مایوس ہوگیا اور بذریعہ ڈاک مفصل حال اپنا ہمارے پاس تحریر کیا ہمنے اُسکی بیماری کو سمجھکر اول فساد معدہ کا علاج کیا۔ چند روز میں دوا کھانے سے حالت معدہ کی جوکہ پیشتر ہمارے علاج کے خراب ہوچکی تھی درست ہوگئی۔ بعد اسکے خاص مرض کیطرف رجوع کیا اور دوا روانہ کی گئی۔ غرضکہ بعد دو مہینے کے اُسنے لکھا میں اب بالکل صحیح وسالم ہوں بلکہ جماع کرچکا ہوں۔ اور پہلے اسکے چار برس وہ بالکل ناقابل رہا تھا۔ اُسکے جواب میں اُسکو اُسی دوا کے استعمال کرنے کو اور جماع کیواسطے اجازت دی گئی۔ حتی کہ چند مدت تک دوا کھاتا رہا اور صحت پائی۔ اگر پہلے اُسکے علاج کنندگان ٹھیک علاج کرتے تو بہت جلد صحت پاتا +

(تجربہ)۔ ایک اور مریض جوکہ بہ سبب قرحہ کے اس مرض میں مبتلا تھا اور برسوں کے علاج سے بجاے فائدہ کے نقصان اُٹھا چکا تھا اور تاحال قرحہ بھی موجود تھا۔ یہہ مریض بھی ادویہ مقویہ سے سیر کیا گیا تھا جوکہ اُسکو بجاے فائدہ کے نقصان دہ ہوئیں۔ بلکہ اسی اثنا میں اُسکو ورم منی بھی شروع ہوگیا تھا۔ اس سبب سے اُسنے گھبراکر علاجکو چھوڑ دیا تھا۔ یہاں تک کہ مایوس ہوکر علاج سے دست بردار ہوچکا تھا مگر بمجبوری ایک اپنے دوست کے ہمارے پاس پہنچا اُسکو یہہ بیماری بہت مدت سے تھی اور خصیتین اُسکے سرد خشک۔ اور قلیل الجحم ہوگئے تھے اور قضیب کوتاہ اور سست رخی ہوگیا تھا صرف ایک ہی دوائی اگنینسس کیٹیٹس کے استعمال سے قرحہ اور نامردی سے ۳ مہینہ میں صحت یاب ہوا ایک اور تجربہ ظاہر کرکے اصل مطلب کیطرف رجوع کیا جاویگا۔

(تجربہ)- ایک نوجوان آدمی جو کہ بہ سبب روکنے شہوت جماع کے نامرد ہوگیا تھا جنکے پاس اُسنے اپنی بیماری کا حال بیان کیا ہر ایک نے عجیب طرح کی غلطی کی چونکہ وہ بیچارہ بسبب اسکے دردسر- دوران سر- خفقان دل اور فساد معدہ اور مانند اسکے امراض میں مبتلا تھا کسی نے اسکو مرض سر اور کسی نے مرض دل کسی نے مرض معدہ بتلایا- اور وہ اُن علاج کنندگان کے زیر علاج بہت مدت تک رہا مگر کسی کے علاج سے کچھہ فایٔدہ نہ ہوا-

وہ بیمار دیگر امراض کا چنداں فکرمند نہ تھا جیسا کہ اصل مرض کا جو کہ نامردی تہی کیونکہ متاہل تھا- مگر اُسکے علاج کنندگان اُسکی اصل مرض کیطرف بالکل رجوع نہوتے تھے جسکا کہ وہ بار بار ذکر کرتا تھا- باوجود اسکے اپنی اپنی راے کے موافق جدا جدا بیماری قرار دیکر مختلف علاج کرتے تھے +

بہ سبب اختلاف تشخیص اور علاج کے متواتر علاج کنندگان کو تبدیل کرتا رہا مگر آخرش نہ کوئی آپسمیں متفق الراے ہوا اور نہ اُسکو صحت حاصل ہوئی- اسی باعث سے اُسنے ملول خاطر اور مایوس ہوکر حالت پریشانی میں بطور سیر سفر اختیار کیا- اتفاقاً وہاں پہنچا کہ جہاں میں موجود تھا- بعد دریافت حال ہمارے کے اُسنے آکر اپنا حال ذکر کیا- مَینے اُس سے ایک سوال شہوت جماع کے روکنے اور اُس سے بند رہنے کا کیا- اُسنے اُسکے جواب میں منظور کیا کہ ٹھیک میں اپنے آپ کو جماع سے روکتا رہا ہوں-

جبکہ بعد تشخیص کے کوئی دوسرا سبب اُسکی بیماری کا معلوم نہوا اور وہ امراض جو کہ اُسکو بہ سبب روکنے شہوت جماع کے مانند دردسر- خفقان- وغیرہ کے ہر ایک علاج کنندہ ان امراض کو بذات خود مرض تشخیص کرکے علاج کرتا- مَینے صرف اِسکے سبب کو جو کہ روکنا شہوت جماع کا تھا اور مرض لاحقہ جو کہ جریان منی اور نامردی تہی تشخیص کرکے باقاعدہ علاج کیا جلد شفا پائی- بہت سے تجارب ایسے اشخاص کے جو کہ چندمدت تک دیگر علاج کنندگان کے معالجہ سے محروم اور مایوس ہوکر ہمارے پاس آئے اور شفاء کلی

حاصل ہوئی۔ بہ سبب خوف طوالت کتاب کے کہ صرف یہہ مختصر رسالہ ہے نہیں لکھی جانی
باوجودیکہ اگر کل تجربے لکھے جاویں تو انسان کو بیشک زیادہ فائدہ ہوتا +

نامردی کے دس اسباب ہیں۔ (پہلا) جریان منی (دوسرا) جلق (تیسرا) ترک جماع (چوتھا) افراط جماع (پانچواں) سوزاک (چھیواں) آتشک (ساتواں) امراض گردہ (آٹھواں) سوء ہضم (نواں) دق الشیخوخت (دسواں) سوء المزاج مبدء اعصاب مثل دماغ و نخاع +

اقسام نامردی کے تین ہیں۔ (قسم اول) کہ جسمیں شہوت جماع کی برقرار رہتی ہے اور آلہ متابعت طبع کی نہیں کرتا اور نعوظ کمال حاصل نہیں ہوتا۔

(قسم دوم) اسمیں شہوت جماع بالکل مفقود ہوتی ہے مگر نعوظ بہ سبب لاغری اعصاب و دماغ کے کہ مبداء نعوظ کے ہیں حاصل ہووے۔ اور بہار جماع سے کچھہ متلذذ نہو۔

(قسم سوم) یہہ کہ شہوت جماع اور نعوظ ہر دو میں فتور پڑجاوے یعنے نہ شہوت جماع برانگیختہ ہو اور نہ مطلقاً نعوذ حاصل ہووے +

علاج

(اول) وہ نامردی جو کہ بہ سبب جریان منی کے ہووے اُسکا علاج بعینہٖ علاج جریان منی کا ہے پس مذکور ہوچکا۔

(۲) وہ نامردی جو کہ بہ سبب جلق کے ہو اُسکے واسطے یہہ ادویہ مفید ہیں۔
ایگنس کیٹس۔ لائکو پوڈیم۔ کانیئم میکولیٹم۔ کیمفر۔ فاسفرس۔

ہائی پاکسس آر کا یڈز کا عرق دس بوند خوراک تھوڑے سے پانی میں ڈالکر دیں تین دفعہ۔ اور مکر دوجع ہندی دوا چوتھائی رتی ہر روز واجب ہے۔
اور مالش روغن شانندہ اور روغن بتیر ہوٹی کا نہایت مفید ہے۔ اِس تیل کے

استعمال سے تضعیف کے وہ اجزا جو کہ بہ سبب جلق زدگی کے ٹوٹ گئے ہوں اور مسترخی ہو گئے ہوں از سرِ نو مضبوط ہو جاتے ہیں۔

(۳) وہ نامردی جو کہ ترک جماع اور ضبط کرنے شہوت جماع سے ہوتی ہے اُسکے لئے کیلاڈیم۔ کینتھیرس۔ کیمفر۔ لائیکوپوڈیم۔ سیلینیم۔ ایسڈ فاسفارک۔ آیوڈیم بہت اچھی ادویہ ہیں +

(۴) وہ نامردی جو کہ افراط جماع سے ہوتی ہے اُسکے لئے نیچے لکھی ہوئی **ادویہ** بہت مفید ہیں۔ ایسڈ فاسفرک ڈیلیوڈ۔ بیس بوند خوراک تین دفعہ دن میں دینی مفید ہے یا فاسفرس پلس ایکدفعہ ایک گولی دن میں تین دفعہ دینی چاہئے۔ یا دس بوند خوراک میں نیچے لکھی ہوئی دواؤں میں سے کوئی دوا تین دفعہ دن میں دینی چاہئے۔

دی ٹینیا ساطنی فورا۔ متوکیٹونا پرفیورنس۔ ایسپیرگیس ریسی موسس۔ بینٹ گوسماکرس بہت اچھی دوا ہے۔ اس قسم کی نامردی کے لئے ایک یا دو گولی دودھ چینی کے ساتھ کھانی چاہئے +

(۵) جبکہ نامردی بہ سبب سوزاک کے ہووے ان ادویہ کو استعمال کرنا چاہئے۔ کیمفر۔ کنتھرس۔ ایگنس کیسٹس۔ تھوجا۔ سیلیشیا +

(۶) نامردی بہ سبب آتشک کے کئی طرح سے ہوتی ہے بلکہ بعض اوقات تضعیف بہ تمامی اجزا متعفن ہو کر گر جاتا ہے۔ اسکا علاج حسب موقعہ کرنا چاہئے۔ اسجگہ اسکا علاج بخوف طوالت کتاب لکھنا ضرور نہیں صرف مطلع کرنا مناسب جانا۔

(۷) وہ نامردی جو کہ بہ سبب امراض گردہ کے ہوتی ہے اُسکی بھی بہ تبعیت امراض گردہ کے بہت اقسام ہیں اسواسطے حسب موقعہ علاج کرنا چاہئے اسجگہ حسب منشاء کتاب کے لکھا نہیں جاتا مطولات میں مذکور ہے۔

(۸) وہ نامردی جو کہ بہ سبب سوء مزاج خصیتین اور اوعیہ منی کے ہووے اُسکو تین

ایرگم میٹ - کانیم میک - آیوڈیم - آرگیٹا نائیٹ - استعمال کرنی چاہئے۔

(۹) وہ نامردی جو کہ سوء ہضمی سے ہوتا ہے اسکا علاج جریان منی میں نیچے ذکر ہو چکا۔

(۱۰) وہ نامردی جو کہ سوء مزاج اور فساد اعصاب سے ہوتی ہے اُسکے واسطے یہہ ادویہ استعمال کرنی چاہئیں - آرنیکا - ہائی پیریکم - آرسینیکم - کیلائی بائی کرومایکم - اور الیکٹراسٹی یعنے بجلی کے لگانے سے بھی فائدہ ہوسکتا ہے - مگر کسی ڈاکٹر کی رائے سے لگانی چاہئے۔

(۱۱) وہ نامردی جو کہ بہ سبب دق الشیخوخت کے ہوتی ہے - ایگنس کیسٹس - برائیٹا کارب - آیوڈیم اور کانیم میک کا استعمال کرنا چاہئے - اور خاکستر ابرک ہندی علاج کے رو سے اس قسم کی نامردی کیواسطے بہت عمدہ دوا ہے۔

باوجودیکہ ہمنے ہر قسم کی نامردی کا علاج لکھہ دیا ہے تو بھی میں صلاح دیتا ہوں کہ اس کتاب کے پڑھنے والوں اور مبتلا ان سخت امراض کے مریضوں کو چاہئے - کہ صرف اسی کتاب پر مدار نہ رکھیں - بلکہ کسی حکیم یا ڈاکٹر سے صلاح لینی چاہئے - کیونکہ اگر وہ بے علمی اور کم فہمی سے علاج میں غلطی کرینگے تو ناحق اُنکے دل میں بجاے فایدہ کے حسرت پیدا ہوگی - اور بے امید ہو کر علاج سے دست بردار ہو جاوینگے۔

باب سوم

فصل اوّل - در بیانِ امراضِ متعدی

بعد بیان کرنے امراض متعلق بہ تولید کے اب کچھہ وینیرل ڈیزیز یعنے امراض متعدی کا بیان لکھا جاتا ہے جنہوں نے کہ انسان کو بہت سا نقصان پہنچایا ہے - یہہ قریباً کل دُنیا میں پھیلا ہوا ہے بلکہ ہندوستان بھی اس سے خالی نہیں - خاصکر کے پہاڑی حصہ اس ملک کا ان بیماریوں سے اچھی طرح سے بھرا ہوا ہے +

وینیرل ڈیزیز - صرف دو بیماریوں پر شامل ہے - ایک سفلس - دوسرا گنوریا گنوریا کا کافی ثبوت کوئی نہیں کہ یہہ کب سے جاری ہوا ہے کیونکہ اسکا بیان ہزاروں برس کی قدیم طبیہ کتابوں میں پایا جاتا ہے - مگر **سفلس** معلوم ہوتا ہے کہ صرف زمانہ حال میں اس ملک پر پھیلا ہے کیونکہ قدیم کتابوں میں اسکا ذکر مفصل نہیں پایا جاتا - تھوڑی مدت کی جدید کتابوں میں اسکا نام اہل فرنگ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے یعنے آبلہ فرنگ گویا یہہ مرض خاص فرنگیوں کا ہے یا فرنگیوں سے پیدا ہوا ہے - بہت ممکن ہے کہ سفلس پورچگیزوں سے لایا گیا ہو جو کہ اوّل ہی اوّل اس ملک میں آئے تھے - خاص وینیرل ڈیزیز کے ذکر کرنے سے پیشتر ایک ہلکے درجہ کے وینیرل ڈیزیز جنکو کہ ایکسمصری وینیرل ڈیڈیز کہتے ہیں بیان کیا جاتا ہے -

(بیلانائیٹس) - یہہ ایک اس قسم کا ایکسیمصری وینیرل ڈیڈیز ہے کہ جسکا جاننا سب سے مقدم ضروری ہے - اسمیں سپارو اور اوپر کے چمڑہ پر ورم ہو جاتا ہے اور وہ مواد

جوکہ اس بیماری میں اندر سے خارج ہوتاہے بعینہ مشابہ گنوریا کے ہوتاہے اور غلطی سے اُسکو سفلس اور گنوریا سمجھا جاتاہے مگر اچھی طرح غور کرنے سے ظاہر ہوسکتاہے کہ یہہ بیلانائٹیس ہے یا کہ کچھ اور ہے۔سپارہ اور قضیب کے اوپر کا چمڑہ دیکھنے سے اگر کوئی چٹاک نہ پایا جاوے تو سفلس کا خوف نکرنا چاہئے۔اور اگر آٹھ روز پیشتر اس بیماری کے ہونے سے جماع نکیا گیا ہو تو گنوریا کا شک بھی نکرنا چاہئے کیونکہ گنوریا بہ سبب جماع کرنے مبتلاء گنوریا سے آٹھ روز کے اندر ہوسکتاہے۔یہہ اکثر پیدا ہوتاہے برودت اور غلطت۔اوسیح قضیب سے حالت صحت میں اور خون حیض۔سیلان رطوبت رحم سے اور دوسرے بہ سبب سوزش کے اور علامات اِسکی مانند ورم کے ہوتی ہیں اور اسطرح بترتیب ہوتی جاتی ہیں یعنے اول خارش پھر سُرخی پھر ورم کا نمودار ہوجانا۔اور اندر سے پیپ کا نکلنا۔ورم اور مادہ مستخرجہ مختلف حالات میں مختلف ہوتے ہیں یعنے بعض اوقات متعفن ہوجاتاہے اور بعض وقت میں مادہ مانند گنوریا کے خارج ہوتاہے گر بے پرواہی کے ساتھ بیماری کا کچھ خیال نکرنے سے۔

علاج اس بیماری کا بہت آسان ہے۔ایکونائٹ یا جیلسیمیم۔دینا چاہئے ہر ایک دوسرے یا تیسرے گھنٹہ میں۔اور قضیب کو دن میں تین دفعہ صاف کرنا چاہئے۔کیلنڈولا لوشن اگر وہاں پر زخم ہو بذریعہ گاز لنٹ کے جوکہ درمیان چمڑہ اور حشفہ کے رکھا جاوے لگانا چاہئے کیونکہ یہہ بیماری اکثر بہ سبب اُس رطوبت کے ہوتی ہے جوکہ درمیان چمڑہ اور حشفہ کے مجتمع ہوتی ہے اسواسطے اسجگہ کو ہمیشہ صاف رکھنا چاہئے یہی سبب ہے کہ جنکا چمڑہ زیادہ لمبا ہوتاہے اُنکو یہہ بیماری کثرت سے ہوتی ہے۔اسواسطے اُنکو چاہئے کہ اسکو اچھی طرح سے صاف رکھیں +

(**فائموسس**)۔یہہ ایک حالت ہے کہ جسمیں حشفہ سے اوپر کا چمڑا پیچھے کو نہیں ہٹتا ہے اور بروز حشفہ کو مانع ہوتاہے۔یہہ خواہ پیدایشی ہو خواہ عارضی اکثر واقعہ ہوتاہے سفلس گنوریا۔بیلانائٹیس۔اور وارٹس میں۔جوکہ پیدایشی فائموسس میں علاج صرف کاٹنا

چمڑہ زائد کا ہے جس سے کہ حشفہ باہر نکل آتا ہے ہلکا پیدائیشی فائموسس بعد متاہل ہونیکے
جاتا رہتا ہے۔ مگر جبکا اوپر کا چمڑہ نیچے کے چمڑہ کے ساتھ بالکل ملا ہوا ہو اُسکو چاہئے کہ پیشتر
شادی کرنے کے اُسکو کٹوا لیوے۔ وہ فائموسس جو کہ بہ سبب بیماری کے ہو اُسمیں علاج
دور کرنا ورم کا ہے جو کہ ایکونائیٹ اور مرکیورس۔ یا کینتھیرس ہر ایک تیسرے یا چوتھے گھنٹہ
پر دینے سے حاصل ہو سکتا ہے۔ مشکل سے کوئی ایسی مرض ہو گی کہ جبکو ان دواؤں سے
آرام نہو گا اور کاٹنا پڑیگا +

(رپچر اوف دی فرینم) یعنے پھٹ جانا فرینم کا یہہ اکثر بروقت جماع کے واقعہ
ہوتا ہے۔ اسمیں سے خون بہت تیزی سے نکلنا شروع ہو جاتا ہے خصوصاً اگر پیشاب کی سوراخ
تک پہنچ جاوے تو خون ہمس لوشن سے بند کیا جا سکتا ہے۔ اور ہمس لوشن کے بنانے
کی یہہ ترکیب ہے۔ بیس بوند اُسکے پانی میں ڈالکر اول ایک ٹکڑا لنٹ کا زخم کے اوپر لپیٹیں اور
اوپر سے لوشن مذکور ڈالیں۔

(رپچر اوف دی اریکٹایل ٹشو اُف دی پنیس) یعنے ٹوٹ جانا اُن
رگوں کا جو کہ بروقت نعوظ کے متشنج اور کشیدہ ہوتی ہیں یہہ اکثر بہت تیزی کے ساتھ ہوتا ہے
اور نیز کارڈی میں جو کہ ایک سخت حالت سوزاک کا ہے۔ بعض اوقات اسمیں خون اسقدر
زیادہ نکل جاتا ہے کہ غشی اور موت تک پہنچتا ہے۔ علاج اسمیں آرام دہ ہونا چاہئے اور
چمڑے کے اوپر برف سے سرد کرکے ایک کپڑہ کا ٹکڑہ لپیٹ دینا چاہئے۔ اور نیز ہمس لوشن
بھی اسجگہ مفید ہے ہمس اور آرنیکا۔ ایک کے بعد ایک ہر ایک آدھ گھنٹہ پر دینی چاہئے۔
مگر جب خون بہت زیادہ نکلے تو کسی ڈاکٹر کو بلا کر مدد لینی چاہئے بعد اس بیماری کے سخت طرحکی
نامردی اور سٹرکچر ہو جاتا ہے۔ نامردی میں جو کہ اس بیماری کی آخر ہووے ادویہ مقویہ کا
استعمال کرنا چاہئے۔ اور سٹرکچر کا علاج گنوریا کے باب میں مندرج ہے وہاں دیکھہ لینا چاہئے
(اسپرمیٹینس)۔ یہہ ایک عام سادہ عارضہ ہے یعنے چھل جانا جلد قضیب کا بروقت

جماع کے۔ سفلس اور اپیرشینس کے زخم میں صرف اتنا فرق ہے کہ اپیرشینس کا زخم بعد جماع کے اُسی وقت معلوم ہوتا ہے اور صرف جلد کے اوپر ہوتا ہے اور گہرا نہیں ہوتا۔ اور آتشک کا زخم گہرا ہوتا ہے۔

اسطرح کے اپیرشینس اکثر آسانی کے ساتھ زائل ہو جاتے ہیں صرف کینڈولا لوشن کے لگانے سے جو کہ دس بوند کینڈولا اور ایک اونس پانی کے ملانے سے بنایا گیا ہو۔

(**وارٹس**) یہہ بسبب خراب مواد کی نمی سے اور سفلس و گنوریا کے مواد لگجانے سے ہو سکتا ہے۔

تہوجا داخلاً و خارجاً یعنے لگانے اور کہانے سے نہایت مفید ہے جو کہ پر کے ساتھ لگا دینی چاہئے۔

(**سکیبیز**) اکثر قضیب پر ہوتا ہے اور وہاں سے تجاوز نہیں کرتا اور یہہ اکثر لوگوں سے غلطی کے ساتھ وینیرل ڈیزیز سمجھا گیا ہے۔ اسکی لہر اور خارش شور اور پیپ پیدا کر دیتی ہے۔ سیپیا۔ رسٹاکس اور سلفر اسکے واسطے اندر کہانے کے لئے بہت عمدہ دوا ہیں

فصل دوسری۔ گنوریا یعنے سوزاک کا بیان

یہہ بجنسہٖ مانند بیلانائیٹس کے ہوتا ہے۔ لیکن اتنا فرق ہے کہ گنوریا بنسبت اُسکے سخت اور تکلیف دہ ہے۔ یہہ اکثر بسبب لگجانے مواد مبتلا اس مرض کے پیدا ہوتا ہے اور خون حیض۔ اور رطوبت فاسدہ متعفنہ فرج اور لواطت وغیرہ سے بہی ہوتا ہے مگر ٹھیک ٹھیک اسکو ایتہورائیٹس کہنا چاہئے نہ کہ گنوریا۔ گنوریا اور ایتہورائیٹس میں صرف اتنا فرق ہے کہ گنوریا صرف گنوریا کے مواد لگنے سے ہوتا ہے اور ایتہورائیٹس کسی اور دیگر سببوں سے بہی ہو سکتا ہے مگر بیماری کی حالت دونوں میں یکساں ہوتی ہے اسلئے علاج بہی یکساں ہے

گنوریا میں احلیل اور حشفہ اور اُسکے نزدیک اجزا میں ورم ہوجاتا ہے۔ پہلا نشان گنوریا کا جو کہ دو سے آٹھ روز کے اندر تک ظاہر ہوتا ہے۔ خارش اور سرخی لبہائے احلیل کے اور خارج ہونا مواد سفید لبنی کا یہی پہلا درجہ ہے۔

اسکے دو یا تین روز بعد **دوسرا درجہ** شروع ہوتا ہے جسمیں کہ رنگ مواد مستخرجہ کا سبز۔ زرد۔ اور مقدار میں زیادہ ہوتا ہے اور کبھی کبھی ساتھ اُسکے خون بھی ملا ہوا ہوتا ہے اور احلیل نہایت سریع الانفعال ہوجاتا ہے۔ اور خصیہ اور قضیب اور گرد پیڑو کے درد شروع ہوجاتا ہے۔ اور اسمیں بہ سبب شدت نعوظ کے بیمار کو رات کے وقت نہایت سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اس درجہ میں بہ سبب زیادہ ورم ہوجانے کے کئی طرحکی بیماریاں اکثر ہوجاتی ہیں مانند آرکائٹز۔ پروسٹائیٹز اور کاؤپر سٹائیٹز وغیرہ کے۔

تیسرے درجہ میں بہ سبب کم ہوجانے ورم کے بہت سی تکلیفات جو کہ دوسرے درجہ میں لکھی گئیں کم ہوجاتی ہیں۔ اسمیں تھوڑا سا سوزش پیشاب کے وقت معلوم ہوتا ہے اور مواد زرد قلیل المقدار خارج ہوتا ہے اسی درجہ میں اکثر آرام ہوجاتا ہے اور اگر آرام نہ ہو تو گلیٹ ہوجاتا ہے جسکو کہ چوتھا درجہ اس بیماری کا کہتے ہیں **کلیٹ** اکثر مستعصر العلاج ہے بلکہ کبھی کبھی بند ہوجاتا ہے اور پھر عود کرتا ہے۔ مادہ مستخرجہ اس حالت میں قلیل المقدار اور کبھی پانی سا اور کبھی دودھ سا ہوتا ہے۔ درد یا سوزش اس حالت میں بیمار کو نہیں ہوتی اور اسوقت یہہ مادہ دوسرے انسان میں لگجانے سے مرض نہیں پیدا کرسکتا۔ یہہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ اس بیماری اسقدر تکلیف دہ اور نقصان پہنچانے والی کے لئے اتنی کوشش نہیں کیجاتی کہ منقطع ہوجاوے۔ بلکہ وہ لوگ جنکو کہ یہہ ہوتی ہے اسکی ابتدائی تکلیف کو بھول جاتے ہیں۔ اسواسطے ایک **عام طور** سے ذکر کرتے ہیں نہ کہ صرف کمینے لوگ بلکہ اچھے لوگ جو کہ بسبب زناکاری کے اسمیں مبتلا ہوجاتے ہیں اور بے پرواہی اور بیوقوفی سے اپنی عورات کو خراب کرتے ہیں۔ ہندوستان کے پہاڑی حصّوں میں جہانکہ بسبب سردی کے

وینیریل ڈیڈیز زیادہ تکلیف نہیں دیتے ہیں اور ایسی بیماریوں کی تکلیف نہ معلوم کرنیکے واسطے وہاں کے لوگ اکثر کافی بے پرواہ ہیں۔ اور یہہ بیماری اسجگہ اسقدر پھیلی ہوئی ہے کہ فیصدی دس بھی اس بیماری سے خالی نہ ہونگے۔

اول سب سے سریع التاثیر سبب اس بیماری کے واسطے زناکاری ہے۔ اگرچہ اس کو ایکدم موقوف نہ کیا جاسکے تو جسقدر کم ہوگی اُسی قدر یہہ بیماری کم ہوجاوے گی۔

دوسرا سبب کہ جس سے اسکا پھیلنا کم ہوجاوے یہہ ہے کہ جو لوگ اس مرض میں مبتلا ہیں عقلمندی سے رہیں یعنے کوئی شخص جو اس بیماری میں مبتلا ہووے جبتک کہ اُس سے دوسرے کو بیماری منتقل ہوکر ہوجانے کا خوف ہے جماع نہ کرے جو کہ تیسرے درجہ تک ہوتا ہے اور جماع کرنا ایک سخت گناہ سمجھنا چاہئے جبتک وہ اس لایق ہووے۔ صرف اپنی ایک لمحہ کی لذت کے واسطے دوسرے کو ایسی سخت نقصان پہنچانے والی تکلیف دہ بیماری میں مبتلا کرنا سخت گناہ ہے

(علاج)

بموجب رائے ایم ریکارڈ کے جو کہ ایک لائق تجربہ کار ڈاکٹر ہیں خاصکر علاج آتشک و سوزاک میں آرام کیا جاسکتا ہے۔ اور ویسا ہی علاج بھی سفید پڑیگا جبتک کہ گنوریا دوسرے درجہ میں نہیں پہنچا ہے۔ نائیٹرٹ اوف سلور اگرین۔ ۴۔ اونس پانی میں ملاکر کانچ کی پچکاری کے ساتھ ہر ایک ۴ گھنٹہ کے بعد استعمال کرنی چاہئے۔ اسطرح سے کہ بائیں ہاتھ کے انگوٹھی اور اُنگلی سے قضیب پکڑ کر دائیں ہاتھ سے پچکاری کے سرے کو قضیب کے اندر کرکے اُسکی ڈاٹ کو دبانا چاہئے اور دوا ایک یا دو منٹ تک قضیب کے اندر رہنے دیویں۔ اس پچکاری کے استعمال کرنے سے مواد کا رنگ گلابی سا ہوجاتا ہے۔ ایسا ہونا علامت ٹھیک ہے اور اس بات سے خبردار رہنا چاہئے۔ کہ یہہ دوا گنوریا کے دوسرے درجہ میں نہ استعمال کیجاوے

ورنہ بجاے فائدہ کے مرض کو بڑھادیگی۔بعض موقعہ سٹر کچھ پیدا کردیتی ہے۔بیماری کی دوسری
حالت میں جبکہ ورم بہت بڑھ جاتا ہے اور اُس حالت میں مریض کو بہت تکلیف ہوتی ہی
تو پہلا کام اسکے واسطے ورم کا رفع کرنا ہے جسکے واسطے **ایکونائیٹ** ہر ایک تین گھنٹہ کے
بعد دینا نہایت مفید ہے۔یہہ دوا اسجگہ اور دیگر اورام میں مانند نشتر کے کام دیتی ہے۔
کیونکہ مریض ورم کے رفع ہونے سے نہ کہ تکلیف اور درد سے بچتا ہے بلکہ بہت سی دیگر
سخت امراض سے بچ جاتا ہے۔مرکیوریس۔کینتھیرس۔کینابس سٹیوا ضرورت کے
وقت ان میں سے کوئی استعمال کرنی چاہئے۔
مرکیورس ورم کے رفع کرنے میں بہت اچھا دوا۔اور ایکونائیٹ بھی ویسی ہی۔اگر ایکونائیٹ
کا اثر پورا پورا کافی نہ ہو تو ایک کے بعد ایک دینا چاہئے۔اور کینتھیرس جبکہ درد بہت
سخت ہوتا ہو اور پیشاب کرنے میں خون ہی نکلتا ہو۔نہایت مفید ہے اور اس دوا
کا فعل احلیل سے گردوں تک برابر ہوتا ہے۔کینابس سٹیوا۔اسوقت استعمال کرنی چاہئے
کہ جسوقت اوپر کی دواؤں سے تیز حالات رفع ہوچکے ہوں نہ یہہ کہ صرف دوسرے درجہ
میں ہی مفید ہے بلکہ تیسرے کے شروع میں ہی مفید ہے۔
تیسرے درجہ میں جبکہ تیز حالات بہت کم ہوجاتے ہیں۔روغن کوپائیبا۔روغن صندل
نہایت مفید ہیں۔چونکہ یہہ ادویہ بحساب ذرہ کے اثر کرتی ہیں اسواسطے وزن میں زیادہ
دینی چاہئیں مگر نہ اتنا زیادہ کہ جس سے قے وغیرہ معلوم ہووے۔یہہ دو دویہ سپرٹ اوف وائین
دو چند میں ملانے سے اس حالت میں مادہ کے بند کرنے کو نہایت عمدہ ہوجاتی ہیں۔
خوراک ۵ سے ۸ بوند۔دن میں تین دفعہ دینی چاہئے۔
بعض معالج کوپائیبا۔اور کیوبیبس۔کو گنوریا کے دوسرے درجہ میں اُسکے بند کرنے
کو مقدار سے زیادہ دے دیتے ہیں۔مگر اسطرح کا علاج اکثر نقصان دہ ہوتا ہے۔بیشک
اس سے بیماری کو تو بہت زور کے ساتھ اور بیقاعدہ دبایا جاتا ہے مگر پیچھے اِسکے بہت سخت

طرح سے ظاہر ہوتا ہے کیونکہ بعد اسکے وجع المفاصل اور ورم گشن ران پیدا ہو جاتا ہے اور اسواسطے یہہ طریقہ بیماری کے روکنے کا دوسری حالت میں بند رکھنا چاہئے اور بیماری کو قدرتی طریقہ سے چلنے دینا چاہئے۔ لیکن اگر بیماری بلا آرام ہونیکے چوتھے درجہ میں پہنچ جاوے جسکو کہ گلیٹ کہتے ہیں۔ تب ان ادویہ کو استعمال کرنا چاہئے۔ ایگنیس کیسٹیکس ہائڈریسٹس۔ تہوجا۔ پیٹرولیم۔ میٹیکو۔ جیل سیمیم۔ مرکیوری۔ نکس وومی کا اور سلفر اس درجہ میں پچکاری بہت مفید ہے اسواسطے اس دوا سے پچکاری کرنی چاہئے۔

ہائڈریسٹس ایک ڈرام ۶۔ اونس پانی ملاکر۔ یا۔ سلفیٹ اوف زنک ایک گرین۔ ایک اونس پانی ملاکر انسداد مواد کے لئے بہت اچھا ہے۔

گلیٹ اکثر زندگی کی افسردہ ضعیف اور بدحالت کے ساتھ پایا جاتا ہے۔ ایسی حالتوں میں نکس وومی کا۔ اور سلفر بہت مفید ہے۔ سلاجیت سے جو کہ ہندی دوا ہے اکثر ایسے موقعہ پر فائدہ دیکھا گیا ہے۔ جبکہ سلفر اور نکس وومی کا سے کچھ فائدہ نہ ہوا تھا۔ یہہ دو سے چار گرین تک دن میں تین دفعہ دودھ کے پینے کے ساتھ دینی چاہئے۔

بعض موقعہ پر جبکہ سب دواؤں سے مایوس ہو چکے ہوں سلائی کا بخوبی استعمال گلیٹ کے مواد کو بند کردیتا ہے۔ بعض اوقات گلیٹ بطی الاندمال ہوتا ہے اور برسوں تک رہتا ہے۔ بہت سے لوگ اسکو تہوڑا اور ناچیز جانکر کچھ پرواہ نہیں کرتے ہیں۔ مگر یہہ باعث اُنکی جہالت کے ہے۔ اسکو ہرگز تہوڑا نہ سمجھنا چاہئے بلکہ اُسکو جڑ سے اکھاڑنے کی کوشش کرنی چاہئے کیونکہ اس سے بہت سخت خرابیاں مانند نامردی اور سٹرکچر وغیرہ کے پیدا ہوتی ہیں۔

(تجربہ) ایک یوریشین ممالک مغربی اور شمالی سے جو کہ تین برس سے اس مرض میں مبتلا تھا اور مواد بدستور جاری تھا۔ بہت سے ڈاکٹروں اور حکیموں کے علاج میں رہا مگر کچھہ فائدہ نہوا۔ جب سے کہ اُسکو یہہ مرض ہوئی متواتر دوائیں کہاتا رہا۔

اسواسطے دوا کھاتے ہوئے نہایت پریشان ہوگیا تہا۔ باوجود اسکے بترغیب کسی اپنے دوست
کے ہمارے پاس پہنچا اُسکے جسم کی حالت خراب ہوچکی تہی اور ساتھہ ہی اُسکو جریان
منی بھی تھی + اُسکو مینے ایک ہفتہ تک سلفر اور نکس وومی کا صبح وشام دیا اور دو تین روز
کا وقفہ دیکر پھر ۲۰۰ نمبر کا سلفر دیا۔ اور اِسکے بعد دو روز ٹھہر کر ۳۰ نمبر کا دیا۔ اُسکے بعد
ایک ہفتہ چھوڑ دیا اور دوسرے ہفتہ وہی علاج شروع کیا۔ تیسرا ہفتہ آنے کے پیشتر
ہی ہمکو اور مریض کو نہایت خوشی ہوئی۔ کہ اُسکا مواد یکدم بند ہوگیا۔ پیشتر اِسکے جب سے
کہ اُسکو یہہ مرض ہوئی تہی مواد ایک روز بھی بند نہوا تہا۔ جب تک کہ ہمارے وہاں
رہنے کا اتفاق ہوا اُسکو اچھی حالت میں کئی مہینوں تک دیکہا۔ بعد اِسکے ہم پنجاب
کیطرف روانہ ہو آئے۔

دوسرا مریض جوکہ بیس برس سے اس بیماری میں مبتلا تہا مصنف کے پاس آیا جوکہ
قبل اِسکے درجنوں حکیم اور ڈاکٹروں کے علاج کرچکا تہا مگر کسی سے کچھ فائدہ نہوا تہا ہمنے
اسکا علاج ایک عام دوا سے جوکہ گلیٹ کی تہی شروع کیا مگر کچہہ فائدہ نہ ہوا۔ اسواسطے اُسکے
پیشاب کے راستہ کو بوجی کے ساتہہ امتحان کرنا پڑا جوکہ خشک موٹا خشونت دار معلوم ہوا
اسپر نمبر اول سے شروع کرکے ایکدن درمیان دیکر قریباً ایک مہینہ میں نمبر ۱۲ استک
استعمال کیا جس سے کہ اُسکا مواد اکدم بند ہوگیا۔ اِسکے بعد اسکو ایک مقوی دوا بدن کی
قوت قایم کرنے کو بتلائی گئی اور وہ چند روز تک استعمال کرتا رہا جب ایکسال گذرا تو اتفاقیہ
اُسکی ملاقات ہونے سے معلوم ہوا کہ تب سے کبھی مواد جاری نہیں ہوا۔

اس بیماری کا بیان ختم کرنے سے پیشتر ان اعراض اور امراض کا ذکر کرنا ضروری
ہے جوکہ **سوزاک** کے بگڑ جانے سے پیدا ہوتی ہیں۔

(**ایری ٹیشن اوف بلیڈر**)۔ یہہ ایک عام حالت ہے جوکہ بعض اوقات
سوزاک کے ساتھ بیمار کو درد اور سوزش ہوتی ہے۔ اور پیشاب کی حاجت ہر وقت

بنی رہتی ہے۔ **علاج** اسکے لئے کینتھیرس بہت اچھا دوا ہے۔ اگر اس سے فائدہ نہ ہو
ایکونائیٹ۔ بیلاڈونا۔ ڈری بنتھیم۔ پلسیٹیلا۔ دوائیوں میں سے کوئی استعمال کرنی چاہئے
(**ایری سیپلس اوف پینس**)۔ یہہ ایک چھوٹی پھنسیاں ہوتی ہیں
مگر یہہ ہمیشہ نہیں ہوتی۔ اکثر اس بیماری کے ورم کی دوسرے درجہ میں ہوجاتی ہیں
علاج۔ ایپس اسکے لئے بہت عمدہ دوا ہے مگر بیلاڈونا۔ ریسٹاکس۔ اور سلفر
کو بھی استعمال کر دیکھنا چاہئے۔ قضیب کو پاک اور آئیلڈ سلک سے پوشیدہ رکھنا چاہئے۔
(**کارڈی**)۔ یہہ عارضہ گنوریا کی سب امراض سے تکلیف دہ ہے۔ اسمیں قضیب
کے سوراخ کے اندر ایک مادہ جمع ہوجاتا ہے۔ مریض جب اپنے بستر پر لیٹتا ہے۔ تو
بستر کی گرمی سے ایک ایسی سختی مانند نعوظ کے قضیب کو ہوتی ہے کہ شکل قضیب
کی اکڑ کر خمدار ہوجاتی ہے اور بہ سبب مادہ محتبسہ کے ایک ایسا درد اور قلق ہوتا ہے
کہ مریض کو رات بھر نیند نہیں آتی۔ اس موذی حالت کے رفع کرنے کو۔ کیمفر۔ اور
ایکونائٹ بہت اچھی ادویہ ہیں۔ نیز کمر اور قضیب پر سرد پانی لگانا بھی مفید ہے جو کہ
درد سے فوراً تسکین دیتا ہے۔
(**آرکائیٹز**)۔ یہہ بہ نسبت کارڈی کے کم تکلیف دینے والا عارضہ ہے۔ اسمیں
خصتین اور اُسکے گرد ورم ہوجاتا ہے۔ اور خصتین لمس میں گرم معلوم ہوتے ہیں اور
اکثر اُسکے پہلے درد سر اور ساتھ اسکے تپ بھی ہوتا ہے۔ **علاج**۔ ایکونایٹ اور
ایرم می ٹیلیکم۔ بہت اچھی دوا ہیں۔ ہر دو ایک کے بعد دوسرے ہر ایک دوسرے
یا تیسرے گھنٹہ پر شدت اور خفت عارضہ کے موافق اگر ان دواؤں سے فائدہ نہ ہو
تو بیلاڈونا۔ پلسیٹیلا۔ میں سے کوئی دوا استعمال کرنی چاہئے +
پراسٹائیٹز۔ باوجودیکہ یہہ عارضہ بہت کم عارض ہونے والا ہے۔ مگر نہایت
ہی تکلیف دہ ہے۔ اس عارضہ میں مقعد سے پیڑو تک ثقل اور درد کے ساتھ بار بار

براز کی حاجت ہوتی ہے۔ اسمیں پر۔ اسٹڈ گلینڈ پھول جاتا ہے جس سے کہ مریض اکثر بیٹھ نہیں سکتا اور کبھی کبھی اس سے مثانہ کو بھی تکلیف پہنچتی ہے اور پیشاب میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے اور کبھی بسبب حدت مادہ اور دیر پا ہونے کے منقرحہ بھی ہو جاتا ہے۔ ایکونائٹ۔ مرکیوریس۔ بیلاڈونا اسکے لئے نہایت عمدہ ادویہ ہیں۔

(سٹرکچر)۔ یہہ نہایت سخت تکلیف دہ اور بعض اوقات قاتل عارضہ ہے یہہ پتلا ہو جانا اور باریک ہو جانا پیشاب کے راستہ کا ہے۔ کئی جگہ یا ایک جگہ سے خاص کر کے وہ حصہ جہاں پر کہ قضیب باہر کیطرف شروع ہوتا ہے اور نیچے کو جھکا ہوا ہے۔ اس میں پیشاب کی دھار باریک پیچ کھاتی ہوئی نکلتی ہے اور کبھی کارک سکریو کی مانند ہو جاتی ہے اور کبھی دیر سے قطرہ قطرہ ٹپکتا ہے۔ اگر اسکا تدارک نہ کیا جاوے تو پیشاب کی دھار بہت ہی باریک مانند دھاگہ کے ہو جاتی ہے اور کبھی یک لخت ہی پیشاب بند ہو جاتا ہے۔ اول گلٹی میٹ یعنے رطوبت لیسدار کا خارج ہونا۔ سٹرکچر کے ہونے کی خبر دیتا ہے۔ ایکونائٹ۔ کینتھیرس۔ پلسیٹیلا۔ کلیمٹس۔ ایگیریکس اور آئیوڈائن کو استعمال کرنا چاہئے۔ ہمارے تجربہ میں کینتھیرس۔ اکثر مفید پایا گیا ہے۔ باوجود اسکے اس بیماری میں استعمال بوجی کا نہایت مفید ہے اکثر اوقات جبکہ کسی دوا سے فائدہ نہ ہوتا ہو بوجی کے استعمال سے فائدہ ہوا ہے۔ مگر بعض سخت حالتوں میں ڈائلیٹر کے استعمال کی بھی ضرورت پڑتی ہے جو کہ ہمیشہ کسی ڈاکٹر کی رائے سے اور اُسکے ہاتھ سے کرنی چاہئے۔

فصل تیسری سِفلِس یعنی آتشک

اب اُس خوفناک نقصان دہ متعدی مرض کا ذکر کیا جاتا ہے جو کہ قریباً چہار سو برس

سے شروع ہوئی ہے اور بہت تیزی کے ساتھ کم یا زیادہ اندازسے قریباً تمام دنیا میں پھیل گئی ہے۔ اور لاکھوں کروڑوں آدمیوں کے بدنوں کو خراب کر دیا ہے اور قوم کو کمزوری میں ڈالدیا ہے اور اُنکے قوٰی کو بالکل کمزور اور پست ہمت اور شان و شوکت کو تباہ کر دیا ہے اور پادشاہت اور شاہنشاہت کی اچھی امیدوں اور ترقی کو بند کر دیا ہے اور آخر کو درجنوں بیماریاں خراب قاتل قسم کی پیدا کرتی ہے۔

اس بیماری کی دل شکستہ اور آفت پیدا کرنے والی سختی جب میں دیکھتا ہوں ایکطرف اور زمانہ حال کا مارل کوڈ یعنے قاعدہ اخلاق دوسری طرف۔ کہ جسمیں کسبیوں کو پیشہ کرنے کے آئینًا اجازت دی گئی ہے۔ میں نہایت متعجب ہوتا ہوں کہ شایستہ ملکوں کے پادشاہوں نے ایسے عیب کے پھیلنے کے واسطے اپنے اپنے ملکوں میں کسبیوں کے پیشوں کو مانند دیگر اچھے پیشوں کے کیونکر اجازت دی ہے۔

آتشک بہ نسبت سوزاک کے زیادہ زہریلا اور نقصان دہ بیماری ہے۔ سوزاک صرف ایک خاص عضو کی بیماری بغیر منتشر ہونے کے ہے۔ اور آتشک پھیلنے والی اور بدن کی بیماری ہے۔ اور جسکے بدن میں یہہ بیماری ایکدفعہ ہو جاتی ہے اگر ہوشیاری کے ساتھ اُسکو جڑسے نہ اوکھاڑا جاوے تو ہمیشہ کسی نہ کسی عارضہ اور تکلیف سی اپنے شکار یعنے مریض کی تندرستی کے خراب کرنے کے واسطے زندگی کے آخر لمحہ تک مبتلا رکھتی ہے۔

یہہ بیماری ہندوستان میں صرف دو سو برس سے جانی گئی ہے تب سے ابتک یہہ بخوبی ملک کے طول و عرض میں پھیل گئی ہے۔ یہ چھوٹے چھوٹے گاؤں میں بہت تھوڑا پایا جاتا ہے مگر بڑے بڑے شہروں اور پہاڑی حصوں میں کثرت سے پھیلا ہوا ہے کیونکہ وہاں عیاشی کثرت سے ہوتی ہے۔ اور پہاڑی ملکوں میں اکثر لوگ

بے علم ہونے کے سبب اِسکو خفیف جانتے ہیں اور بیوقوفی سے آپس میں پہیلاتے ہیں

آتشک ایک خاص بیماری ہے جو کہ **پشت در پشت** آسکتی ہے۔ اور ایکدوسرے کے ساتھ صحبت کرنے سے اور اُسکا مادہ کسی انسان کے بدن پر ڈالنے سے پیدا ہوسکتا ہے مگر یہہ ضروری ہے کہ آتشک کے مادہ کو چمڑے کے نیچے نافذ ہونا چاہئے۔ ایک تہوڑا وقت بیچ میں وقفہ دیکر اُسکا اثر پیدا ہوتا ہے۔ اور بیماری ظاہر ہوتی ہے۔

سِفلس کے تین۳ درجے ہیں۔ (۱) پرایمری۔ (۲) سیکنڈری۔ (۳) ٹریشری

پرائمری سِفلِس یعنے درجہ اول اکثر ایک سے چار ہفتے کے بیچ میں زہر لگنے کے دن سے ظاہر ہوتا ہے جو کہ ایک شروع کا زخم ہوتا ہے۔ یہہ اپنا ہونا اُسجگہ کی سختی اور ایک اونچی سی پھنسی اور سخت تہ کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے جو شنکر کہلاتا ہے۔ وہ آتشک جو مبتلا عورت کے ساتھ جماع کرنے سے پیدا ہوتا ہے اسکی پھنسی اکثر سپارو کے اوپر اور پیشاب کے رستہ میں ہوتی ہے۔ اِس پھنسی کے نکلنے سے گیارہ روز بعد نزدیک کی رگیں بڑھ جاتی ہیں اور منتفخ ہوجاتی ہیں۔

آتشک چار قسم کا ہوتا ہے۔ (۱) سافٹ فیشیئل شنکر۔ یعنے نرم۔ (۲) ہارڈ یا ہنٹیرین شنکر۔ (۳) فیگڈینک شنکر۔ (۴) پوتھرن شنکر

سافٹ شنکر جو کہ سپارو کے اوپر کے چمڑہ میں ہوتا ہے یہہ صرف اُسی جگہ کی بیماری ہے تمام جسم میں منتشر نہیں ہوتا۔ یہہ ٹہیک طرح سے صرف زخم کہا جاسکتا ہے اور اصلی آتشک سے علیحدہ ہے۔ اسکے کنارے اردگرد کے چمڑہ سے اونچے ہوتے ہیں اور اسمیں سے رقیق پیلا مادہ خارج ہوتا ہے۔ اسطرح کا شنکر اکثر بنبو پیدا کرتا ہے۔

ہارڈ یا ہنٹیرین شنکر یعنے سخت۔ سافٹ اور اِسمیں یہہ فرق ہے کہ یہہ پیالہ کی شکل میں ہوتا ہے اور چھونے میں بہت سخت ہوتا ہے۔ اس سے سافٹ شنکر کیطرح لیسدار مادہ خارج نہیں ہوتا بلکہ اکثر خشک اور ایک چھلکے کے اندر پوشیدہ ہوتا ہے

اور اکثر اسکے ساتھ اِنگوئینل گلینڈ سخت ہو جاتی ہیں جو اتفاق سے پکتی ہیں۔ اسطرح کا شنکر نہایت وحشت ناک حالت دوسرے درجہ کی پیدا کرتا ہے۔

فیگڈِنیک شنکر۔ یہہ شنکر دیگر حالات میں سخت شنکر سے مشابہت رکھتا ہے مگر یہہ گل بھی جاتا ہے۔ اِسکے زخم کی شکل بے قاعدہ اور کنارے بکھرے ہوئے اور دردناک اور بہت جلد پھیل جانے والا یہانتک کہ تمام قضیب میں پھیل جاتا ہے یہہ بہت نقصان دہ قسم کا شنکر ہے اور اس سے بہت لیسدار رطوبت خارج ہوتی ہے۔ اسکے ایذا اور نقصان سے سپارہ اور کبھی قضیب اور اکثر خصیتین بھی کٹ کر گر جاتے ہیں۔

ایوتھرل شنکر۔ یہہ ایک زخم ہے جو کہ پیشاب کے راستہ میں ہوتا ہے یہہ شکل اور قد میں بجنسہ اور زخموں کی مانند ہوتا ہے اور اس سے پتلا زرد رنگ کا مادہ خارج ہوتا ہے۔ اسلئے یہہ اکثر غلطی سے سوزاک سمجھا جاتا ہے مگر جبکہ دوسرے درجہ کی علامات ظاہر ہوتی ہیں تو اچھی طرح سے یہہ ثابت ہو جاتا ہے کہ مرض کو مواد بہ سبب آتشک کے خارج ہوتا ہے نہ کہ بسبب سوزاک کے۔ آتشک کا زہر جب تک کہ چمڑے کے اندر تک نفوذ نہ کرے بدن میں اثر نہیں کرتا۔ اسلئے ایوتھرل شنکر کب ہوتا ہے جبکہ کوئی زخم پیشاب کے راستہ میں پہلے سے موجود ہو مگر شرط یہہ ہے کہ یہہ زہر لگ کر پیشاب سے دُھل نہ جاوے ٭

پرائمری سِفلِس کا علاج

بموجب رائے ڈاکٹر ریکارڈ کے جو کہ فرانس میں کامل سرجن ہوا ہے لگانا کاسٹک یعنے جلانے والی دواؤں کا زخم پر جیسے کہ نائیٹریٹ آف سِلور (یا) نائیٹرک ایسڈ۔ اِس بیماری کے ابتدا میں رفع کرنے کے لئے اور اسکے آگے بڑھنے کو روکنے کے لئے دوسرے اور تیسرے درجوں میں نہائیت ہی فائدہ مند ادویہ ہیں۔ اسکے لگانے سے زخم سوکھ جاتا ہے اور ایک موٹا سا چھلکا مع آتشک کے زہر کے گر جاتا ہے اور نیچے سے صحیح وسالم

سطح نکل آتی ہے۔ لیکن جب وہ زخم سخت ہو جاتے تو اس علاج سے بیماری کے روکنے کی کم
امید ہے۔ اسواسطے اس موقعہ پر اندر کے پلانے کی دوا شروع کر دینی چاہئے۔ آتشک کی دواؤں
میں سے مرکری سب سے بڑھکر فائدہ مند دوا ہے۔ مگر یہہ اتنی مقدار میں زیادہ نہ دینا چاہئے
جتنا کہ **ایلوپیتھک ڈاکٹر** اکثر دیتے ہیں۔ ہماری رائے میں مرکری کا اتنا زیادہ مقدار دینا
جتنا کہ ایلوپیتھک ڈاکٹر دیتے ہیں دوسرے درجے کی آتشک کی بری حالت پیدا کرتا ہے اور
کبھی کبھی اسکے کھانے سے ایسی حالت پیدا ہوتی ہے کہ جسکو وہ آتشک سے سمجھتے ہیں مگر
وہ مرکری کی زیادتی کے سبب سے ہوتی ہے۔ مرکری تھوڑے مقدار میں بیماری کے
آرام کرنے کے لئے آسانی سے کافی ہے۔ یہہ ضروری نہیں ہے کہ مریض کو اتنا دیا جاوے
کہ اسکے منہ آجاوے۔ کالا اوکسایڈ مرکری کا یعنے مرکیورس سال **ہومیوپیتھک** کے
طریقہ کا بنا ہوا آتشک کی پہلی حالت میں نہایت ہی سریع التاثیر ہے۔ جو کہ دو گرین کی خوراک
میں سیکنڈ دس مل ٹرٹیوریشن کا دینا چاہئے۔ ہیڈرو جرجی پرکلر۔ ایلوپیتھک
کے طریقہ کا بنا ہوا ایک گرین کا سواں حصہ فی خوراک میں دینے سے وہی کام کریگا +
مکر دھج ہندی طریقہ کا بنا ہوا جو کہ مرکری اور گندک اور سونے سے بنایا جاتا ہے۔
بہت ہی فائدہ مند دوا ہے۔ خاصکر جبکہ بدن کی حالت بہت ہی کمزور اور پست ہوگئی ہو
بسبب اس بیماری کی تیزی کے یہہ صرف شروع ہی کی حالت میں مفید نہیں ہے بلکہ
دوسری اور تیسری حالت میں بھی فائدہ مند ہے اسکا خاص فعل گلینڈ اور چمڑا اور ہڈی
والے حصہ پر ہونے کے سبب سے بدن کے انگوئنل گلینڈ کو اور خصیتیں کے متورم ہونے اور
سخت ہونے کو اور چمڑے پر خراب پھنسیاں نمودار ہونے اور ہڈیوں کو خراب ہونے اور سڑ جانے
سے بچاتا ہے۔ میں اس دوا کو **ہومیوپیتھک** کے حساب سے نو گنا اس سے چینی میں گھوٹکر
ایک یا دو گرین کی خوراک سے استعمال کرتا ہوں جس سے کہ بیمار کو بغیر ظاہر ہونے آثار دوسرے
درجے کے بہت جلدی آرام ہو جاتا ہے۔ اکثر مریض جب تک کہ وہ دوسرے درجہ کی خطرناک

حالت میں نہ پڑجاویں کسی طبیب سے صلاح لینے کی پروا نہیں کرتے۔ اکثر اپنے بڑوں کے پاس
اپنی حالت کے کھل جانے کی شرم سے اور ملامت کئے جانے کے خوف سے نوجوان کسی طبیب
کے پاس برموقعہ پہنچنے سے بند رہتے ہیں۔ مگر کتنا بڑا بھاری فائدہ وہ لوگ اٹھا سکتے ہیں کہ اگر وہ
اُسیوقت جسوقت کہ پہلے درجہ کے آثار ظاہر ہوں یعنے جبکہ وہ پھنسی معلوم ہووے تو کسی ڈاکٹر
کے پاس پہنچ جاویں اور اُس سے صلاح لیویں تو اُسوقت دس میں سے نو حصہ بیماری اُسکے
نکلنے ہی دور کیجا سکتی ہے۔ بہت کم وہ لوگ ہونگے جنکو کہ یہہ بیماری ہوئی اور پورے پورے
صحت یاب ہوئے۔ اگر وہ یہہ عمدہ موقعہ کھو دیویں تو اُنکو دوسرے درجہ کی حالت کے آنے
سے پہلے غافل نہ رہنا چاہئے اور کسی ڈاکٹر کی صلاح لینی چاہئے۔ کیونکہ ایسے کرنے سے وہ اپنے
بدن کو آتشک کی زہر سے بچا سکتے ہیں۔ پیشتر دوسرا درجہ بیان کرنے کے کچھ **بی بُو** کا ذکر
جو کہ پہلے درجہ میں ہوتا ہے کرنا چاہتا ہوں۔ **بی بُو** اکثر سوزاک سے بھی ہوتا ہے۔ مگر وہ
اسقدر سخت نہیں ہوتا جیسا کہ آتشک سے۔ کیونکہ سوزاک سے بہ سبب شدت الم کے ہو جاتا ہے
اور آتشک سے بہ سبب جذب ہونے زہر پھنسی کے۔ سوزاک کا **بی بُو** اکثر پک جاتا ہے اور
آسانی سے آرام کیا جا سکتا ہے۔ ایکونائیٹ اور آیوڈائین ایک کے بعد دوسری استعمال
کرنے سے آتشک کا بی بُو یا تو دب جاتا ہے یا پک جاتا ہے۔ مگر یہہ بہ نسبت اُسکے ذرا سخت
مرض ہے۔ ایکونائیٹ اور بیلاڈونا اندر کھانے کے لئے دینا چاہئے ایکدوسرے کے بعد۔
اور بیلاڈونا مدر ٹنکچر (یا) لیکوڈ ایکس ٹریکٹ آف بیلاڈونا۔ واسطے اُسکے نیچے دبانیکے
اوپر لگانا چاہئے۔ اور اگر **بی بُو** نہ دبے تو اُسکے بخوبی پکانے کے لئے ہپر سلفر دینا چاہئے
اگر بی بو خود بخود نہ پھٹے تو نشتر سے چیر دینا چاہئے۔ کلکیریا کارب دن میں تین دفعہ
دینا چاہئے اور زخم کو بھی کیلنڈولا لوشن سے تین دفعہ دھونا چاہئے۔ اور اگر بعد پھٹنے
کے متعفن ہونا شروع کرے تو آرسینک اور مرکیوری اس وپ ایک کے بعد دوسری
دینا چاہئے۔

سیکنڈری سفلس
(دوسرے درجے کا آتشک)

اگر بیماری شروع میں کاسٹک لگانے کے علاج سے اور اندر کھانے کی دواؤں سے آگے بڑھنے سے نہ رُکی ہو تو زہر اُسکے جسم میں جذب ہو جاتی ہے۔ اور تمام جسم اس زہر سے متاثر ہو جاتا ہے۔ تب فوراً دوسرے درجے کے حالات نمودار ہو جاتے ہیں اور مریض کو نہایت ہی تنگ کرتے ہیں۔ اسوقت اگر پورے پورے غور اور ہوشیاری سے اُسکا علاج نہ کیا جاوے تو زندگی بھر تک ہمیشہ رہتا ہے۔ **ری کارڈ** اس بیماری کی علامات جبکہ دوسری حالت میں پہنچ چکی ہو مفصلہ ذیل **ذکر کرتا ہے**۔ اُس آتشک کی علامات جبکہ کہ زہر تمام بدن میں جذب ہو گیا ہے جو کہ شروع سے دوسرے یا تیسرے ہفتہ میں مگر عام قاعدہ سے چھٹے ہفتہ میں ظاہر ہوتی ہیں اور اکثر تیسرے مہینے میں بھی یہ ہیں چہرہ کا رنگ بدلنا شروع ہو جاتا ہے۔ اور چہرا اپنا قدرتی چمکیلا رنگ کھو کر خاکستری رنگ کا ہو جاتا ہے آنکھیں دھندلی ہو جاتی ہیں۔ اور مریض جسمانی اور روحانی طاقت کھو بیٹھتا ہے اور سست اور پست ہمت ہو جاتا ہے۔ بالوں کی چکناہٹ دور ہو جاتی ہے اور خشک ہو جاتے ہیں اور کاہلی اور سر درد شروع ہو جاتا ہے اور گلے کی حالت میں فتور پڑ جاتا ہے اور ایک عجیب طرح کا درد آنکھوں کے اوپر ہو جاتا ہے۔ اور سر کی بیماریاں اکثر غلبہ کرتی ہیں رات کو خفّت پکڑتی ہیں دن کو لیٹنا یا بستر کی گرمی اُن بیماریوں کو زیادہ کرتی ہے۔ یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ یہ صرف رات کی دردیں ہیں۔ کیونکہ یہ سب آثار بستر پر لیٹنے سے خصوصیت رکھتے ہیں جیسا کہ بعض **حلوائیوں** کو جو کہ دن کو سوتے ہیں اور رات کو کام کرتے ہیں جسوقت کہ وہ بستر پر لیٹتے ہیں۔ اُسیوقت یہ دردیں اُن پر غلبہ کرتی ہیں۔

پیشانی اس درد سے زیادہ مبتلا ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ درد کی شدّت سے مریض کو

معلوم ہوتا ہے کہ اُسکی آنکھیں باہر کو نکلی جاتی ہیں۔

مبتلا اس مرض کا کسی طرح کی ظاہر اسرخی یا ورم معلوم نہیں کرتا ہے اور نہ چھونے سے درد معلوم ہوتا ہے۔ اور سر درد کبھی کبھی پیشانی کیطرف ہوتا ہے اور کبھی نصف سر میں جسکو کہ شقیقہ کہتے ہیں۔ مگر ان سببوں میں ظاہرا کوئی فرق نہیں۔ اگر بیماری کا علاج نہ کیا جاوے تو چہرہ کا درد جو کہ پانچویں جوڑہ اعصاب سے شروع ہوتا ہے ساتویں جوڑہ تک پہنچ جاتا ہے۔ اور اکثر لقوہ بھی کر دیتا ہے۔ اگر ہم پہلے آثاروں کے سلسلہ سے رہنمائی نہ کئے جائیں تو یہہ سب نشانیاں وجع المفاصل کے سبب سے جانینگے۔ مگر اکثر اسطرح کی بیماریوں میں علاج کیا گیا ہے + اور آئوڈائیڈ آف مرکری کے دینے سے کامیاب ہوتے ہیں۔ بعض موقعہ پر بغیر پیشتر درد ہونے کے درد ساتویں جوڑہ تک پہنچ جاتا ہے۔ تب ان آثاروں کے بعد اندرونی درد پیدا ہو جاتا ہے جسکو بیگ لوبی سمجھتا ہے کہ بہ سبب موجود ہونے مادہ آتشک کے جسم میں ہوتا ہے تب اُسکے شریان میں بے چینی اور اعضاء میں سستی جیسا کہ بخار خون میں ہوتا ہونے لگ جاتا ہے۔ یہہ شریان کے درد صرف ایک ہی جگہ نہیں بلکہ تمام جسم میں ہوتے ہیں بعد اسکے درد لازم ہوتا ہے یا ساتھ دورہ کے وہ کسی جگہ ورم یا سرخی نہیں پیدا کرتے اور نہ دبانے سے بڑھتے ہیں۔ اور وہ درد ایک ہی جگہ رہنے والے ہوتے ہیں یا منتقل ہوتے ہیں اور وہی آثار ظاہر کرتے ہیں جو کہ پہلے سر دردی میں ذکر کئے گئے ہے۔ **یہاں تک ریکارڈ کا ذکر تھا**

اسحالت میں تمام جسم کی جلد پر اکثر بیماری ظاہر ہوتی ہے خاصکر کے گلے اور مُنہ کی جلد پر اور کبھی تمام بدن پر پھنسیاں ہوتی ہیں اور مختلف طرح سے ہوتی ہیں جیسی کہ لکھی جاتی ہیں بعضی متصل اور بڑی بڑی۔ اور بعضی اُبھری ہوئی۔ متفرق موٹی موٹی اور بعضی چھوٹی چھوٹی پانی سے بھری ہوئی۔ اور بعضی گوبھی کے پھول کیطرح باریک اور گھنی اور پیپ دار۔ اور بڑی بڑی اور بعض کا مُنہ پھٹا ہوا اور بعض پھٹکر زخم ہوتی جاتی ہیں۔ اور بعض گلاب کے پھول جیسی ہوتی ہیں اور بعض اونچی اونچی ہوتی ہیں اور بعض اونچی اور آخر کو تانبے کے رنگ کی ہو جاتی ہیں

جسمیں کہ دانہ دانہ اور پیپ والی اور جسمیں کہ پانی کی مانند ہووے اور وہ جو کہ تمام بدن پر ہووین
یہہ سب مشکل سے آرام ہوتی ہیں۔ ایک ایسا کیس ہمارے پاس الہ آباد میں تہا کہ جسمیں مریض
سر سے پاؤں تک پاک والی پھنسیوں سے تکلیف برداشت کر رہا تہا اور آہستہ آہستہ بہت سی
پھنسیاں متقرح ہوتی جاتی تہیں۔ وہ بیچارہ اپنے بدن پر ایک انچ جگہ بھی بغیر پھنسیوں کے نہیں
رکھتا تھا جسکے کہ دیکھنے سے طبیعت نہایت ہی خوف میں آتی تہی بلکہ اُسکی تکلیف سُننے کے
قابل نہیں ہے۔ وہ **بیچارہ نوجوان** ہمارے پاس پہنچنے کے پیشتر بسبب شرم اور زیادہ تر
حکیمونکی کم فہمی کے باعث سے اپنے اوپر تکلیف سہتا رہا پہلے جبکہ اُسکو چٹاک پڑ گیا تہا اُسنے اُسکو
آتشک نہیں سمجھا تہا بلکہ صرف ایک سادہ زخم۔ کیونکہ اُسکی صحبت بھی ایک ایسی **عورت**
سے ہوئی تہی کہ جسکو اس مرض کا مبتلا مشکل سے سمجھا جا سکتا ہے مگر اُسکے بیان سے معلوم ہوا
کہ وہ عورت بھی پیشتر مدت سے اسمیں مبتلا نہیں تہی بلکہ اُسیوقت میں ایک دوسرے شخص کے
ساتھ صحبت کرنے سے آتشک کا زہر اُسمیں وصول ہو چکا تہا جسکا کہ ابھی اُس عورت کو اُسکی ساتھ
صحبت کرنیکے وقت کچھ خیال نہ تھا۔ وہ مریض زخم دیکھکر جبکہ کسی علاج سے رفع نہ ہو سکا گھبرایا
مگر اُسوقت تک بھی یہہ ناواقف تہا کہ یہہ آتشک ہی یہاں تک کہ بیماری اس غفلت میں
دوسرے درجے تک پہنچگئی اور وہی آثار دوسرے درجہ کے نمودار ہوئے جو کہ پہلے لکھے گئے ہیں
تب اُسنے اپنے آپ کو اس مصیبت میں گھیرے ہوئے دیکھکر خوف اور فکر بیحد کر کے فوراً کسی
طبیب کے پاس پہنچکر اُس سے صلاح لی مگر باوجود اسکے بھی بخوف ظاہر ہونے اپنے حال کے
شرم سے پورا پورا ذکر نہ کیا اسطرح اُسکے علاج کنندوں نے اُسکی ظاہرا حالت کو دیکھ کر
جذام سمجھ کر علاج کیا مگر فایدہ نہوا۔ بعضوں نے اُسکو سخت بیماری سمجھکر علاج کرنے سے جوابدیا
میرے پاس بھی اُسنے پہنچکر پہلے کیطرح اپنے مفصل حال کو پوشیدہ رکھا۔ مینے
اُسکی ظاہرا حالت کو از روے رنگت پھنسیوں کے دیکھکر آتشک کے سبب سے سمجھا اور جب اُسکے
قضیب کو دیکھا گیا تو ایک سخت چٹاک آتشک کا بھی پایا گیا۔ علی ہذا بعد بہت سے سوال

کرنے کے اُس مریض نے پورا پورا بیان کیا۔

اُسکے دانے مٹر کے دانہ سے لیکر پائی کے انداز تک تھے اور اُسکا تمام چہرہ اور بدن ان دانوں کے نکلنے سے بدشکل ہوگیا تھا۔ اور نیز جس دفتر میں کہ وہ نوکر تھا اُسکی بیماری کو جذام سمجھکر معطل کیا گیا تھا۔ مَیںنے اُسے پہلے روز سلفر بعد اُسکے نائٹرک ایسڈ وَن ایکس دو بوند ایک خوراک ایک دنمیں تین دفعہ دینا شروع کیا۔ ایک ہفتہ میں اُسکو فائدہ ہونا شروع ہوگیا۔ دانہ کا کیا ذکر۔ بلکہ بعد تین ہفتہ کے اُسکے بدن پر ایک داغ بھی نہ رہا بسبب اس عجیب تاثیر والی دوا کے سب دانے پاک والے سوکھ گئے اور چھلکا ہوکر گر گئے اور بعد آرام ہونے کے نیچے سے بہت صاف اور تندرست چمڑہ نکل آیا۔ بعد اسکے مَیں ایکسال تک الہ آباد میں رہا اور وہ اکثر آتا تھا مگر کبھی اس بیماری کی اُسنے شکایت نہ کی بلکہ بہت شکر گزار رہا +

مرکیوری آس اور نائٹرک ایسڈ وہ دوا ہیں کہ جو شکل سے میرے ہاتھ سے ناکامیاب ہوتے ہونگے اور اتفاق سے ہی کسی دوسری دوا کے دینے کا اتفاق سکنڈری سفلس کو آرام کرنیکے واسطے پڑا ہوگا۔ اگر کوئی مریض پہلے سے مرکری نہ کھلایا گیا ہو تو اُسکو تھوڑی مقدار میں دینے سے سکنڈری سفلس کی ہر حالت میں آرام کردینا کافی ہوگا۔ اسکو مرکری سال الیبلبر کی شکل میں دینا چاہئے۔ مگر جبکہ دوسرے درجہ کی آتشک کے ساتھ درد اور بےچینی وغیرہ بھی ہو تو مرکیوری اس بن آیوڈائڈ بہت اچھی دوا ہے جو کہ ایک گرین خوراک میں سیکنڈ ڈیسی مل ٹرٹیشن کا دینا چاہئے۔ نائٹرک ایسڈ بھی بہ نسبت مرکری کے کچھ کم نہیں ہے اور اُس مریض کو دینا چاہئے جسکو کہ پہلے بہت دفعہ مرکری دیا گیا ہو۔ یہہ پاک والے اور زخم والے دانوں کے واسطے مفید ہے جیساکہ اوپر ذکر ہوچکا یہہ دو بوند سیکنڈ ڈیسی مل ڈی لیوشن کا دینا چاہئے۔ ان دوائیوں کے اوپر یقین رکھکر کافی وقت تک علاج کرنا چاہئے جس سے کہ آخر کو فائدہ ہوگا۔ پھر اُسکے بعد کلائی آڈ ریڈری کم پھر ایتھوڈی ام۔ آرسنی کم ساس سپرسے لا۔ ادوی

استعمال کرنے کے لائق ہیں جنکا کہ نام دیا گیا ہے۔اگر گلے کی شکایت بہت تکلیف دہ ہوں اور ذکر شدہ دوائیوں سے کچھ فایدہ نہ ہو تو ان دواؤں سے علاج کرنا چاہئے۔اے پس مل۔اے کونایٹ۔ بے لاڈونا۔لیک سس + **بیدک** کے حساب سے ہڑتال کا کشتہ اس قسم کے آتشک کیواسطے بہت ہی مفید ہے بلکہ جبکہ مرکیوری اس اور نائیٹرک ایسڈ سے فائدہ نہ ہوا ہو اُس حالت میں بھی مفید ہے۔اس عجیبہ دوا کا ذکر کہ کیسے کیسے مریض اس سے اچھے ہوئے ہیں اس کتابکو طویل کر دیگا اسواسطے میں اسکے کرنے سے رُکتا ہوں + دوا کے اوپر لگانے کے قاعدہ کو ہم بالکل ناپسند کرتے ہیں۔کیونکہ بعض موقعہ پر یہہ اندر کے علاج کو روکتا ہے۔اگر سکنڈری سفلس کی پہلی حالت کو اچھی طرح سے علاج نہ کیا جاوے تو مریض کو ہر سال میں اکثر ایسی حالت کا کسی قدر دورہ ہوتا ہے اُنکے لئے ہمی لیکیس چائینا۔سارس پیرے لا اور ہے می ڈس سی ان ڈی کس بہت ہی مفید ہیں +

سفلٹک کانڈی لوم ٹا۔ایک عجیب طرحکی اُبھری ہوئی فرونیاں ہیں جو کہ بدن پر سینگ کیطرح اٹھی ہوئی ہوتی ہیں۔نائیٹرک ایسڈ اسکے واسطے بہت عمدہ دوا ہے۔

امرتسر میں ایک ایسا کیس ہمارے پاس آیا تھا جو کہ مریض دو برس کی عمر کا لڑکا تھا جسکو کہ اُسکا باپ ہمارے پاس لانے سے پہلے شہر کے بہت سے طبیبوں کے پاس لیگیا تھا۔کسی نے تو کچھ اُسکے اوپر لگا دیا اور کسی نے اُسکو کاٹنا چاہا مگر اُسکے والدین نے کٹوانے کے علاج کو ان دو باعثوں سے نامنظور کیا۔ایک تو یہہ کہ وہ لڑکا بہت چھوٹا تھا۔دوسرا یہہ کہ وہ فرونیاں ایک دوسرے کے بعد بہت سی نکلتی آتی تہیں۔اسواسطے اُنکو کاٹنے کے علاج پر یقین نہ تھا وہ لڑکا ہمارے علاج میں دو ہفتہ تک رہا۔اُس وقت کے اندر ہی وہ سب فرونیاں بغیر درد اور پیپ پڑنے کے رفع ہو گئیں اُسکو صرف نائیٹرک ایسڈ دیا گیا تھا۔کسی دوسرے دوا کی نوبت نہیں پہنچی اور وہ بیماری اُس لڑکے کو اُسکے باپ سے ہوئی اسواسطے دیگر طبیب اُسکی تشخیص کرنے میں قاصر رہے اور علاج کرنے میں ناکامیاب ہوئے + خاصکر کے دوسری قسم کی آتشک

ہیں تمام آنکھ کی تپلی میں ورم ہو جاتی ہے اُسمیں ان دوائیوں کو اِستعمال کرنا چاہئے۔

اَے کونائیٹ۔ بے لے ڈونا۔ آرگنیٹی نائیٹ۔ آرسینٹی کم۔ مرکیوری اِس کاٹر۔ اَف رس سیا۔ اور کلڈی ہائیڈ۔ وہ اثر سفلس کا جس سے کہ ایک سے دوسرے کو ہو سکتا ہے دوسرے درجہ تک رہتا ہی۔ آتشک نہ کہ صرف ایکدوسرے سے صحبت کرنے سے ہی ہوتا ہی جیسا کہ پہلے درجہ میں ہوتا ہی بلکہ چھونے سے بھی ہو سکتا ہے اسواسطے اُن لوگوں کو کہ جنکے بدن پر کچھ زخم وغیرہ ہوں اس بات سے خبردار رہنا چاہئے کہ کسی آتشک والے سے نہ چھوجاویں۔ بہت سی باتیں لکھی ہوئی موجود ہیں کہ جنمیں ایک سے دوسرے کو بیماری دیئے جانیکا ذکر ہے۔ اور وہ پائے گئے ہیں۔ بہت سے ایسے خاوند جنہوں نے کہ اپنی عورت کا بوسہ لینے سے آتشک کی مرض کو دیا ہو۔ لڑکے اس بیماری کا ورثہ اپنے والدین سے حمل ٹہرنے کیحالت میں یا بعد حمل ٹہرنے کے پاتے ہیں۔ اِس زہر کے چھونے کی تیزی اسقدر زیادہ ہے کہ اُسکے ساتھ ذراسی غفلت کرنیمیں بہت سی مصیبتیں ہوئی ہیں۔ بہت دفعہ ایسا واقعہ ہوا ہے کہ اس ملک میں ماتا ٹھیکنے والوں کی بے پرواہی سے سیکڑوں بیچارے بیگناہ لڑکے یکایک سیکنڈری سفلس کی آفت میں پڑگئے۔ یہ سبب ٹیکا دیئے جانے اُس جاگ سے جو کہ کسبیوں کے لڑکوں سے لی گئی تہی اور یہہ معمولی بات ہی کہ کسبیاں اکثر اس بیماری میں مبتلا رہتی ہیں۔ بہت سے نرس جن ایسے پائے گئے ہیں کہ جنہوں نے اپنے بیماروں سے اُس جگہ پر اس مادہ کے لگ جانے سے جہاں کہ اُنکے ہاتھ میں کوئی شگاف تہا حاصل کئے ہوں۔ ہر ایک آتشک سے مبتلا انسان کو اسبات سے خبردار رہنا چاہئے کہ اُن دوسرے لوگوں میں کہ جنپر اُنکا کوئی حق نہیں ہے لاپرواہی اور غفلت سے اس بیماری کو نہ پھیلاویں۔ اور اُنکی تندرستی کو خراب نہ کریں۔ اسکے علاوہ ہر ایک انسان کو خاصکر کے اُن لوگوں کو جو کہ بہتری سوچنے والے ملک کے اور اچھی عادت والے اور دہرم کے پابند ہیں ایسی مصیبت کے غار میں جسمیں کہ وہ خود پڑے ہوئے ہیں اپنے ہمجنسوں کو بچاویں۔ نہ کہ اُنکو کھینچکر اس کیچڑ میں ڈالنے کی کوشش کریں۔

دوسرے درجہ کی حالت ایک سے تین برس تک رہتی ہے جبمیں کہ شادی نہ کرنی چاہئے۔ اور اگر شادی ہوگئی ہو تو ایسا نہ کرے کہ اپنی ایک لمحہ کی لذت کیواسطے عورت اور اُس بچے کو جوکہ شاید اُس سے پیدا ہو جاوے۔ مبتلا اور خراب کرے + اُن اوقات پر جبکہ خاوند بغیر صحبت کے رُک نہیں سکتا ہے تو اُسکو چاہئے کہ شیٹھ پہنکر جماع کرے شیٹھ ایک قسم کی تھیلی کی شکل کی باریک چمڑے سے بنی ہوئی شے ہے۔ یہہ عضو تناسل پر صحبت کرنے سے پہلے پہن لینی چاہئے۔ یہہ متعدی بیماریوں سے بہت اچھی طرح سے بچانے والی چیز ہے اسکے استعمال سے خاوند اپنی عورتوں کو اور عورتیں خاوندوں کو بیماریاں نہیں دیسکتیں شیٹھ کو استعمال کرنے سے پیشتر دیکھہ لیا جاوے کہ کہیں سے پھٹی ہوئی نہو۔ بلکہ چاہئے کہ ہمیشہ ہر صحبت میں نیا شیٹھ استعمال کیا جاوے +

ٹرشری سفلس
یعنے تیسرے درجے کا آتشک

آتشک کے تیسرے درجہ میں نہایت ہی خوفناک نتیجہ اِس بیماری کا دیکھنے میں آتا ہے اور ریکارڈ نے درست کہا ہے کہ یہہ بیماری انسان کیواسطے نہایت ہی خوفناک ہے جبکہ دوسرے درجہ میں اِسکا علاج بخوبی نہ کیا جاوے اور اِسکے زہر کو بدن سے بالکلیہ نہ نکالا جاوے تو یہہ تیسرے درجہ میں پُہنچکر بدن کے تمام اعضا اور اجزا میں سرایت کرجاتا ہے۔ **آلاتِ غذا**۔ آلات تنفس۔ آلاتِ حس و حرکت۔ آلات بول۔ آلات تناسل۔ آنکھ۔ کان۔ ناک زبان۔ ہڈیاں اور پٹھے وغیرہ بلکہ یہاں تک کہ سب عضو رئیس اور خسیس اس مرض سے متاثر اور مبتلا ہو جاتے ہیں۔ یہہ ایک بڑے رحم کرنے کی بات ہے کہ ایسی بیماری پر بہت کم غور کیا گیا ہے جو کہ بڑھکر قدرتی اور حقیقی خوفناک بیماری ہے کہ جسمیں انسان کا بدن فاسد اور متعفن ہوجاتا ہے اور جسکے سبب سے عیش اور خوشی زندگی بھر کی کھوئی جاتی ہیں اور بجائے اُنکے

تکلیف مصیبت - اور کم بختی موجود ہوتی ہیں - اس تیسرے درجہ کے آتشک میں ہر ایک سسٹم - اور ہر ایک آرگم یک لخت بیمار ہو جاتا ہے - اسکے ہر ایک عارضہ کا اِسمیں لکھنا محض بے فائدہ ہے کیونکہ یہہ رسالہ صرف عام لوگوں کے واسطے بنایا گیا ہے - مگر تاہم کسی قدر اُن امراض کا ذکر کیا جاتا ہے کہ جنکا جاننا ضروری ہے - جب اس بیماری کے سبب سے ہڈی کا حصہ بیمار ہوتا ہے تو اگر ہڈی کے اوپر کے جزو میں ورم پیدا ہو تو اُسکو پرِاسٹائیٹس کہتے ہیں - اور اگر اندر کی جزو میں ورم پیدا ہووے تو اُسکو آسٹائیٹس کہتے ہیں نہ کہ صرف ورم پر ہی مکتفی ہوتی ہے بلکہ ہڈیوں کو فاسد کرنا بھی شروع کر دیتی ہے - جس وقت کہ اُسکو کیریز اور نکراسس - بولتے ہیں - اور بڑے بڑے ٹکڑے ہڈیوں کے بدن سے جدا ہو کر نکل جاتے ہیں اسطرحکا ورم اور متعفن ہونا ہڈیوں کا جسم کے ہر ایک حصہ میں مثل پسلی - ہاتھ ہنسلی - اور کھوپری پر بھی کہ جسمیں بہ سبب پھٹ جانے پردہ مغز کے آخر کو موت ہوسکتی ہے -

مفصلہ ذیل **ادویہ** نقصان اور فساد عظیم میں مفید ہیں - ایسڈ نائٹرک - ایسڈ فاسفر ایسڈ فلور - ایلوز - کیلک فاس - آرم میٹ - سلیشیا مرکری - کیلائی ہائڈ - اور سلفر -

دوسرا عارضہ جو کہ اس بیماری کے تیسرے درجہ میں ہوتا ہے اُسکو گمیٹا کہتے ہیں ورم سخت صلب بغیر درد کے سر کے چمڑہ کے نیچے یا گلے میں - اور نیز قضیب - خصئتین اور ہاتھ پاؤں میں بھی ہوسکتا ہے - یہہ ایک چھوٹے چھوٹے زوائد کبھی تو ہمیشہ تک رہتے ہیں اور کبھی فرد ہو جاتے ہیں - اور کبھی اسمیں زخم ہو کر پیپ دار ہو جاتے ہیں -

مرکیوریس سل - ایسڈ نائیٹرک - آئیوڈائین - کیلائی ہائڈ - جسحالت میں کہ وہ سخت ہوں نہایت مفید ہیں - اور جبکہ اُسمیں **زخم** ہو جاوے اُسوقت - ہیپر سلفر - کلکیریا - مرکبن آئیڈ - یا سلفر دینی چاہئے - **سفلٹک سارکوسیل** - یہہ ایک عارضہ ہے کہ جسمیں اوّل تو خصئتین بہت بڑھ جاتے ہیں اور پھر اسقدر سکڑ جاتے ہیں کہ گویا اُسکی گولیاں بالکل معلوم نہیں ہوتیں اِسکے سبب سے لوگ اکثر نامرد ہو جاتے ہیں - جسوقت کہ گوٹیاں ورم

کی حالت میں ہوں۔ مرک بن آیڈ۔ بہت اچھی دوا ہے۔ اور جبکہ گوڑیاں سوکھ گئی ہوں تو آیوڈیم۔ایرم۔ اور کانیم بہت اچھی ادویہ ہیں۔

آلات غذا میں زبان۔ موتہہ۔ معدہ۔ امعا۔ جگر۔ طحال ہیں۔ اور **آلات تنفس** ناک۔ گلا۔ پھیپڑہ ہیں۔ **خون** کی گردش والے۔ دل اور رگیں ہر دو قسم اور **اعضاء حس** دماغ۔ نخاع۔ اعصاب ہیں اور **آلات بول**۔ احلیل۔ مثانہ۔ گردہ۔ قضیب ہیں یہ سب بیمار ہوجاتے ہیں جنکا کہ اندیشہ ہے۔ بیماری خاص اور آثار موجودہ کے علاج کے بعد **آتشک** دیرینہ کا زہر پورا پورا بدن سے صاف کرنے کے لئے ہر ایک بیمار کو چاہئے کہ کسی اچھے ڈاکٹر کا علاج کافی مدت تک کراویں۔ بغیر ایسا کرنے کے ایسی مشکل بیماری ہے جو کہ اچھی طرح سے مضبوط ہوکر بدن میں اپنا دخل کرلیتی ہے۔ بچنا نہایت مشکل ہے جب آتشک تیسرے درجہ میں پہونچ جاتا ہے۔ بغیر اُن ڈاکٹروں کے کہ جو خاص اسی کا علاج اور تجربہ کرتے ہیں مشکل سے آرام ہوتا ہے۔ مگر یہ کبھی نہیں خیال کرنا چاہئے۔ کہ یہ لاعلاج بیماری ہے۔ ہر طرح سے ڈاکٹروں اور مریضوں کو اسمیں ترقی اور کوشش کرنی چاہئے۔ اگر انکی کوشش درستی پر ہوگی تو ضرور **کامیاب** ہونگے۔ اور بیمار کی باقی زندگی آرام اور خوشی میں مبدّل ہوگی +

تمام شد

بقلم محمد اکبر سیالکوٹی عفی عنہ